TEXT CROSS
WITHIN THE
BOOK ONLY

UNIVERSAL LIBRARY
OU_226288
UNIVERSAL LIBRARY

تنقیح

معجزات القرآن

من تصنیف علامہ مولوی محمد حسن صاحب جلالی
متوطن امروہہ مصنف تفسیر غائت البرہان
فی تاویل القرآن مدظلہ الرحمٰن

پہلی مرتبہ سنہ ۱۹۰۴ء میں

کارخانہ پیسہ اخبار کے خادم التعلیم سٹیم پریس لاہور میں منشی محمد عبد العزیز
مینیجر کے اہتمام سے چھپے

حامدًا وشاكرًا ومصليًا ومسلمًا على نبيه الرؤف الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

حمد وصلوٰۃ کے بعد ارباب دین واصحاب یقین پر مخفی نہ رہے کہ اس عرصہ سے پہلے تفسیر غایۃ البرہان فی تاویل القرآن میں اکثر ہر ایک کتاب مجموعہ تورات کی پیشنگوئیاں حضور صلے اللہ علیہ وسلم و مسیح علیہ السلام کی نسبت اور مجموعہ انجیل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت جیسے بترتیب کتب لکھی گئی ہیں ویسی قرآن مجید کی ہر ایک آیت کے اعجاز کے سوا (جو ختم نبوت ورسالت کی نسبت فصل ۸ اسفر تثنیہ موسے میں فرمایا گیا ہے کہ نبی برادران اسرائیل اسرائیلی کے مونھ میں نہ اونکی اولاد کے مونہہ میں کلام خدا کا ہوگا اور جو اوس نبی کی نبوت کے بعد نبوت یعنی نبوت تشریعی کا دعوے کریگا اُسکی نبوت اُلٹی ہوجاوے گی اور دعوے رسالت سے مارا جاویگا) ہر ہر صورت کا اعجاز وپشینگوئی بیان کیگئی ہے اور قرآن مجید کی قسموں میں جواب قسم سے ربط بیان کیا گیا ہے کہ وہ قسمیں اپنے جواب کی نسبت بجائے شہادت ہیں علٰے ہذا حروف مقطعات کی بھی تفسیر کی گئی ہے کہ جس سورت پر مصدر ہیں وہ بقول جناب مرتضے وصدیق رضی اللہ عنہما کی براعت استہلال اوسکی ہیں اور رسالہ تاویلات الرحیم

میں حروف مقطعات کا براعت استہلال ہونا یکجا جمع کردیا ہے پر ہر ہر سورت کا اعجاز یا اوسکی پیشینگوئی اور قسموں کا ذکر مطابق تفسیر مذکور کے یکجائی نہیں اور علما نے ہرچند حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات قرآن و احادیث سے بہت کچھ جمع کئے ہیں مگر بعض جہلا نیچری اور قرآن مجید کے منکرین پادریوں کا مقولہ ہے کہ قرآن میں کوئی اعجاز و پیشینگوئی نہیں بلکہ قرآن میں معجزہ کے لانے سے انکار ہے جیسے آیت هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا اور جابجا مَآ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ اعجاز کی طلب میں ہے اور بار بار جسکی وجہ معلوم نہیں ہوتی قرآن کی نسبت کہا جاتا ہے کہ یہہ آیت ہے یہ اونکا خیال ہے حالانکہ قرآن مجید معجزات و پیشینگوئیوں سے لبریز ہے توحسب خواہش برخوردار آل حسین کے اس رسالہ میں اکثر قرآنی پیشنگوئیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور پیشینگوئیاں دو طرح کی ہوتی ہیں ایک مشاہدی جو عالم دنیا سے متعلق ہیں۔ دوسری وہ جو متعلق عالم آخرت سے ہیں پر پہلی پیشنگوئی کو اہل اسلام ہی تسلیم کرتے ہیں اور پہلی وہ ہیں جو سراسر ارشاد کے جو اس زمانہ تک بیان فرمائی گئی ہیں مطابق آئی ہیں اور اس رسالہ میں وہی اعجاز و پیشینگوئیاں قرانی لکھنی مجھکو منظور ہیں جو وقوع میں آئیں یا وہ جو ہنوز وقت اونکا نہیں آیا مگر آثار اوسکے نمایاں ہیں جو دلایل قیامت سے ہیں اونکے مطالعہ کے بعد منصف اہل عقل کو آخرت کی پیشینگوئیوں کے وقوع میں تردد کرنا دلیل کم عقلی ہے غور کا مقام ہے کہ طبیب کسی عاقل کو جبکہ تقدمہ معرفت طبیہ سے جو ظن غالب سے کہتا ہے اور اوس عاقل کے حال کے مطابق وہ آتا ہے تو وہ اپنی جان اوس طبیب کے سپرد کر دیتا ہے۔ وائے اون لوگوں پر جو دنیاوی پیشینگوئیاں

دنوں مہینوں و برسوں و صدیوں و ہزار برس و زیادہ کی جو فرمائی گئی ہیں اور وہ سراسر مطابق ہیں وہ آخرت کی پیشینگوئیوں کو تسلیم نہ کریں اور یہہ ہم نہیں کہتے کہ ہر ایک پیشینگوئی اون کی یعنی حقیقی پر محمول ہیں بلکہ اکثر پیشینگوئیاں اپنے وقت کے محاورہ سے تشبیہات میں بھی ہیں پر محکم اوسکے ساتھ معاملہ کا وقوعہ ہے حدیث میں مثلاً خرِ دجال کی پیشینگوئی ہے کہ وہ ایک ماہ کی رفتار ایک دن میں قطع کریگا اور اوسمیں آگ و پانی بھی ہوگا اور دس میل پر اوسکا قدم پڑیگا اور اوسکے کانوں میں ستر گز کا فاصلہ ہوگا اور دجال کی دوڑ اوسکے وسیلہ سے خراسان سے تا ایران و ایران سے بیرون اور دائرہ مدینہ منورہ اور وہاں سے تا باب لُد ہوگی اور ریل گاڑی کا بھی یہی حال ہے کہ عمدہ ٹرین سفید گاڑی کے دو کان یعنی طرفوں میں بطور محاورہ ستر گز کا فاصلہ ہوتا ہے اور ایک دن میں ایک ماہ کی رفتار تقریباً جاتی ہے اور آگ و پانی بھی اوسمیں ہے اور اعلے درجہ کی گاڑی میں لذت و خوبی معتد بہ اشیاء کی تیاری سے ہوئی ہے گویا جنت ہے اور اوسکے مقابل میں جو ادنے درجہ کی گاڑی ہے بجائے دوزخ ہے اور دس میل پر اکثر اُسکے اسٹیشن ہیں جہاں گویا اوسکا قدم پڑتا ہے اور اب اوسکی تیاری ممالک خراسان میں روس کے وسیلہ سے و دمشق کے پاس سے جسکے قریب باب لُد ہے سلطان کے ذریعہ سے تیار ہو رہی ہے اور غالباً عراق عرب ہوتی ہوئے تا مملکت ایران پہونچے یا خراسان سے تا عراق ایران ہوتے ہوئی آوے اور دجال کے آنیکا وقت بھی آثار سے ظاہر ہے کہ جب وہ مسیح سے مقتول ہوگا تو یاجوج والیئے روس معہ اپنے لشکر یاجوج کے مسیح سے آمقابل ہوگا اور اوسکا زور جیسے فصل ۴ و ۲۰ مکاشفات یوحنا میں ہے اوسوقت ظاہر ہے

کہ ہزار سال خداوند چار خلفا کے بعد یاجوج ماجوج والئی روس اور اوسکے ساتھی یاجوج
کی شوکت ممالک اہل اسلام کی اطراف پر بڑھتی چلی جاتی ہے کہ جب دجال مقتول
ہو مسیح علیہ السلام سے تو والئے روس مسیح علیہ السلام کے مقابلہ پر چڑھے تو
ممالک خراسان پر اوسکا تسلط اور اوسکی ریل یہہ چاہتی ہے کہ دجال لشکر یاجوج
والئے روس سے ہو جنکی شرارت حد درجہ اہل اسلام سے ہے اور مراد یاجوج
وماجوج سے وہی ہیں جو دراصل سدِ ذوالقرنین کے پرے کے ہیں جو کوہ برال
میں ابتک جنوبی و شمالی گھاٹی اورن برگ کے مشرق جانب میں قلعجات
عظیمہ موجود ہیں اور اون کے حال میں کیسے کیسے خیالات مجتمع تھے کہ تشبیہ
درخت اذر سے جو ستر گز کا ہوتا ہے تو اونکو ستر گز کا سمجھتے تھے حالانکہ جنوبی
روسی طویل القامت ہوتی ہیں جنکو تشبیہ درخت اذر سے دیگئی ہیں۔ اور شمالی
بونے جنکو محاورہ میں بالشتیہ کہتے ہیں نہ آنکہ وہ ستر گز کے ہوتے ہیں جو سمجھے ہوئے
تھے جیسے طویل القامت کو مثل درخت کھجور کے کہتے ہیں اور بونی کو بالشتیہ
اور کاسک ٹھگنے موٹوں کا عرض جو عبارت چارونطرف مٹائی سے ہے
مثل طول کے ہے جیسے درزی سے انگہ کرتے کو ترشواتے وقت عرض طول
کی نسبت کہا جاتا ہے پس واقعہ کے وقوعہ کے بعد پیشینگوئی کا حال خوب کھلتا
ہے۔ اور چونکہ فصل ۲۱ یسعیاہ میں جیسے ترجمہ عربیہ مطبوعہ ۱۸۱۱ء سے ظاہر
ہے لکھا ہے کہ نبوت عرب میں بنی قیدار میں کہ قیدار بن اسمٰعیل سے مکہ آباد
ہوا ہے اور کفار بنی قیدار کی تلواروں کے کھینچنے سے نبی کی ہجرت طیبہ یعنی
مدینہ طیبہ میں ہوگی جو آب و نان سے پیش آئینگے اور بعد ایک سال ہجرت کے

جو مزدور انصار میں ہوگی اکثر کفار سرداران بنی قینقاع مارے جاوینگے یعنی بدر میں
اور کفار مکہ کو قرآن میں خوف دلایا جاتا تھا تو کبھی اوسکا وقت دریافت کرتے
اور کبھی جلدی کرتے اور بقول مسیح کے جو فصل ۵ متی میں منقول ہے کہ ایک شعشہ
بھی پہلی کتاب کا باطل نہوگا اور جو باطل[1] کہیگا وہ خدا کی[2] بادشاہت یعنی زمانہ اسلام
میں ذلیل گنا جاویگا تو ہوتے ہوئے مکہ میں یہی فرمانا ضروری تھا کہ ہم اوس آیت
عظیم کے نذیر ہیں کفار کو شکست سے اور بشیر ہیں اہل اسلام کو فتح سے اور ارشاد
ہوا کہ اگر تو لاوے آیت عظیم وہ جو بعد بدر کے قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا میں
مذکور ہوئی ہے تو کہیں کافر اہل کتاب یا اہل کتاب سے سننے والے اہل مکہ کہ نہیں
ہو تم مگر پہلی کتاب کے باطل کرنے والے جیسے سورہ روم میں ہے وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ
بِآيَةٍ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ اور اسی کی
تاکید دوسری جگہ ہے وَلَوْ جِئْتَهُمْ بِآيَةٍ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنْتُمْ
إِلَّا مُبْطِلُونَ پس اس فرمان میں کہ تو نہیں ہے مگر نذیر آیات مکیہ میں تاکید اعجاز
ہے نہ انکار کہ جیسی وہ فتح آئی جو آیت عظیم تھی فرمایا گیا قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي
فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا الآیۃ اور وقت کے دریافت میں فرمایا قُلْ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا
رَسُولًا کہ فرمایا میں نہیں ہوں مگر بشر اللہ کا رسول کہ اوسکی رسالت مینے پہونچادی
اوسکے لانے کی مکہ میں ہوئی ہوئے رسول کی طاقت خلاف کتاب سابق کے نہیں
نہ اوسکے تعیین وقت کے بتلانے کی طاقت سے پس بوادر کا یہہ قول کہ آیات مذکور

سلہ باطل و ناسخ میں بڑا فرق ہے کہ مسیح نے بہت سے احکام توریت کو منسوخ کردیا کہ پہلے حکم کی میعاد
بتلادی پھر باطل لکھا انصارے نادانف جو باطل و ناسخ میں فرق نہیں کرتے یہہ اونکی نادانی ہے۔ ۱۲ منہ
سلہ۲ خدا کی بادشاہت کا یادشاہت اسلامیہ کا ہونا آیندہ ظاہر ہوگا ۱۲ منہ

سے اعجاز کا انکار ظاہر ہوتا ہے سو یہی ہے قرآن کی آیات سے اور آیات قرآنی
کو بار بار آیت نبوت فرمانا اسکی بڑی وجہ ہے کہ فصل ۱۸ اسفر مثنے موسے کی پانچویں
کتاب میں (بوجہ اسکے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نبی و رسول سبتی ہیں یعنے
وجود آدم سے ساتویں ہزار والی کہ خاتم الانبیا والمرسلین ہیں جنکے سبب سے ساتویں
دن و ساتویں ماہ و ساتویں سال کو معزز کیا گیا تھا کہ ہزار ہفتم کی انسے یادداشت
رہی اور سات ستے اونچاس روز و سال میں اسی سبب جوبلییں مقرر ہوئی
تھیں کہ عیسے نے تو حسب فصل ۴ نامہ عبرانیوں کے آرام ندیا تو ضرورت آرام وہشد
سبت کی حاجت ہوئی جسکی تحقیق غایۃ البرہان فی تاویل القرآن
میں بوجہ کامل کیگئی ہے) فرمایا گیا ہے کہ اسرائیل کے بھائیوں میں نہ اونکی
اولاد میں ایک نبی مثل موسے ہونگے اونکے مونہہ میں کلام خدا ہوگا یعنی پارہ پارہ
اور جو اسکی نہ سنے گا اوس سے تفتیش ہوگی اور جو دوسرا کوئی دعوے نبوت
و رسالت کا یعنی بعد دعوے ختم المرسلین کے کریگا اوسکی نبوت و خبر اولٹی ہوگی
اور مارا جاویگا تو اس وجہ سے جو بڑا عظیم الشان نشان ختم المرسلین تھا
وہ بار بار قرآن مجید میں فرمایا گیا اور قرآن کی بابت اور کبھی ایک ایک آیت
کی بابت اس زور سے دعوے کیا گیا کہ اگر تمکو اسمیں شک ہے کہ یہ منزل موعود
نہیں اور سنہ ولادت نبی موعود کے پانسو ستر عیسوی کی فصل نہم دانیال
میں لکھے ہیں کہ پاشپاشین کی موت سنہ مسیحی میں ہوئی ہے اور اوس سے
ستر ہفتے یعنی چار سو نوے سال کا شمار ولادت ختم المرسلین تک لکھا ہے اور
سنہ چھہ ہزار پیدایش آدم سے بعد ساتویں ہزار کے شروع ولادت ہوئی ثابت

ہے تو تم اوس نبی کی نبوت کے نشان سے ادنے بات ہے کہ ایک آیت ہی لے آؤ
اور تاکید سے بوجہ تعیین سنین کے فرمایا گیا کہ کبھی نہ لاسکوگے اور خدا کے سوا جسنے
یہہ قرآن نازل فرمایا ہے دوسرے حاضرین زمانہ کو بلا لاؤ پس کسی واقف یہودی
نے بخوف تلف جان اور اہل مکہ نے دعوے ایک ایک آیت کے برابر منزل
کا بعد نزول قرآن کے نہ کیا کیونکہ وہ واقف تھے کہ جو دوسرا دعوے کرکے لاویگا
اوسکی پیشینگوئی اُلٹی ہوگی اور وہ مارا جاویگا اور مثل مُسَیلمہ وغیرہ ناواقف کے
جسنے دعوے نبوت و رسالت کا کیا اوسکی پیشینگوئی راست نہ آئی اور وہ
مارا بھی گیا پس یہہ وجہہ قرآن کی نسبت بار بار کہنا پڑا کہ نشان سے نزول پارہ
پارہ کلام الٰہی موعود ہے اور جبکہ پارہ پارہ نزول کی خبر ہے نہ یکبارہ قرآن کے
آنے کی خبر ہے پس کفار کا اقتراح یکبار کتاب کا لانا خلاف وعدہ تہا اس صورت
سے اوسکا جواب دینا مناسب ہوا جو سورہ انعام میں ہے وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ
كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا
إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ اگر اتاریں تیرے اوپر کتاب کاغذ میں لکھی ہوئی تو اوسکو اپنے
ہاتھ سے مس کریں البتہ کہیں وہ جنہوں نے کفر کیا ہے نہیں ہے یہہ مگر شعبدہ ظاہر
کیونکہ موعود وہ پارہ پارہ نزول پیغمبر اسماعیلی امی کے مونہہ میں فصل ۱۸ سفر مثنے موسی
میں ہے نہ مکتوب کرکے۔ اور چونکہ فصل ۳۳ سفر مثنے میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم
کو خداوند کرکے فرمایا ہے جو سینا[1] مکہ میں تشریف لاویں اور سعیر کی سیر کو جاویں

---

[1] سینا نام مکہ کا ہے جیسے فصل ۴ نامہ گلیتون مندرجہ مجموعہ انجیل میں ہے کہ سینا عرب کا پہاڑ ہے جہاں ایک
مکان متعدین سے بیت مقدس کے مقابل میں وہاں اولاد ہاجرہ بستی ہے جہاں بڑی بڑی خدا کے وعدے ہوئے ہیں

اُکے بصری پر وتی سعیر بن اسحاق میں دو مرتبہ تشریف لیگئے۔ اور صحرائے فاران
یعنی مدینہ میں تشریف رکھیں اور یہہ روح اعظم کو ملک عظم و خداوند کہتے ہیں
علیٰ ہذا فصل ۳ حبقوق میں خداوند کے لکھا ہے جو تیما میں یعنی طیبہ بن اسماعیل
کے شہر میں تشریف لاویں تو کفار کا اعتراض ہوا کہ ملک یعنی ملک اعظم یہہ نبی کیوں
نہوئے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم جیسے بروز[1] میں روح اعظم کی ویسی حسب پیشنگوئی
فصل ۴۲ یسعیا کی نسل قیدار پور شیبہ[2] عبد المطلب و پسر عبد اوونا یعنی عبد اللہ
کر کے لکھا ہے تو اوسکے اعتراض کا جواب آیا وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا
وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ یعنی اگر کریں اوسکو ملک اعظم تو کریں اوسکو مرد تا
کہ دو نو وعدے پورے ہوجاویں اور التباس ڈالیں اونپر وہ جو التباس ڈالیں کہ
کہیں کفار کہ لو صاحب یہہ روح اعظم ہیں کہ کھانا کھائیں اور چلیں بازار و نپر
اور چونکہ فصل ۲ و ۳ مکاشفات میں درخت حیات یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو وسط

[1] بروز غیب رت اور تمثل ... کہ باوجود قیام کسی روح کے اپنے مرتبہ پر صورت پکڑے کسی کے رحم پر
اور تمثل یہ ہے ... کہ روح اپنے مرتبہ کے قائم رہنے کی صورت پکڑے بے خواہ رحم میں خواہ دوسری طرح
سے جیسے تمثل جبرئیل ... مریم پاس جیسے فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا اسپر دال ہے اور
تناسخ میں شرط ہے کہ جہاں پہلے روح متعلق تھی وہاں سے علاقہ نہ رہے پس اور بین وہ اشخاص ہیں
جہاں اونہیں نے تمثل ... صورت پکڑی اس مقام سے آدم و نوح و ابراہیم علیہم السلام نے شب معراج
میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو نبی صالح و پسر صالح کہا اور موسےٰ و ادریس و یوسف و مسیح علیہم السلام نے
نبی صالح و برادر صالح کہا اور اور بعض سے اسمقام پر عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن مسعود مراد الیاس کہتے ہیں
اور دیکھیے حسب فصل اول انجیل یوحنا کے الیاسین سے میں یعنی نبوت الیاس پر یہود غلط سمجھے جو یحییٰ سے
کہا کیا تم الیاس ہو یا مسیح یا نبی منتظر تو یحییٰ نے عینہ ہونے الیاس سے انکار کیا پر مسیح نے فرمایا کہ الیاس کے
آنے سے مراد نبوت الیاس و ... یحییٰ ہے اسطرح محمد مہدی بروز حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور حضور
صلی اللہ علیہ وسلم بروز میں روح اعظم ... فصل ۳ ... و فصل ۳ حبقوق میں خداوند کرکے بیان کیے گئے ہیں ۱۲ منہ

[2] شیبہ کو شمول کرکے فصل مذکور میں لکھا ہے ۱۲ منہ

جنت عدن میں یعنی مکہ میں ہوتا لکھا ہے جو شمشیر کروبیہ سے حفاظت کیا جاوے
یعنی مقدسین صحابہ سے جیسے فصل ۳۳ سفر مثنے مذکور میں اون کروبیہ کی تفسیر
مقدسین سے فرمائی ہے اور بدر میں ملائکہ سے کفار مکہ مارے گئے تو کفار اپنی
تباہی بذریعہ ملائک سنکر وہ کہنے لگے جو ارشاد ہے وَقَالُوا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ
مَلَكٌ کہ کیوں نہیں اترتا پیغمبر پر ملک موجب ہلاکت اور یہہ امر بعد ہجرت کے
ایک سال بعد مقرر فصل ۱۲ یسعیاہ میں ہوا ہے تو ارشاد ہے وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا
لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ اور اگر اتاریں ہم فرشتہ ہلاکت البتہ پورا کیا
جاوے کام مقتولین کافرین موعود کا پھر نہ مہلت دئے جاویں کہ وہ ایمان لاویں
چنانچہ ایسے ہی اون کفار موعود کے لیئے وقوع میں آیا اور اسیطرح بہت سے
امور میں یہود و اہل مکہ کو اشتباہ واقع ہوا کہ کتب سابقہ میں مطلب کچھہ تہا
اور وہ غلط طور پر اوسکو سمجہے جیسے مسیح کی نسبت جو پیشینگوئیاں تہیں نہ سمجھے
چنانچہ چند مثالیں ہم بیان کرینگے اونکے جواب میں یہی فرمانا مناسب ہے کہ میں اسلیئے
نہیں آیا مثلاً فصل ۴۰ حزقیل میں قربانیوں کا یہود کے منظور ہونا زمانہ اسلام و ذو القرنین
کیقباد میں مذکور ہے قربانی آتشین کا ذکر نہیں علی ہذا درس ۴ فصل ۳ ملاکی
میں قربانی کا منظور ہونا اور یہود و یروشلم کی ہدیوں کا مقبول ہونا زمانہ اہل
اسلام میں لکھا ہے آتشین قربانی کا ذکر نہیں پس یہودیوں کا یہہ کہنا کہ خدا
نے عہد کیا ہے ہماری طرف کہ ہم نہ ایمان لاویں کسی پیغمبر پر جبتک کہ نہ
لاوے قربانی کہ کہاوے اوسکو آگ محض خیال ہی خیال تھا تو اوسکا
جواب قرآن شریف میں یہہ آیا کہ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ الآیۃ

فرما کہ لائے تمہارے پاس مجھسے پہلے رسول پہر کیوں تمنے اونکو یعنی تمہارے اجداد نے قتل کیا یہہ جواب بعد تنزل کے ہے کہ اول تو یہہ دعوے ہی غلط ہے اور بالفرض جبکہ پہلے انبیا لائے تہے اونکو کیوں قتل کیا پس یہاں پر معجزہ کے لانے سے انکار نہیں بلکہ اونکی غلط بیانی کا اظہار ہے۔

اور ایسا ہی فصل ۲۴ یسعیاہ وغیرہ میں پہاڑوں کے ٹلجانے سے بادشاہوں کی بربادی مراد تہی جو نالایق تھے پس اہل مکہ کا یہہ اقتراح کہ ہمارے پہاڑ ٹالدیجئے تو ہم ایمان لاویں یہہ خیال اونکا غلط تہا کہ اگر پہاڑ ٹلائے جاتے اور وہ ایمان لاتے تو بعد ایک سال ہجرت کے مارے جانے والے سردار بنی قیدار حسب فصل ۲۱ یسعیا کے کون ہوتے۔ علے ہذا نہروں کے جاری ہونے کی خبر مکہ میں بعد ہجرت کے زمانہ شوکت اہل اسلام میں فصل ۲۴ یسعیا میں تہی قبل از ہجرت وہی حال ہوتا جو پہاڑوں کے ٹلنے سے ہوتا۔

اور فصل ۶۰ یسعیا میں کعبہ کا مزین ہونا جو لکھا ہے اوسکا حال بہی بعد ہجرت کے ہے۔

علے ہذا فصل ۲ دانیال میں پتہر کا جو پہاڑ مثل ہوجانا لکھا ہے جو ساری زمین کو گہیر لے تعبیر میں خدا کی بادشاہت والے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے عبارت ہے پس یہود کے بہکاوے سے پتہر پر نزول قرآن کا ہونا جو اہل مکہ کہتے اوسکا جواب بہی آیا کہ اگر پتہر ظاہری پر قرآن نازل ہوتا تو خشوع سے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا جیسے تجلی سے طور ہوگیا تہا یہہ دل پیغمبر ہی ہے جو سہار رہا ہے۔

علیٰ ہذا دجال کے نشان سے بطور مسمریزم کے مردوں کو دکھلا دینا ہوگا تو کفار کا یہہ کہنا کہ ہمکو قصی کو زندہ کر کے دکھا دیجئے اسکا جواب یہی تھا کہ یہہ امر میرے نشان سے نہیں پس انکار اعجاز سے نہیں۔ ہاں فصل ۳ حبقوق میں چاند و سورج پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار لکھا ہی اس سے شق قمر کر کے دکھلادیا لیکن شق و انفصال میں فرق ہی قرآن سے شق ثابت ہی جو کچھہ جدا ہو کر ملا بھی ہے جسکی تحقیق سورۂ قمر میں آتی ہی۔ زمین جاوہ پچھلے برسوں میں سو میل تک شق ہوئی تھی اگر ہزار میل یا زیادہ شق ہو جاوے تو کیا تعجب ہی۔ اور قرآن مجید میں جیسے ہر ہر آیت کا اعجاز ہی جو بیان ہوا ویسے ہر سورت میں اعجاز پیشینگوئی ہی اور ہم اس دعوے کو قیامت کی نسبت نہیں کہتے بلکہ وہ پیشین گوئیاں جو دنیا میں علاقہ رکھتی ہیں سوائے دو ایک سورتوں کو ہر سورت میں ہی اور اخبار ماتقدم کلامی کتب کی زبان سے ظاہر ہونا یہہ کمال کی بات ہی جو نبی کی صفت فصل ۹ حزقی ایل میں ہی کہ کے لکھی جسکا ما حصل سب ہاتھہ پاوں دوسرے ہاتھہ آپکے ہاتھہ کے نیچے ہونے لکھے ہیں جیسے مفصل عبرانی زبان کا ترجمہ کر کے تفسیر غایۃ البرھان میں مع عبارت عبری کے موجود ہی پھر قرآن میں التزام مالا یلتزم ہے کہ قصہ گوئی و شاعریت وغیرہ سے مبرا ہے پھر ہر سورت کا اسلوب غریب ہونا اور فصاحت و بلاغت طرہ بالائے اور حروف مقطعات کا براعت استہلال ہونا جیسے جناب مرتضےٰ و صدیق کا ارشاد ہے عجب امور سے ہے جیسے تفسیر غایۃ البرھان سے ظاہر ہے جیسے سورۂ بقر پر آل میں اکتیس پیغمبروں کی وقت میں چالیس کتاب سے اشارہ ہے جیسے حدیث میں ہے کہ یہہ سورت مجھکو عہد عتیق سے دیگئی ہے جو چالیس کتب اسی پیغمبروں کی ہیں گو مشہور ۳۹ کتابیں ہیں مگر فصل ۲۵ کتاب امثال سلیمان سے دوسری کتاب فرمائی گئی ہے پس یوں چالیس کتب ہوئیں۔

اور قرآن مجید میں بہت مقام پر قسمیں ہیں جنکا ربط جواب قسم سے ظاہر نہیں کیا گیا تو اوسپر دو اعتراض ناواقفوں کے ہیں ایک تو خدا کی قسم کرنے کے کیا معنے۔ دوسرے جواب قسم سے ربط بظاہر نہیں کیا گیا اور تفسیر غایۃ البرھان میں مفصل ربط بیان کیا گیا ہے کہ قسم بجائے گواہی کے ہوتی ہے اور قرآن مجید کی قسمیں جواب کی شہادتیں ہیں یہہ وجہ قسموں کے بیان کی مع ربط کے اپنے جواب سے ہیں پس اس رسالہ میں ہر ہر سورت کا اعجاز و پیشین گوئی جو متعلق دنیا سے ہے اور قسموں کے ربط کا اجتماع کیا جاویگا۔ لیکن اہل اسلام کی مزید تسکین وغیر قوموں کی تنبیہ کے لیئے قبل سورتوں کے اعجاز سے ایک مقدمہ درکار ہے تاکہ بصیرت پیدا ہو۔

مقدمہ

پہلے بیان معجزات قرآن کی سورتوں سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا کچھ حال فصول کتاب موسٰے و دانیال و یسعیا سے تحریر کرنا مناسب ہے مشتمل ہے یہہ مقدمہ چند فصول پر۔

فصل اول

پہلے فصول دانیال سے فے الجملہ تاریخی امور سے جو متعلق فصول دانیال سے ہیں مطلع ہونا ضروری ہے پس اوسکو سنیئے کہ زمانہ دانیال سے مملکت مقدس و بیت مقدس پر چار بادشاہتیں قبل اہل اسلام ہوئیں ہیں۔ ایک بخت نصری جو ۶۰۶ قبل مسیح میں ہوئی اور اوسنے یہود کو اور بیت مقدس کو بعد یہود کی سرکشی کے برباد و تباہ و پراگندہ کر دیا اور ستر ہزار یہودی پکڑ لایا کہ اونکو مقید کیا

اوسنے خواب دیکھا اور اوسکو بہول گیا اور حسب فصل ۲ دانیال کے دانیال نے
خواب معہ تعبیر تبلادی جو مفصل کیجاوے گی اور درس ۱۲ فصل ۵ ۲ یرمیاہ میں پیشنگوئی
ہے کہ بخت نصری بادشاہت ستر سال بعد ذوالقرنین سے اُجڑے گی اور اخیر
بادشاہ اس سلطنت میں بیلشہ ہوا تو دوسری بادشاہت کیا یہ نہوئی جسمیں اول
بادشاہ کیقباد ذوالقرنین شاہ میڈ وفارس کا ہوا جو خواب دانیال میں دو سینگ کا مینڈ
فصل ۸ دانیال کے مطابق نظر آیا جسکی تعبیر دو طرف کے شاہ سے دی ہے یہہ بادشا
یہود کے لیئے ایسا ہوا جیسے بادل مینہ کو لیئے ہوئے زمین کو مفید ہوتا ہے کہ جیسے
سلطنت بخت نصری پراگندہ کرنے والی یہود کو ہوئی تھی اسنے اونکو آباد وشاد کیا
اور بیت مقدس کے مغرب میں جہاں مصر پہلے آباد تھا جو بیت شمس کرکے تھا وہاں
گیا وہاں نہر عین حمیہ یعنی ایسا چشمہ تہا جہاں اوس میں حائض یا جنب نہاتا وہ بود
ہوجاتا اور وہاں سے جو بلا بن کوش بن حام یعنی سوڈان پر گیا اور اون دونوں مقام
سے اون یہودیوں کو جو پراگندہ بخت نصر کے زمانہ میں ہوگئے تھے ممالک مقدس
میں لایا اور جو اونپر ظلم کرتے تھے اونکو سزا دی اور وہاں سے بحکم خدا جو حضرات
انبیا کے ذریعہ سے جو اوسکے ساتھ تھی اوسکو ہوتا تھا سیر مشرق کو تا تمسک پہونچا
جہاں درخت پہاڑوں سے سایہ نہیں اور وہاں سے توبل پہونچا اور تمسک و توبل
وتارہ ابنائے یافث ہیں اور سیبیریا ئے روس میں انکے ناموں کے تین شہر ہیں کہ
تمسک سے تو تسین چین آباد ہے اور توبل سے اہل تبت اور تارہ سے اصلی تاتار
اور نہر توبل وکوہ یورال سے شہر تارہ محاطہ ہے مگر اورن برگ شہر کے شرق میں
یورال پہاڑ میں جو منتہائے شمال یوروپ وایشیا میں ہے گہاٹی ہے وہاں پر سد بنائی

چنانچہ اتبک قلعہ عظیم تین تین میل کے فاصلہ سے تیس تیس میل تک موجود ہیں
تو گھاٹی مذکورسے اولا یاجوج بن سمیا بن بوائیل بن روبن یعقوب جو سنہ
قبل مسیحی میں مملکت ماجوج بن یافث میں جو گیلان میں بستے تھے بسائے گئے
تھے جہاں گنجہ کے پاس خلیج دہار اور بورا نہر گیلان کے پاس شہر تھے پھر نسل
یاجوج بن سمیا والی روس ایسے زبردست ہوگئے کہ آپ و اپنی رعیت ماجوج
کے ساتھ جو گیلی وگال وگاتہہ کہلاتے ہیں مملکت تارہ کو ستانے لگے تو
اونپر گھاٹی مذکور وقلعجات سے روکا کہ وہ جب اسکو کھودتے تو اوپر سے گر کر
آر پار نہونے پاتے تھے کہ بالآخر آخر زمانہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم میں وہ نہو کے
سے آر پار ہوگئے تھے کہ اب برامہ راہ کشادہ ہوگیا ہے پھر بھی ہزار سال اہل
اسلام تک حسب فصل ۴ و ۲۰ مکاشفات یوحنا کے چونکہ شیطان مقید اسطرحپر
کیا گیا تھا کہ یاجوج والی روس و ماجوج اوسکی رعیت کو نہ بہکا وے کہ ممالک اہل اسلام کی طرف پر قبضہ نکریں بعد
ہزار سال کی وہ قید خداوندی سے کھولا گیا کہ رفتہ رفتہ اہل اسلام کی اطراف پر یاجوج روس نے تسلط کرنا شروع کیا اور
در اصل ممالک اہل اسلام وہی ہیں جو جنت عدن آدم کہلاتے ہیں جسکی اندر حدیث مسلم و کتاب تکوین توراۃ کی چار
چشمے نیل و فرات و دجلہ و جیحون جاری ہیں اور کیقباد رضی روم کا نسل ماری بن یافث سے تھا اونے بیس سال بادشاہت
کر کے ستر سال کی عمر میں ممالک مقدس پر سلطنت کی جو سنہ قبل مسیحی میں شاہ بابل ہوا اور
سات سال سلطنت کر کے ۵۲۹ سنہ قبل مسیحی میں مرا اوسکی جگہہ پر کیکاؤس بن کنبہ
بن کیقباد بن اول اخشویرہ وش شاہ ہوا وہ ۵۲۱ سنہ قبل مسیحی میں مرا اور اوسکی
جگہہ پر دارا بن گشتاسپ بن کیکاؤس شاہ ہوا یعنی کیخسرو بن سیاوش وہ
سنہ ۴۶۵ قبل مسیحی میں ہوا اور چونکہ جو بلی انچاس سال کے بعد کرنے کا بوجہ انتقال

دولت اسلام ہزار ہفتم آدم سے یہود کو بڑا خیال تھا اور سال اوّل میں جو سنہ ۵۳۱
قبل مسیحی میں ممالک مقدس میں کیقباد کی بدولت آباد یہود ہوئے تھے اوس
سال اول سے بندوبست شہر کی فصیل بنانے کا نہو سکا اور دوسرے سال
جو فصیل کے بنانے کا قصد کیا حوالی موالی مانع آئے تو زمانہ کیقباد کیکاؤس
و دارا بوس بن ہستاسپس تک فصیل اُجڑی رہی جیسے کتاب عزیر سے ظاہر
ہے اور سنہ ۴۸۵ قبل مسیحی میں احشویروشش دوم بادشاہ ہوا تو ایک جوبلی
انچاس سال بعد اس احشویروشش کو تعمیر فصیل کی بابت عرضی دی وہاں سے
تعمیر کی ردّ کا فرمان صادر ہوا جو سنہ ۴۶۴ قبل مسیحی صادر ہوا تھا ان سنہ ۴۸۴ کو فصل نہم
دانیال میں سات ہفتے دو ہفتے و ساٹھ ہفتے کر کے فرمایا ہے۔ اس شاہ کو غالباً
لہراسپ شاہ کہتے ہیں یہہ مرا اوسکی جگہہ پر ارتخششتا اول ہوا یعنی گشتاسف
تو یہود نے سات ہفتے پہلے فرمان کے رو سے ایک جوبلی کا انتظار کر کے
سنہ ۴۵ قبل مسیحی میں تعمیر کی اجازت چاہی تو فرمان ردّ تعمیر پھر صادر ہوا
اس سنہ سے دو ہفتہ بعد دارایوس ابن احشویروشش سوم سے سنہ ۴۲۱ قبل مسیحی
میں اجازت چاہی تو فرمان اجازت بابت تعمیر صادر ہوا تو اس وجہ سے سنہ
قبل مسیحی کو سات ہفتے دو ہفتے و ساٹھ ہفتے بعد فرمان رد و اجازت سے
دانیال نے ولادت مسیح فرمائی اور ان سات و دو ساٹھ ہفتوں کے وصل کا حکم
ہے مگر یہود نے انکو قطع کیا جنکو وصل کا حکم تھا اور مسیح کی ولادت کے سنوں پر
فساد ڈالا جیسے قرآن میں ہے وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ
فِي الْأَرْضِ اور نصاریٰ سے بھی آجتک ان سات و دو و ساٹھ ہفتوں کو نہیں سمجھی

کہ یہود نے سات ہفتے کہیں لگائے اور دو کہیں اور ساٹھ کہیں ویسے نصارے
ستر ہفتوں میں جو فصل نہم دانیال میں موت باشپاشین سے ولادت ختم المرسلین
علیہ الصلوۃ والسلام تک لکھے ہیں بہکے کہ جگ کی جگ کتابوں کی کتابیں لکھی
مگر کچھہ اونکو پتہ نہ لگا اور ہمنے کتاب عزیر کے مطابق صحیح صحیح حال لکھا الحاصل
یہہ دوسرے بادشاہت کانے اجمالی حال لکھا گیا جو تیسری بادشاہت یونانی سکندر
سے ہوئی وہ چونکہ یونانی کا بادشاہ تہا جو دریا سے ایشیا میں ویسر کشتیوں کی
باسانی آیا تھا تو فصل ۸ دانیال میں لکھا گیا کہ زمین کو نچہوتا تھا اوسکو خواب
دانیال میں ایک سینگ کا یعنی ایک طرف کا بکرا فرمایا گیا ہے اور بڑا بادشاہ
تھا اور جو ۳۳۳ قبل مسیحی میں شاہ فارس ہوا اور داراب دارا پر فتحیاب ہوا
جب وہ مرا تو اوسکے چار وزیروں نے اوسکی مملکت کو بانٹ لیا جو چار سینگ
کرکے فصل ۷ دانیال میں مذکور ہیں اونکی ایک شاخ میں رومی دہے اور یہہ
چوتھی بادشاہت ہوئی جنہوں نے یہود کو تباہ کیا اور اونکے کام کو پہاڑ ڈالا
چنانچہ اوائل اونکی سلطنت میں ۱۵ سنہ جلوس شاہ اگستس مسیح پیدا ہوئے جیسے
سات و دو ساٹھ و دو ہفتے کرکے پیدایش مسیح تعمیر کے رد کے فرمان سے فصل
نہم میں فرمایا تھا اور یہود نے مسیح سے سرکشی کی کہ مطابق زبور و یحییا کی کتابوں
کے حکم کو مسیح کو قتل نہ کیا جو آلہ تیز سے ہوتا ہے اور مصلوب بمعنے استخوان شکستہ
نکیا پر مصلوب بمعنے دار پر چڑہا ہوا کر دیا اور دو چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب
ہوئے تھے اونکو مصلوب بمعنے استخوان شکستہ کر دیا اور دار پر آدمی بیس بیس
روز تک نہیں مرتا مگر مسیح نے باوجود نوجوان ہونے کے اوسی روز اپنی جان خدا کو

سو تپدی تو جبکہ مسیح کو مصلوب بمعنی استخوان شکستہ کرنا چاہا تو
مردہ پایا۔ پھر ایک بھال پسلی میں ماری جس سے خون نکلا تو مسیح
مشابہ استخوان شکستوں کے اونکے لیے کیئے گئے تو بددعائے مسیح
سے اونکو تباہی آئی کہ پادشاہ باشپاشین رومی سنہ ۶۹ میں شاہ ہوا
اور مطابق فصل نہم دانیال کے ایک ہفتہ یعنے سات سال تک
دوسری قوموں سے عہد و پیمان کرتا رہا اور بعد کو اپنے بیٹے طرطوس
کو شریک سلطنت کیا کہ نیم ہفتے میں یعنے تین سال میں
جان و شاریلمن سے بیت مقدس تک جنگ کرتا رہا اور سنہ مسیحی
میں اوس نیم ہفتے کے پورے ہونے پر باشپاشین کے ذریعہ طرطوس
سے فتح ہوئے اس سال میں ہی باشپاشین مرا اوس سے ستر
ہفتے بعد ولادت ختم المرسلین مقرر ہوئے کہ ہزاروں جاہ وجلال خداوندی
سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدایش ہوئی کہ سلطنت رومیہ
میں جبکہ دس شاخوں کا نشانہ تھا جو مملکت رومیہ دو قسم سنہ مسیحی
میں منقسم ہوئی تھی ایک طرف مشرقیہ جسمیں کا پادوشیا وسوشیمیا
وسریہ ہوئے دوسرے مغربیہ کہ اوسمیں سنہ مسیحی سے سنہ تک الارک
گاتھی سے لیکر اوبین لباروے تک دس بادشاہتیں ہوئیں اور سنہ ۶۱۱ مسیحی میں
ہرقلی بادشاہت گیارہویں شاخ قائم ہوئی اور اوسی سال میں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم مشرف بہ نبوت ہوئے اور شاخ یازدہم یعنی ہرقلی کی بربادی
ممالک مقدس کی بدولت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی کہ ہرقل نے خواب دیکھا کہ مختون غالب ہو گیا

اوسکی سلطنت پر اور یہودیوں کو مختون سمجھا کہ ساڑھے تین سال تک اسنے یہود کو برباد کرنا چاہا کہ اسمیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا وکیل اور ابو سفیان بطور سوداگری اوسکے پاس پہونچے تو اوسنے معلوم کیا کہ مراد مختونوں سے اہل اسلام ہیں اور ہرچند اوسنے اسلام لانے کا قصد کیا مگر چونکہ فصل ۷ وغیرہ کتب دانیال وغیرہ میں اوسکی بربادی اہل اسلام سے لکھی تھی اسلام نلاسکا۔ باوجودیکہ اوسکو انسان کا دل دیا گیا تھا کہ اسلام کو حق و راست سمجھتا تھا پر گھمنڈ ہو گیا اور اوسکی سلطنت اہل اسلام سے حسب وعدہ تباہ ہوئی اور تاریخی امور ہیں جسمیں اہل عقل سوائے ملحد کے شک نہیں کرسکتا اب ہم فصول دانیال کیطرف توجہ کرتے ہیں

فصل دوم

فصل ۷ دانیال کی نسبت جسمیں چار بادشاہتوں بخت نصری و کیانیہ و سکندریہ مع چار اوسکی شاخوں کے و رومیہ کا ذکر کرکے روم کی بادشاہت میں مغربیہ کے دس بادشاہوں و شرقیہ کی تین قسم بیان کرکے ہرقلی سلطنت کا ذکر ہے جو گیارہ شاخوں شرقیہ پر غالب ہو گیا تھا اور مختون یہود کو اوسنے تکلیف دی۔ پھر اون صاحب روز نمائے قدیم کا ذکر ہے جنکی بدولت بادشاہزادہ شاخ یازدہم تباہ ہوئی کہ وہ سوائے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسرا کوئی نہیں ہوا۔ جنکی بادشاہت خدا کی بادشاہت کہلائے کہ زوال پذیر نہو اور جبکہ یہہ امر مسلم ہوا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مہدی و مسیح کی خبر دی ہے اور مہدی علیہ السلام بروز صاحب روز نمائے قدیم سکے ہیں تو آپ کو بھی درس ۱۳ و ۱۴ فصل ۷ دانیال میں صاحب روز نمائے

قدیم کہا گیا ہے جسنے آدم زاد یعنی مسیح کو سلطنت و حشمت ملیگی۔ فصل (۱) ہفتم
دانیال شاہ بابل بلشصر کو پہلے سال دانیال نے اپنے بستر پر ایک خواب
اور اپنے سر کی رویتیں دیکھیں اوسنے اوس خواب کو لکھا اور احوال کو مفصل
بیان کیا (۲) دانیال بولا اور کہا کہ مینے رات کو ایک رویا دیکھی اور کیا دیکھتا
ہوں کہ آسمان کی چار ہوائیں بڑے سمندر پر باہم زور سے چلیں (۳) اور
سمندر سے چار بڑے حیوان جو ایک دوسرے سے متفرق تھے نکلے۔
(۴) پہلا حیوان شیر ببر کی مانند تہا اور عقاب کے پنکھ رکھتا تھا اور میں دیکھتا
رہا جبتک اوسکے پر اکھاڑے گئے اور وہ زمین سے اُٹھایا گیا اور آدمی کیطرح
پانو پر کھڑا کیا گیا اور انسان کا دل اوسے دیا گیا (۵) اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک
دوسرا حیوان ریچھہ کی مانند تھا اور وہ ایک طرف سیدہا کھڑا ہوا اور اوسکو
موںہہ میں اوسکے دانتوں کے درمیان تین پسلیاں تھیں[1] اور اونہوں نے اوسے
کہا کہ اُٹھ اور بہت گوشت کھا (۶) بعد اوسکے مینے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں
کہ اور حیوان تیندوے کی مانند اُٹھا جسکی پیٹھ پر پرندے کے چار پر تھے اور اس
حیوان کے چار سر تھے اور سلطنت اوسے دیگئی (۷) اوسکے پیچھے مینے رات
کی رویتوں کے وسیلے سے دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ چوتھا حیوان ہولناک اور
ہیبتناک اور نہایت زبردست اور اوسکے دانت لوہے کے تھے اور بڑے
بڑے تھے۔ وہ نگلجاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور بچے کو اپنے پانوں سے لتاڑتا
اور یہ اون سب حیوانوں سے جو اوسکے پہلے تھے متفرق تھا اور اوسکے دس سینگ[2] تھے

[1] یعنی اوسکے موںہہ میں بنائے ہوئے تین وزیر تین پہلو کے تھے ۱۲ منہ [2] فصل ۷ اور ۱۰ و ۱۹ مکاشفات
یوحنا میں بھی ان سینگوں کا ذکر ہے جو سنہ ۵۶ مسیحی میں نازل ہوئی ہے ۱۲ منہ

(۸) مینے اون سینگوں پر غور سے دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ اونکے بیچ میں سے ایک اور چھوٹا سینگ نکلا جس سے پہلے تین[۱] سینگ جڑ سے اُکھاڑے گئے اور کیا دیکھتا ہوں کہ اوس سینگ میں آنکھیں انسان[۲] کی آنکھوں کی مانند اور ایک مونہہ تھا جو بڑی بڑی باتیں بول رہا ہے (۹) میں یہانتک دیکھتا رہا کہ کُرسیاں رکھی گئی اور قدیم الایام بیٹھ گیا اوسکا لباس برف سا سفید تھا اور اوسکے سر کے بال صاف سُتھرے اون کی مانند اوسکا تخت آگ کے شعلہ کی مانند تھا اور اوسکے پہیے جلتی آگ کی مثل (۱۰) ایک آتشی سیلاب بہ رہا جو اوسکے آگے سے نکلا تھا ہزاروں ہزار[۳] اوسکی خدمت میں حاضر تھے اور لاکھوں لاکھ اوسکے روبرو کھڑے تھے عدالت ہو رہی تھی اور کتابیں کُھلی ہوئی تھیں (۱۱) مینے دیکھا یہانتک کہ اوس سینگ کے آواز کے سبب جو بڑے گھمنڈ کی باتیں بولتا رہا ہاں میں یہانتک دیکھتا رہا کہ وہ حیوان مارا گیا اور اوسکا بدن ہلاک کیا گیا اور شعلہ زن آگ میں ڈالا گیا (۱۲) اور باقی[۴] حیوانوں کی سلطنت بھی اون سے لیلی گئی پر زندگی اونکی قایم رہی اور ایک مدت[۵] و ایک ساعت تک جیئے (۱۳) مینے رات کی رویتوں کے وسیلہ سے دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آدمزاد[۶] کی مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایام[۷] تک وہ پہونچا دے اوسے اوسکے روبرو لائے (۱۴)۔ اور تسلط اور حشمت اور

---

[۱] یعنی مشرقی رومیہ کی بادشاہتیں ہرقل کے قبضہ میں آئیں ۱۲ منہ [۲] چنانچہ اوسنے اوصاف حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابو سفیان سے سنکر ایمان کیطرف میلان کیا پر قسمت میں نہ تھا ۱۲ منہ [۳] یعنی ستر ہزار مقدس جو بلا حساب کتاب جنت میں اہل اسلام سے جاوینگے جنکے ساتھ لاکھوں ہونگے کہ ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار ہونگے ۱۲ منہ [۴] باقی حیوانوں سے مراد دوسرے اہل یورپ وغیرہ ہیں کہ اہل اسلام سے دبتے رہے ۱۲ منہ

[۵] یعنی قبل مسیح سے بار دیگر آنے تک کہ ہزار سال و چند صدیوں سے عبارت ہے ۱۲ منہ [۶] یعنی مسیح ۱۲ منہ [۷] یعنی مہدی ۱۲ منہ [۸] یعنی صاحب زور قدیم کی جیسی عبارت ہے

سلطنت اوسے دیگئی کہ سب قومیں اور امتیں اور مختلف زبان بولنے والے اوسکی خدمت گذاری کریں۔ اوسکی سلطنت ابدی ہے جو جاتی نہ رہے گی اور اوسکی مملکت ایسی جو زائل نہوگی۔(۱۵) مجھ دانیال کی روح میرے بدن میں ملول ہوئی اور سر کی رویتوں نے مجھے گھبرا دیا (۱۶) اونمیں سے جو نزدیک کھڑے تھے ایک شخص کے پاس گیا اور اوس سے اِن ساری باتوں کی حقیقت پوچھی اوسنے مجھسے کہا اور ساری حقیقت مجھے تبلائی (۱۷) یہہ چار بڑے حیوان چار بادشاہ[سله] ہیں جو زمین میں برپا ہونگے (۱۸) لیکن حقتعالے کے مقدس لوگ سلطنت لے لینگے اور ابدتک ہاں ابدالاباد تک اوس سلطنت کے مالک رہینگے (۱۹) تب مینے چاہا کہ چوتھے حیوان کی حقیقت جانوں جو اون سبھوں سے متفرق تھا کہ نہایت ہیبتناک تھا جسکے دانت لوہے کے اور ناخن پیتل کے تھے جو نگلتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور بچے کو اپنے سینگوں سے لتاڑتے تھے اور دس سینگوں کے جو اوسکے سر پر تھے اور اوس ایک کی جو نکلا جسکے آگے تین گر گئے ہاں اوس سینگ کی جسکی آنکھیں تھیں اور ایک موہنہ جو بڑے گھمنڈ کی باتیں بول رہا تھا اور اوسکا چہرہ اوسکے ساتھیوں کی نسبت سے زیادہ رعبدار تھا (۲۱) مینے دیکھا کہ وہی سینگ مقدسوں سے جنگ کرتا اور اونپر غالب ہوتا رہا (۲۲) جبتک کہ قدیم الایام آیا اور حقتعالے کی مقدسونکا انصاف کیا گیا اور وقت آ پہونچا کہ مقدس لوگ سلطنت کے مالک ہوں (۲۳) وہ یوں بولا کہ چوتھا حیوان چوتھی سلطنت ہے جو دنیا میں ہوگی وہ ساری سلطنتوں سے متفرق ہوگی اور ساری زمین کو نگلے گی اور اوسے

سله یعنی چار بادشاہتیں ہیں۔ ۱۲ منہ

لتاڑے گی اور اوسے ٹکڑے ٹکڑے کرے گی (۲۴) اور وے دس سینگ جو ہیں سو دس بادشاہ ہیں جو اس سلطنت میں سے اٹھینگے اور اونکے بعد ایک اور اٹھیگا اور وہ پہلوں سے متفرق ہوگا اور تین بادشاہوں پر غالب ہوگا۔ (۲۵) اور وہ حقتعالی کی مخالفت میں باتیں کریگا اور حقتعالے کے مقدسوں کو تصدیعہ دیگا کہ وقتوں و شریعتوں کو بدل ڈالے اور وے اوسکے قبضہ میں دیئے جاوینگے یہانتک کہ ایک مدت و مدتیں اور آدہی مدت گذر جائے گی۔ (۲۶) پر عدالت بیٹھے گی اور وے اوسکی سلطنت اوس سے لے لینگے کہ اوسے ہمیشہ کے لیئے نیست ونابود کریں اور تمام آسمان تلے کے سارے ملکوں اور مملکت اور سلطنت کی حشمت حقتعالے کی مقدس لوگوں کو بخشی جاوے گی اوسکی سلطنت ابدی سلطنت ہے اور ساری مملکتیں اوسکی بندگی کرینگی اور فرمانبردار ہونگی وہ بات یہانتک تمام ہوئی انتہی

تنبیہ قرآن مجید میں تصدیق ہے کتب سابقہ کی اور بہت مقام پر اوسکی تفصیل کے اعتماد پر مجملاً قرآن میں اشارہ کیا جاتا ہے تو اس مقام سے سورہ ذاریات میں وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ وعلی ہذا مرسلات میں وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا عُذْرًا اَوْ نُذْرًا اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ اور علی ہذا نازعات میں وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا

لہ یعنی رسول حقتعالے کی مخالفت میں باتیں کریگا ۱۲ منہ سلہ چونکہ اوس وقت میں توریت میں جو سنیچر میں زمانہ آدم سے تا بعثت حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہ بدلے گئے یہہ بڑی پیشینگوئی ہے ۱۲ منہ سلہ مدت سے مراد ایک سال اور مدتوں سے دو سال اور نیم مدت سے چہہ ماہ مراد ہیں جسمیں یہودی مختونوں کو تباہ کرنا شروع کیا تھا پہر جاننا چاہیے کہ مختونوں سے اہل اسلام مراد ہیں ۱۲ منہ

فَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ کی تحقیق اس فصل کے مطابق ہے۔ جو اپنے موقع پر آتی ہے۔

فصل سوم

فصل دوم دانیال میں چار بادشاہتوں کا ذکر کرکے آسمانی خدائی بادشاہت کا ذکر ہے جسکے بانی کی پیدائش دس بادشاہتوں رومیہ کے زمانہ میں ہونی فرمائی ہے۔ جو خاص حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہے کہ ناحق نصارے مسیح سے متعلق کرتے ہیں کجا مسیح کا زمانہ اور کجا زمانہ دس شاہوں کا جنکی پیشینگوئی مکاشفات انجیل کے فصل ۱۷ و ۱۸ وغیرہ میں ہے۔ چنانچہ بخت نصر نے خواب دیکھا تھا اور اوسکو بھول گیا تھا تو ستر ہزار قیدیوں سے جو قوم یہود سے تھے کہا کہ خواب بیان کرو ورنہ تہ تیغ کیئے جاؤگے تو دانیال نے کہا کہ ہمارا خدا زمین و آسمان کا خدا ہمپر مہربان ہے کچھ مہلت ملے تو ہم خواب بیان کریں یہہ قصہ مجملاً درس ۲۵ فصل ۲ دانیال کا ہے اب درس ۳۰ سے ہم نقل کرتے ہیں کہ دانیال نے شاہ سے کہا کہ یہہ راز مجھپر آشکار کیا گیا اسلیئے نہیں کہ مجھہ میں کسی اور زندہ کی نسبت زیادہ حکمت ہے بلکہ اسلیئے کہ اوسکی تعبیر بادشاہ سے کہیجاوے اور تاکہ تو اپنے دل کے تصوروں کو پہچانے (۳۱) تونے اے بادشاہ نظر کی تھی اور دیکھہ ایک مورت تھی وہ بڑی مورت جسکی رونق بے نہایت تھی تیرے سامنے کھڑی ہوئی اور اوسکی صورت ہیبتناک تھی (۳۲) اوس مورت کا سر خالص سونے کا تھا اوسکا سینہ اور اوسکے بازو چاندی کے اوسکا شکم و رانیں تانبے کی تھیں (۳۳) اُسکی ٹانگیں لوہے کی اور اوسکے پانو کچھہ لوہے کے اور کچھہ مٹی

کے تھے (۳۴) اور تو اوسے دیکھتا رہا یہانتک کہ ایک پتھر بغیر اسکے کہ کوئی ہاتھ
سے کاٹ کے نکالے آپ سے نکلا جو اوس شکل پر جو لوہے اور مٹی کی تھی لگا
اور اُسے ٹکڑے ٹکڑے کیا (۳۵) تب لوہا و مٹی اور تانبا و چاندی اور سونا ٹکڑے
ٹکڑے کئے گئے اور تابستانی کھلیان کی بھوسی کی مانند ہوا اور ہوا اُنہیں اوڑا لیگئی
یہانتک کہ اونکا پتہ نہ ملا اور وہ پتھر جسنے اُس مورت کو مارا ایک بڑا پہاڑ بنگیا
اور تمام زمین کو بھر دیا۔ اور وہ خواب یہہ ہے اور اوسکی تعبیر بادشاہ کے حضور
بیان کرتا ہوں (۳۷) تو اے بادشاہ بادشاہونکا بادشاہ ہے اسلیئے کہ آسمان
کے خدا نے تجھے ایک بادشاہت اور توانائی اور شوکت بخشی ہے (۳۸) اور
جہاں کہیں بنی آدم سکونت کرتے ہیں اوسنے میدان کے چوپائے اور ہوا کے
پرندے تیرے قابو میں کر دیئے اور تجھے اون سبھونکا حاکم کیا ہے توہی وہ
سونے کا سر ہے (۳۹) اور تیرے بعد ایک اور سلطنت برپا ہوگی جو تجھسے چھوٹی
ہوگی اور اوسکے بعد ایک سلطنت تانبے کی ہوگی جو تمام زمین پر حکومت کریگی
(۴۰) اور چوتھی سلطنت لوہے کی مانند مضبوط ہوگی اور جسطرح کہ لوہا توڑ ڈالتا
ہے اور سب چیزوں پر غالب ہوتا ہے وہاں لوہے کی طرح جو سب چیزونکو
ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے اوسیطرح وہ ٹکڑے ٹکڑے کریگی اور کچل ڈالیگی
(۴۱) اور جو کہ تونے دیکھا کہ اوسکے پانو اور انگلیاں کچھہ تو کمہار کی مٹی کی اور کچھہ
لوہے کی تھیں سو اوس سلطنت میں تفرقہ ہوگا مگر جیسا کہ تونے دیکھا کہ اوسمیں
لوہا گلاوے سے ملا ہوا تھا سو لوہے کی توانائی اوسمیں ہوگی (۴۲) اور جیسا کہ پانو
کی انگلیاں کچھہ لوہے اور کچھہ مٹی کی تھیں سو وہ سلطنت کچھہ قوی کچھہ ضعیف ہوگی

(۴۳) اور جیسا تو نے دیکھا کہ لوہا گارے سے ملا ہوا ہے وہی اپنے کو انسان کی
نسل سے ملاوینگی لیکن جیسا لوہا مٹی سے میل نہیں کھاتا ویسا وہ باہم میل نکھاوینگے
(۴۴) اور ان بادشاہوں کے ایام میں آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کریگا
جو تا ابد نیست نہوگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ میں نہ پڑے گی وہ
اون سب مملکتوں کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کرے گی اور وہی تا ابد قائم
رہے گی (۴۵) جیسا کہ تو نے دیکھا کہ وہ پتھر بغیر اسکے کہ کوئی ہاتھ سے اوسکو پہاڑ
سے کاٹ کے نکالے آپ سے آپ نکلا اور اوسنے لوہے اور تانبے اور مٹی
اور چاندی اور سونے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا خدا تعالے نے بادشاہ کو وہ کچھ دکھلایا
جو آگے کو ہونے والا ہے۔

تنبیہ اس فصل میں دس انگشت پا سے دس بادشاہوں رومیہ
کا ذکر ہے جو سنہ ۱۸۹ سے سنہ تک رہیں اور کمزور سلطنت سے اشارہ مشرقیہ
رومیہ کا ہوا کہ اونکے زمانہ میں ولادت باسعادت حضور صلے اللہ علیہ وسلم
ہوئی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام ابن سلطنت رومیہ کے شروع میں پیدا ہوئے
ہیں ان دس سلطنتوں رومیہ کے زمانہ میں پادری مثل الفنسٹ ہورد وغیرہ نے
کوشش کی ہے کہ سچ سے پچھلی پیشگوئی کو چھپاتے ہیں مگر کسی طرح سے
چھپ سکتی تھیں اور تعصب دوسری بات ہے۔

فصل چہارم

فصل ہشتم دانیال کے اندر خواب دانیال ہے جو تیسرے سال بیلشضر بخت نصری

میں دیکھا کہ ایک مینڈھا دو سینگ دیکھا اور پھر ایک بکرا جسکے ایک سینگ
تھا اور پھر بیت مقدس کے برباد کرنے والوں رومیہ کا ذکر ہے اور پھر اوسکی
بربادی کا ذکر ہے جو شاہنشاہ یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوئے۔
اسکی تعبیر جبرئیل نے بتلائی درس ۲۰ وہ مینڈھا جسے تو نے دیکھا کہ اوسکے
دو سینگ ہیں سو مادہ و فارس کے بادشاہ ہیں اور وہ بال والا بکرا یونان
کا بادشاہ اور وہ بڑا سینگ جو اوسکی آنکھوں کے درمیان ہے سو اوسکا
پہلا بادشاہ ہے (۲۲) اور چونکہ اوسکے ٹوٹ جانے کے بعد اوسکے جگہ میں
چار اور نکلے سو یہ چار سلاطین ہیں جو اوس قوم کے درمیان برپا ہونگے
لیکن اونکا اقتدار اوسکا سا نہ ہوگا (۲۳) اور اونکے سلطنت کے زمان کے آخر
میں جسوقت خطاکار لوگ حد تک پہونچے گی تو ایک بادشاہ ترش رو اور
صاحب فطرت برپا ہوگا (۲۴) یہ بڑا زبردست ہوگا پر اوسکی قوت اوسکی
استعداد سے نہوگی اور وہ عجیب طرح سے قتل کریگا اور بخنا ور ہوگا اور کام
بجالاوے گا اور زوروآوروں کو اور مقدس لوگوں کو ہلاک کریگا (۲۵) اور اپنے
چترائی سے ایسا عمل کرے گا کہ اوسکی فطرت کے منصوبہ اوسکے ہاتھ کے تلے
خوب انجام پاوینگے اور دل میں گھمنڈ کریگا اور صلح کے وقت میں بہتیروں کو
ہلاک کریگا وہ بادشاہوں کے بادشاہ سے بھی مقابلہ کرنے کے لئے اٹھ
کھڑا ہوگا پر بغیر وسیلہ ہاتھ کی شکست پاویگا۔ ۲۶ اور یہہ شام و صبح کے
رویا جو کہی گئی سو سچ ہے انتہے تو مینڈھا دو قرن کا میڈ و فارس کا شاہ وہ
کورش کیقباد ہے جسکے ذوالقرنین ہونے کی نسبت ناحق بے تک مؤرخوں کے

خیال میں اوسکی سلطنت سکندر یونانی سے تباہ ہوئی تو بکرا ایک قرن کا وہ
سکندر یونانی ہے جسکے مرنے کے بعد چار وزیر ونپر اوسکی سلطنت منقسم ہوگئی
اور ترش رو بادشاہ رومیہ ہیں جنہوں نے مقدسین یہود مختون کو تباہ کیا جبکہ وہ
مسیح سے پھر گئے اور بالآخر بدولت شاہنشاہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ
تباہ ہوئے دیکھو فصل ۷ دانیال کو کہ اسمیں بھی انہیں چار بادشاہتوں بخت نصری
وکیانیہ ویونانیہ ورومیہ کا ذکر ہے اور رومیہ کی بربادی کا حضور صلے اللہ علیہ
وسلم کا تذکرہ ہے کہ بادشاہ ہونیکے بادشاہ ہیں

فصل پنجم

فصل نہم دانیال کی تفسیر میں کہ پہلے سال ذوالقرنین کورش کیقباد بن اول
احشویروش میں جبکہ یہود کی ستر سال بعد ۵۳۶ قبل مسیحی میں قید بابل سے
خلاص ہوئے اور درس ۲ فصل ۲۵ ایرمیا کا فرمودہ کامل ہوا کہ ستر سال بعد سلطنت
بخت نصری تباہ ہوگی وہ بدستور فرمودہ ہوا اور بیت مقدس کی ایک دو
مرتبہ بربادی میں سے ایک بخت نصر سے جو ہوئے اور اوسکی آبادی ذوالقرنین
سے کامل ہوئی اور دوسری مرتبہ بربادی جو رومیہ سے ہونے والی تھی اور
رومیہ کے برباد کرنے والے اہل اسلام حسب فصل دوم و ہفتم و ہشتم کے
ہیں تو رومیہ کے برباد کرنے سے یہود کو دانیال بہت کچھ رو دئے کہ کسطرح جبکہ
یہود کی بربادی تمام ہوگی تو جبرئیل آئے اور درس ۲۳ سے فصل نہم دانیال
کے فرمایا کہ جیوں تمنے دعا مانگنی شروع کی وہاں یہہ حکم نکلا اور میں آیا کہ تجھے کہا

کیونکہ تو بہت عزیز ہے سو اس بات کو بوجہہ اور اس رویت کو سمجھہ (۲۴) ستر
ہفتہ تیرے لوگوں اور تیرے شہر مقدس کے لئے مقرر کئے گئے ہیں تاکہ اوس
مدت میں شرارت ختم ہو اور خطا کاریاں آخر ہو جاویں اور بدکاری کی بابت
کفارہ لکھا جاوے اور ابدی راستبازی پیش کیجاوے اور اوس رویت
و نبوت پر مہر ہووے اور اوس پر جو سب سے زیادہ قدوس ہے مسح کیا جاوے
(یعنی ولادت ختم المرسلین ہو اور یہہ تو معلوم ہوا کہ بیت مقدس کی بربادی رویت
سے ستر ہفتے یعنے چار سو نوّے سال بعد ختم المرسلین ہوگی مگر بربادی
کب شروع ہوگی تو فرماتا ہے) ۲۵ سو بوجہہ اور سمجھہ کہ جسوقت سے یروشلم کے رو
تعمیر کا حکم نکلے (جو ۴۸۳ قبل مسیحی میں مطابق فصل ۷ عزیر کے دوم اخسویرش
کی اوائل سلطنت میں نکلا جو ۴۸۵ قبل مسیحی میں شاد ہوتا تھا) مسیح
شاہزادہ تک سات ہفتے و دو ہفتے و ساٹھ ہفتے ہونگے (جکی انہتر ہفتے یعنی
چار سو تراسی سال ہوئے اور سات ہفتے بعد رویت کے فرمان مذکور سے یہودی
ارتخششتا کو عرضی اجازت تعمیر کی بابت دی یعنی ۴۳۵ قبل مسیحی ہیں کیونکہ
سات ہفتوں کی نسبت بوجہ سات کے یہودیوں کو بڑا خیال بوجہ نبی سبتی
ہونے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے تہا تو پہر اونکا زمان نکلا پھر دو ہفتے بعد
۴۲۱ قبل مسیحی میں اجازت چاہی تو اجازت کا فرمان دارایوس بن سوم
اخسویروش نے صادر کیا تو اس فرمان سے ساٹھ ہفتے یعنے چار سو بیس سال
بعد مسیح پیدا ہوئے) اوسوقت (یعنی ساٹھ ہفتے و لادت مسیح سے پہلے)
بازار پہر تعمیر کیئے جائینگے اور دیوار بنائی جائے گی - مگر تنگی کے دنوں میں اور سات

وہ دو ساٹھ ہفتے کے بعد مسیح کامل ہوگا اور نہ ہوگا اوسمیں کچھ یعنی کفارہ وختم نبوت
اور ابدی راستبازی جو ستر ہفتوں والے نبی کی نسبت مذکور ہوئی مگر مسیح
علیہ السلام اُنہتر ہفتے تعمیر کے رو کے فرمان سے پیدا ہوکر ۳۳ سال کی عمر میں
کامل ہوئے کہ جو اونکی نسبت لکھا تھا وہ پورا ہوا اور ۶۹ سنہ مسیحی میں بادشاہ
باشپاشین بادشاہ ہوا تو فرماتے ہیں (۲۲) اور بادشاہ جو آوے گا سو اوسکے
لوگ شہر مقدس کو برباد کرینگے اور اوسکا دوسرا آویگا یعنی طرطوس بن باشپاشین
طوفان کے زور سے اور آخر تک لڑائی رہے گی اور مقرر کی ہوئی خرابیاں ہونگی
(۲۷) اور وہ اوس عہد (شاہی) کو بہتوں کے ساتھ ایک ہفتے کے لیئے قایم کریگا
(یعنی سنہ ۷۶ مسیحی تک) اور نصف ہفتہ میں یعنی (ساڑھے تین سال میں جسکے بیالیس
ماہ مکاشفات انجیل میں لکھے ہیں) ذبیحہ اور ہدیہ موقوف کریگا (کہ ساڑھے
تین سال تک جان دشالیمن یہودی شہر مقدس کے اندر طرطوس سے لڑتے
رہے بالآخر سنہ مسیحی میں (یعنی آخر نیم ہفتہ میں طرطوس کی فتح ہوئی چنانچہ
جان مارا گیا اور شالیمن کا سر باشپاشین کے پاس فتح کے نشان سے بھیجا
گیا) اور فصیلوں پر اُجاڑنے والے کے مکروہات دھرے جائینگے یہانتک کہ وہ
بالکل غارت ہو اور وہ بلا جو مقرر کیگئی ہے اُس اُجاڑنے والے پر واقع ہوگی
(چنانچہ بادشپاشین اوسی سال میں مرا ہیں اوسوقت سے ستر ہفتے کا شمار
ولادت ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے کہ اسّی وچار سو نوے پانسو
ستر مسیحی ہوئے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم رونق افروز اس جہان میں ہوئے جس
ذات پاک کے وارث اہل یورپ ممالک مقدس سے نکالے گئے اور یہود کیلیئے

کفارہ ہوا کہ جیسے اونکے دشمنوں نے یہود کو تباہ کیا تھا ایسے وہ اہل اسلام سے
تباہ ہوئے اور اولاد ابراہیم کا سفر ممالک مقدس جاتا رہا کہ وطن اونکا ہوا اور
مسیح سے برباد یہود ہوئے تھے۔

تنبیہ ہمنے اس فصل کی عبارت کا ترجمہ عربیہ ترجمہ ابوعلی بن حسین
یہودی سے کیا ہے کہ سراسر کتاب عزیز کے مطابق ہے۔گو یہودی نے اپنی
طرف سے سات و دو ساٹھ ہفتوں کو علیحدہ علیحدہ مقام پر قطع بیشک کیا
ہے جبکے وصل کا حکم ہے اور نصارے نے ستر ہفتوں کی نسبت مسیح سے
تعلق بیشک کیا ہے جسمیں جنگ کی جنگ کتابیں بھری ہیں۔ مگر لاطائل جیسے
مفصل غایۃ البرہان میں لکھا گیا ہے۔

فصل ششم

فصل ۸ اسفر مثنے موسے کی کتاب کی تفسیر مخفی نہ رہے کہ جب موسے علیہ السلام
قوم اسرائیل کے بارہ فرقوں کو دامن حوریب پہاڑ پر لیگئے اور تمثل سے روح عظم
بادلوں میں آیا اور بجلی چمکی اور سخت بادل گرجے کہ گویا پہاڑ اونپر گرجائیگا تو حسب
فصل ۲ کتاب خروج موسے کے اسرائیلیوں سے کہا کہ خدا کا کلام سنو تو انہوں
نے کہا کہ اے موسے تو جا اور خدا کا کلام سن اور ہمسے آنکر کہدے ایسا نہو کہ دہشت
سے ہم مرجائیں تو حکم ہوا کہ اسوقت تو تمکو خدا کا کلام سننا پڑے گا تا کہ اوسکا خوف
تمہارے دل میں ہو اور درس ۲۴ فصل ۲۰ مذکور میں فرمایا اور جسجگہہ میں میں اپنے
نام کو ظاہر کرونگا وہاں میں تجھہ پاس آونگا اور تجھے برکت دونگا یعنی حضور ختم المرسلین

علیہ السلام کے زمانہ میں جسکی تفسیر فصل ۱۸ استثنے کے درس ۱۵ سے حکم ہوا کہ خدا وند تیرا خدا تیرے لیے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بہائیوں میں (یعنی نہ تیری اولاد سے بلکہ اسماعیلیوں میں سے جنکی برادریت فصل ۲۵ کتاب تکوین میں مفصل ہے۔ میری مانند ایک نبی برپا کریگا تم اسکی طرف کان دہریو (۱۶) اوس سب کی مانند جو تونے خدا وند اپنے خدا سے حورب میں مجمع کے دن مانگا اور کہا کہ ایسا نہو کہ میں خدا وند اپنے خدا کی آواز پہرسنوں اور ایسی شدت کی آگ میں پہر نہ دیکہوں تاکہ میں مر نہ جاؤں (۱۷) اور خدا وند نے مجہے کہا کہ انہوں نے جو کچہہ کہا سو اچہا کہا (۱۸) میں اونکے لیئے اونکے بہائیوں میں سے تجہسا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اوسکے موہنہ میں ڈالونگا اور جو کچہہ میں اوسے فرماؤنگا وہ سب اونسے کہیگا (۱۹)۔ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میرے باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنیگا تو میں اوسکا حساب اوس سے لونگا لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا مینے اوسے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے گا (۲۱) اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جانوں کہ یہہ بات خدا وند کی کہی ہوئی نہیں (۲۲) تو جان رکھ کہ جب نبی خدا وند کے نام سے کچہہ کہے اور وہ جو اوسنے کہا ہے پوری نہو تو وہ بات خدا وند نے نہیں کہی بلکہ اوس نبی نے گستاخی سے کہی ہے تو اوس سے مت ڈرانتہے اس مقام سے تورات میں نام مبارک احمد ہوا کہ محمد کے معنی سزا دینے وحکومت کرنے کے قاموس میں ہے اور احمد کرکے اس فصل کے نبی کی نسبت فصل ۳ کتاب اعمال میں فرمایا ہے جیسے درس ۱۹ اسے ہے۔ پس توبہ کرو

اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جاویں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام
آویں (یعنی ہزار ہفتم وجود آدم میں آرام بدولت حضور صلے اللہ علیہ وسلم ملے) اور یسوع
مسیح کو پھر بھیجے جسکی منادی تم لوگوں کے درمیان پہلے سے ہوئی (۲۱) ضرور ہے
کہ آسمان اوسے لیئے رہے اوسوقت تک کہ سب چیزیں جنکا ذکر خدا نے اپنے
پاک نبیوں کی زبانی شروع سے کیا۔ اپنی حالت پر آویں (۲۲) کیونکہ موسے نے
باپ دادوں سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیوں کے درمیان سے
تمہارے لیئے ایک نبی میری مانند اوٹھاوے گا جو کچھ وہ تمہیں کہے اوسکی
سب سنیو (۲۳) اور ایسا ہوگا کہ نفس جو اوس نبی کی نہ سنے گا وہ قوم میں نیست
کیا جائیگا۔ (۲۴) بلکہ سب نبیوں نے سموئیل سے لیکر پچھلوں تک جتنوں نے کلام
کیا ان دنوں کی خبر دی ہے (۲۵) تم نبیوں کی اولاد اور اوسی عہد کے ہو جو
خدا نے باپ دادوں سے باندھا ہے جب ابراہیم سے کہا کہ تیری اولاد سے سب
گھرانے برکت پاوینگے الخ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام اوسوقت
تک بار دگر نہیں آسکتے جبتک وہ پیغمبر برادران اسرائیلی میں نہ اونکی اولاد
میں تشریف لا دیں اور مسیح اسرائیلی ہیں کہ اولاد اسرائیل سے ہیں اور سارے
گھرانے جسنے برکت پاویں وہ نبی کافۃ للناس حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جو
فصل ۱۴ کتاب یوحنا کی انجیل میں پچھلے روز یعنی ہزار ہفتم میں حکومت کنندہ
کر کے لکھا ہے جو معنے احمد ہے اور مسیح کی نسبت کیسے کوئی کہہ سکتا ہے کہ مسیح
کے جانے و بار دگر آنے میں مسیح آوینگے جو مصرح فصل ۳ کتاب اعمال کے درس
۲۱ میں ہے پھر یہہ نبی احمد یعنی حکومت کنندہ ہونے درکار ہیں کہ احمد کا ترجمہ

جزا دہندہ و حکومت کنندہ قاموس میں ہے وہی مسیح علیہ السلام فصل ۱۲ یوحنا میں
فرماتے ہیں عام بنی اسرائیل کو کہ میں حکومت کنندہ نہیں جیسے درس ۴۷ فصل
۱۲ یوحنا میں ہے کہ اگر کوئی شخص میری باتیں سُنے اور ایمان نلاوے تو میں
اوسپر حکم نہیں کرتا کیونکہ میں اسلیئے نہیں آیا کہ جہان پر حکم کروں بلکہ اسلیئے کہ
جہان کو بچاؤں ۴۸ وہ جو مجھے رد کر دیتا اور میری باتوں کو قبول نہیں کرتا اُسکے
لیئے ایک حکم کرنے والا ہے (یعنی احمد) کلام جو مینے کہا ہے وہی اُسکو پچھلے دن
گنہگار ٹھہراوے گا اسمقام پر رفرنس یں درس ۹ ا فصل ۸ اسفر ثنے کا اشارہ
ہے پس محقق ہوا وہ جو قرآن میں ہے اِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا
بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ مطابق اس فصل ۱۲ یوحنا کی انجیل
کے ہے اور درس ۱۴ فصل ۷ نامہ عبرانیوں میں ہے کہ ظاہر ہے کہ ہمارا خداوند
یہودا (ابن یعقوب) سے نکلا اور اوس فرقہ کو حق میں موسے نے کہانت کی (یعنی
نبوت کی) بابت کچھ نہ کہا پس اگر مراد برادران اسرائیل میں مسیح ہوتے کہ برادران
اسرائیل سے اولاد اسرائیل بفرض محال دادھی لیجاوے جب بھی بحق مسیح فصل
۸ اسفر ثنے میں جو نبی مسطور ہیں نہیں ہو سکتے اور یہ وہی نبی ہیں جنکا انتظار
حسب درس ۱۲ و ۲۵ فصل اول یوحنا کی انجیل کے قوم یہود کو تھا جو نا گہان تشریف
لانے والے شب معراج میں درس ا فصل ۳ ملاکی میں موجود ہیں کہ دیکھو میں
اپنے رسول کو (یعنی بیچیے کو) بھیجونگا اور وہ میرے روبرو (یعنی میرے مسیح کے روبرو)
میری راہ کو درست کریگا اور وہ خداوند جسکی تلاش میں تم ہو ناں عہد کا رسول

جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل میں ناگہان آدے گا یقیناً وہ آویگا چنانچہ شب معراج میں ناگہان حضور آئے۔

فصل ہفتم

اسمیں دو تنبیہیں ہیں

تنبیہ اول فصل اول یسعیا کی پیشینگوئی کے بیان میں اس فصل میں تین پیشین گوئیاں ایک ذوالقرنین کیقباد کی اسپ سوار کرکے دوسری خرسوار مسیح کی تیسری شتر سوار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مسیح کرہ خر پر سوار ہو کر آئے اور شتر کی خصوصیت عرب کے ساتھ مشہور ہے چنانچہ مشہور ہے کہ کوئی لغت عرب نہوگا جسکے اندر شتر کے معنے نہونگے پس خصوصیت شتر سوار ہونے کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہے اور درس ۱۳ فصل ہذا ترجمہ عربیہ مطبوعہ ۱۸۱۹ء عبری میں یسعیا جو پادریوں نے ترجمہ کرایا ہے موجود ہے۔ النبوۃ فی العرب وفی بنی قیدار یعنی نبوت عرب میں اور قیدار بن اسمٰعیل کی اولاد میں جیسے مکہ معظمہ بسا عرب کے صحرا میں تم رات کو کاٹو گے اسے دو ایتو (بن خبیہ کی) کے قافلو (۱۴) پانی لیکے پیاسے کا استقبال کو آؤ اے تیما یعنی طیمہ بن اسمٰعیل) کی سرزمین کے باشندو۔ روٹی لیکے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو (یعنی مہاجرین کے لیے) کیونکہ وے تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں (۱۶) کیونکہ خداوند نے مجھسے یوں فرمایا ہے ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے ایک ٹھیک برس میں (جبکہ انصار مزدوروں کا ایک

ایک سال گذر اجیسا دفرض ہوا) قیدار کی ساری حشمت جاتی رہیگی (۱۷) اور تیراندازوں کے جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائینگے (یعنی بدر میں مارے جائینگے۔

تنبیہ دوم فصل ۴۲ یسعیا کے ذکر میں اس فصل میں درس ہشتم تک مسیح کی نسبت پیشینگوئیاں ہیں کہ وہ نہ چلائینگے جسکی بابت درس نہم میں ہے دیکھو تو سابق گوئیاں بر آئیں اوسکے بعد نئے دین اسلام کی خبر ہے اور اوسمیں پیشینگوئی ہے غزوۂ بدر وغزوہ قینقاع اور غزوہ احد وغزوہ بنی نضیر وغزوہ احزاب وغزوۂ خندق وغزوہ بنی قریظہ کی جیسے ہم تفسیر کرینگے اور قیدار بن اسمٰعیل والی مکہ اجداد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں اور سلع ایک پہاڑی ہے مدینہ میں جہاں خندق کھودا گیا تھا اب درس نہم سے فصل ۴۲ کو سنا چاہیے درس نہم اور میں نئی باتیں تبلاتا ہوں اس سے پیشتر کہ واقع ہوں میں تمسے بیان کرتا ہوں (۱۰) خداوند کے لیئے ایک نیا گیت گاؤ اے تم جو سمندر پر گذرتے ہو اور تم جو اوسمیں بستے ہو (یعنی اہل مکہ وغیرہ جو کنارہ دریا پر بستے ہیں) اے بحری ممالک اور اونکے باشندہ تم زمین پر سرتاسر اوسکی ستائش کرو (اسمقام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم محمد ہیں) (۱۱) بیابان اور اُسکی بستیاں قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگے (یعنی اذانوں میں) سلع کے (جو مدینہ منورہ کی پہاڑی کا نام ہے جہاں بالفعل خلفاء اربعہؓ وسلمانؓ کی پانچ مسجدیں مشہور ہیں) بسنے والے ایک گیت گائینگے (چنانچہ جبکہ ہجرت کرکے حضور صلے اللہ علیہ وسلم تشریف مدینہ میں لائے) کیسے خوشی کے راگ ہوئے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں

سے للکارینگے (۱۲) وے خداوند کا جلال ظاہر کرینگے اور بحری ممالک میں اسکی
ثنا خوانی کرینگے (۱۳) خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی
غیرت کو اوسکائیگا (جیسے غزوہ بدر میں ہوا) وہ چلائیگا ہاں وہ جنگ کے لیئے بلائیگا
وہ اپنے دشمنوں پر بہادری کریگا (جبکہ بعد فتح بدر کے بنی قینقاع یہود نے کہا کہ مکہ
والوں نا واقفوں پر فتح پالی۔ جب جانیں کہ ہمسے جنگ ہو تو ہم تبلا وینگے تو کیسے
بہادری دکھلاسے گی) (۱۴) میں بہت مدت سے (یعنی قبل از ہجرت و بعد یکسال
ہجرت خاموش ہو رہا اور آپکو روکتا گیا پر اب میں اوس عورت کیطرح جسے درد
زہ چلاؤنگا اور ہانپونگا اور زور زور سے ٹھنڈے سانس بھی لونگا (یعنی غزوہ
احد میں اور جبکہ قوم بنی نضیر اہل مکہ کے ساتھ ایسے وقت میں ہوگئی تو فرماتا ہے
(۱۵) پہاڑوں وٹیلوں کو ویران کرڈالونگا اور اونکے سبزہ زاروں کو خشک
کرونگا (کہ یہود کے انگور لیمنہ جو بہت عزیز اونکو تھے کاٹے گئے اور قلعہ برباد کردیا
گیا۔ اور اونکی ندیاں بسنے کے لائق زمین بناؤنگا اور تالابوں کو سکھا دونگا (چنانچہ
اونکی نسبت یہہ سب کام ہوئے) اور اندھوں کو (یعنی بنی قریظہ کو) اوس راہ سے کہ وہ
نہیں جانتے لے جاؤنگا میں انہیں اون رستوں پر جنسے وے آگاہ نہیں لے چلونگا
میں اونکے آگے تاریکی روشنی اور اونچی نیچی جگہونکو میدان کردونگا میں اونسے
یہہ سلوک کرونگا اور انہیں ترک نکرونگا (چنانچہ مابین اہل اسلام و بنی قریظہ میں
قوی عہد ہوگئے اور مسلمانونکا دشمن اونکا دشمن اور اونکا دشمن مسلمانوں کا دشمن
پر عہد ہوا اور ابوسفیان کا ارادہ دس ہزار آدمیوں سے مکہ پر چڑہنے کا ہوا اور
اہل اسلام نے خندق کھودی تو آلات خندق کھودنے کے لیئے بنی قریظہ سے لیئے گئے

اور ابوسفیان مدینہ پر کوہ سلع کے پاس آجمے تو اونکی نسبت وہ ارشاد تھا جو فرماتا
ہے) ۱۷ اوسے پیچھے ہٹیں اور نہایت پشیمان ہوں جو کھودی ہوئی مورتوں کا
بھروسا کرتے ہیں اور ڈہالی ہوئی مورتوں کو کہتے ہیں کہ تم ہمارے آلہ ہو (یہ بنی
قریظہ ناہنجار بنی نضیر کے بہکاوے میں آنکر ابوسفیان کے شریک ہوگئے اور اندہے
وبہرے ہوگئے اور اہل اسلام کی صلح سے پھر گئے تو فرماتا ہے ۱۸) سنو اے
بہرو اور تاکو اے اندہو تاکہ تم دیکھو یعنی غور کرو اور بطور استفہام فرماتا ہے ۱۹) اندہا
یہودی کون ہے جیسا میرا بندہ اور کون بہرا (یہودی) ہے جیسا میرا رسول
جسے میں بہیجونگا (یعنی کوئی یہودی مثل میرے بندہ رسول کی مانند نہیں۔ یہ
مقام بڑے غور کا ہے۔ دیکھو کیسے صاف رسالت بنی قیدار کی ثابت ہے)
اندہا کوئی ہے جیسا کہ مشول ہے (یعنی شیبہ عبد المطلب جنکی نسل سے ختم
المرسلین ہوئے) اور عبد اللہ کی مانند کون اندہا ہے (یعنی مثل عبد اللہ کی مانند
کوئی یہودی ہے جنکے بیٹے ختم المرسلین ہیں تاکہ پتہ ختم نبوت کا تم اونسے ویسکو
تو اسوجہہ سے فرماتا ہے) ۲۰ تو نے بہت چیزیں دیکھی ہیں (جیسے فتح بدر و فتح احد
وعبد المطلب جد اعلے کا نام شیبہ مشول کا ترجمہ و عبد اللہ پدر بزرگوار کا نام
یعنی عبد اللہ جسکا ترجمہ ہے اور سوائے اسکے) پر اونپر لحاظ نہیں رکھا اور کان تو
کھلے ہیں پر کچہہ نہیں سنا ۲۱) خداوند اپنی صداقت کے سبب راضی ہوا وہ
شریعت کو بزرگی دیگا اور اوسے عزت بخشیگا ۲۲) لیکن یہہ ایک گروہ ہے
(یعنی بنی قریظہ) جو لوٹے گئے اور غارت کیئے گئے وے سب کے سب زندانوں میں
بند ہے ہوئے اور قید خانوں میں چھپائے گئے ہیں وہ شکار ہوئے اور کوئی نہیں

بچانا اور وہ لوٹے گئے اور کوئی نہیں کہتا کہ پھر دو ۲۳ کون ہے تمہارے درمیان
جو اسپر کان دہرے کون جی لگاوے اور آیندہ میں سنا یا کرے (۲۴) کسنے یعقوب
کو حوالے کیا کہ غنیمت ہوویں اور اسرائیل کو کہ لوٹنے والوں کے ہاتھ پڑے کیا
خداوند نے نہیں جسکے مخالف ہو کے انہوں نے گناہ کیا کیونکہ اُنہوں نے
کہ اوسکے راہوں پر چلیں اور وہ اُس کی شریعت کے شنوا نہوئے اسلیئے اُسنے
اپنے قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اوسپر ڈالا سو اوسپر گرداگرد آگ لگی پر
وہ اوسے دریافت نہیں کرتا وہ اوس سے جل جاتا پر وہ خاطر میں نہ لاتا تھی
چنانچہ گرفتاروں نے بھی توبہ نہ کی اور تہ تیغ ہوئے اِس پیشینگوئی کے مطابق
جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا حق امر کیا نہ جیسے مفسد نیچری گمراہوں میں
اونکا قتل کرنا بُرا کر کے لکھا ہے

تنبیہ فصل، غزل الغزلات عبرانی میں نام مبارک مع ذکر مہر نبوت
وحلیہ کے تذکرہ ہے کتاب غایۃ البرہان میں مفصل ہے ہر چند بہت کتب پیشین گویاں کتب
مقدسہ عہد عتیق توراۃ وعہد متوسط[1] انجیل میں مذکور اہل اسلام کی خوبی میں ہیں مگر چونکہ مفصل کتاب
غایۃ البرہان میں لکھی گئی ہیں اس سے اس رسالہ میں لکھنی کی حاجت نہیں اب ہم متوجہ ہوتے ہیں عہد
جدید قرآن مجید کی پیشینگوئی کی طرف جو ہر سورت سے متعلق ہو اور قسموں کو ربط کو انکی جواب کی ساتھ

ہر سورت کی پیشینگوئی

سورۂ فاتحہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر اوائل میں نازل ہوئی اور اوسمیں دعا ہے
کہ ہمکو ایسی راہ انبیا کی بتلا کہ نہ وہ مغضوب یہود کی راہ ہو نہ گمراہوں نصاریٰ کی

[1] انجیل کو پولس عہد متوسط کہتے ہیں اور توراۃ کو عہد عتیق اور قرآن کو عہد جدید کہا جیسے درس ۸ فصل ۸ نامہ عبرانیوں میں ہے کہ اسنے (یعنی عیسیٰ نے) اسقدر بہتر خدمت پائی جسقدر بہتر عہد کا درمیانی ٹھہرا جو بہتر وعدوں پر باندھا گیا ۷ کیونکہ اگر وہ پہلا بے عیب ہوتا (یعنی زمانہ اسلام کے لئے) تو دوسرے کے لئے جگہ کی تلاش نہوتی ۱۳ آخر فصل ۸ فصل ۱۳ یرمیاہ کے مطابق ہے فرمایا ہے

پس خداتعالے نے ایسی راہ اسلام تبلائی کہ عجب سیدھی راہ اسلام کی ہے دیکھیے
کیسی بعینہ دعا راست آئی۔

سورۂ بقر میں الٓمٓ سے اسلوب غریب ہے کہ اکتیس پیغمبروں کی چالیس کتاب
سے اشارہ ہے جو عہد عتیق میں ہیں۔ اور چونکہ سورت مدنی ہے اور قرآن قریب
وانجیل متوسط و توریت عہد عتیق ہے اور ذٰلک سے اشارہ بعید کیطرف ہوتا ہے
تو قوم بنی اسرائیل کا فرسنکر کتاب قرآن کو فرمایا کہ اے اکتیس پیغمبروں کی چالیس
کتاب والو وہ بعید موعود فصل ۱۸ سفر مثنیٰ وغیرہ کا کلام یہی کتاب ہے اور انکے
منافقوں کو فرمایا گیا کہ اسمیں شک نہیں کہ فصل ۳۳ سفر مثنیٰ میں فرمایا ہے کہ خداوند سینا[1]
سے آیا یعنی مکہ میں رسول خداوند آیا اور سعیر سے اونپر طلوع ہوا فاران ہی کے پہاڑ سے یعنے
مدینہ سے جلوہ گر ہوا دس ہزار قدوسوں کے ساتھ آیا پس متقین پیغمبر وہ قدوسین ہیں جنکی
دو قسمیں ہوئیں ایک امی اہل مکہ وانصار مدینہ دوسرے اہل کتاب اور امی دو قسم کے ہیں ایک
اہل مکہ دوسرے انصار مدینہ فاران مملکت کے باشندہ اول چونکہ ہجرت کرنے والے ہیں اونکی
صفت نماز خوانی ہوئی دوسرے آب و نان سے پیش آنے والے حسب فصل ۲۱ یسعیا
کے ہوئے جو دونوں امی بغیب کتاب کے ایمان لائے دوسرے افرایم بن یوسف کی اولاد والی
جو مقدم کیئے گئے ہوئے اسوجہہ سے کہ عبداللہ بن سلام بحضور کتاب ایمان لائے تو ارشاد ہوا
کہ یہ وہی کتاب موعود ہے اس دلیل سے کہ ہدایت ہے متقین موعود کے لیئے جنکی دو قسمیں
ہیں ایک وہ جو بغیب کتاب ایمان لائے اونکی بھی دو قسمیں ہیں ایک اونمیں سے اہل
مکہ نماز خوان دوسرے اہل مدینہ جو آب و نان سے مہاجرین کے پیش آئے اور دوسرے
متبعین بنی افرایم قوم عبد اللہ کے جو بحضور کتاب سابق ایمان لائے اور فصل ۴۲ یسعیا میں چونکہ

[1] سینا مکہ کے پہاڑ کا نام ہے جیسے فصل ۴ گلتیون مندرجہ مجموعہ انجیل میں ہے — ۱۲ منہ

اونمیں سے قوم یہود بنی نضیر و بنی قریظہ وغیرہ ایمان نہ لانے والوں کی خبر ہے جو کو نگے بہرے
اندہے حق بات سے ہیں پس اونکا ہونا بھی حسب پیشنگوئی ضرور ہے تو اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ
الآیۃ سے اونکا بیان فرمایا پھر ایک عظیم الشان مسئلہ کا ذکر کیا کہ بعض آدمیوں یہود سے ہیں کہ وہ
کہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ و روز آخر یعنی ہزار ہفتم پر جو زمانہ آدم سے مقرر ہوا ہے جسمیں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی پر وہ ایمان لانے والے نہیں کہ ہزار ہفتم پر ایمان لانا مستلزم
ایمان نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے جنکے سبب ہزار ہفتم کی جو تعظیم ہے روز آخر کرکے
درس ۴۸ فصل ۲۱ یوحنا کی انجیل میں بہ نظر حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہے مگر ایمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم
پر مستدعی اسکو ہے کہ پہلے مسیح پر ایمان لاویں جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہی گذر کر
اور مسیح کو یہودی تسلیم نکرتے تو اونکے دلونمیں بڑا مرض ہے اور قرآن میں مسیح کی تعریف آئی
تو قرآن نے اونکی مرض کو بڑھا دیا اور اونسے کہا گیا کہ تم ایمان لاؤ جیسے مریم کی اولاد ایمان
لائی ہے مثل عبد اللہ بن سلام کے تو انہوں نے کہا کہ آیا ہم ایمان لاویں جیسے بیوقوف
ایمان لائے اونکے لیئے عذاب ہے دردناک اس سے کہ سنین عیسے انہتر ہفتہ وحضور
صلے اللہ علیہ وسلم کے ستر ہفتے فصل نہم دانیال کے و ہزار ہفتم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی
تعداد مطابق تھی تو اونہوں نے یہہ فساد ڈالا کہ نسخہ عبرانیہ کے صدیوں میں صدیں
اڑا دیں وہ جو ابتک نسخہ عبرانیہ میں آدم سے تا زمان قبل تاریخ ہیں تو اون سے کہا گیا
کہ فساد مت ڈالو یعنی سنونمیں تو انہوں نے کہا ہم اصلاح کرتے ہیں لیکن فصل نہم دانیال
میں سنین مسیح علیہ السلام تکلم میں جو سات و دو ساٹھ ہفتے کرکے لکھے ہیں تو اونمیں
انہوں نے سات کو علیحدہ و دو کو علیحدہ و ساٹھ کو علیحدہ علیحدہ زمانہ میں کہا کہ تقطیع کیا انہوں
نے جنکو حکم وصل کا تھا

اس سورت میں اعجاز ہر ہر آیت کا بیان ہے جیسے ارشاد ہے و
اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ
وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر تم اسے
متافقو شک میں ہو اوس شے سے کہ ہمنے نازل کیا ہے اپنے بندہ ختم
المرسلین پر تو تم لاؤ ایک آیت اوس بندہ ختم المرسلین کی مثل سے کیونکہ
تم معتقد آلم آعنی اکتیس پیغمبروں کی چالیس کتاب کے ہو جسمیں سے فصل
نہم دانیال میں ولادت اوس نبی کی پانسو ستر عیسوی میں لکھی ہے اور
نیز آدم کی پیدایش سے سنہ قمری چھ ہزار جبکہ گذرے ولادت ہو کہ ہزار
سال بعد شوکت یاجوج روس و ماجوج گیل وگال میں ممالک اہل اسلام
کے ممالک کی اطراف پر ہو کہ رفتہ رفتہ مسیح سے جا بھڑیں جبکہ دوسری بار
تشریف لاویں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت گاہ کا حسب فصل
۳۳ سفر مثنے موسے و ہجرت گاہ مدینہ ہو جو صحرائے فاران میں ہے اور اوسکے
مونہہ میں پارہ پارہ کلام خدا ہو اور جبکہ تمکو شک ہو نزول قرآن میں تو حسب
وعدہ اپنی کتاب کے تم اوسکا پتہ دو جسکی نشان سے پارہ پارہ کلام آلہی
کا ہونا اوسکے مونہہ سے ہوا اور سنہ کی مطابقت سے ادنے امر یہ ہے
کہ ایک ہی آیت منزل ہوا اور جبکہ سنہ پورے ہو چکے تو بلا لاؤ حاضرین
زمانہ کو سوائے خدا کے جسنے پارہ پارہ نازل کر دیا اگر تم سچے ہو کر قرآن کے
نزول میں شک کرو اگر یہہ نہ کرو اور ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ کبھی نہ
کر سکوگے تو بچو اوس آگ سے جو تیار کیگئی ہے کافروں کے لیئے جھنی نہ رہے

نام والد	سنہ ولادت	نام مولود
آدم کی	سنہ ۱۳۰	شیث
اونکی	۲۰۵	انوش
اونکی	۱۹۰	قینان
اونکی	۱۷۰	مہلائیل
اونکی	۶۵	یارد
اونکی	۱۶۲	ادریس
اونکی	۶۵	متوشلح
اونکی	۱۸۷	لمک
اونکی	۱۸۲	نوح
اونکی	۵۰۰	سام
اونکی	۱۰۲	ارفکشد
اونکی	۱۳۵	شلخ
اونکی	۱۳۰	ہود
اونکی	۱۳۴	فالک
اونکی	۱۳۲	رعو
اونکی	۱۲۱	سرود
اونکی	۱۳۲	ناحور
اونکی	۷۹	تارح
اونکی	۷۰	ابراہیم
اونکی	۱۰۰	اسحاق
اونکی	۴۱۳	غرق فرعون
اونکی	۴۶۵	جلوس سلیمان
اونکی	۳۹۸	فتح بخت نصر
اوسکی	۷۰	فتح کیقباد
فتح کیقباد	۵۰۱	ظہور [illegible]
اوسکی قمری	۴۶۹	ولادت مسیح
ولادت سی	۵۸۷	[illegible] شمسی

جبکہ کلام منزل میں بعد دعوے ختم المرسلین کی کلام ہے کہ جسنے دعوے کیا وہ مثل مسیلمہ کے مارا گیا اور پیشینگوئی اسکی رہت نہ آئی پس نہیں وارد ہوتا جو دعوے مما فصحنا وابلغنا پر وارد ہوتا ہے کہ بعد نزول فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا عبداللہ بن سعد بن سرح کاتب وحی نے کہا تھا فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لکھ میرے اوپر بھی یہی نازل ہوا ہے تو اوسنے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ لکھا اور چند سے وہ مرتد ہوا اور کہا سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ پھر یہ کہا کہ مجہپر منزل ہوا تو بعد ایک عرصہ کے وہ تائب ہوا کیونکہ وہ مثل تنزیل میں نہ تھا اور نیز نہیں وارد ہوتا جو بخاری میں ہے کہ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ الآیۃ بقول فاروق پہلے فاروق کا کلام ہے پھر وہی نازل ہوا کیونکہ دعوے قرآن منزل میں ہے جو بعد دعوے ختم المرسلین کے ہوئے نہ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا ۱۹۔ آیات جنونکا قول ہے اور بخاری میں ہے کہ خبریں سب وہی وحی کیا گیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کیونکہ مثلث میں بعد دعوے ختم المرسلین کی کلام ہے اور نہ وہ مثل اوسکے منزل کرکے نہیں اور اس کلام اعجازی کا فہم موقوف مختصر معانی ومطول کے فہم پر نہیں اور نہ موقوف اسپر ہے کہ ہر نبی ایسے معجزات لائے ہیں جو اونکی قوم پر غالب تھے کہ یہہ دعوٰے استقرار تام پر موقوف ہے اور نہ عیسے علیہ السلام کے زمانہ میں جالینوس کی طب جاری ہوئی تھی کیونکہ جالینوس سو سال بعد مسیح علیہ السلام کے ہوا ہے اور سارے انبیا کی امت کے غلبہ کے امور تالاش ہو سکتے ہیں تاکہ کہا جاوے کہ فصاحت و بلاغت کے دعوے سے قرآن کی ہر آیت بے مثل ہے گو اسمیں شک نہیں کہ فصاحت وبلاغت بھی قرآن کے درجہ اعلے کی ہے لیکن دعوے ممتاز کرتا ہے

(۴۳) معجزہ یہہ ہے کہ یہود نے سات و دو ہفتے و ساٹھ ہفتے جو مسیح کی ولادت کی خبر تھی ممانعت سے جو بیت مقدس کی نسبت فرمان احشویروش دوم یعنی لہراسپ نے ۵۸۴ قبل مسیحی میں مطابق فصل ۴ عزیر کے صادر کیا تھا اونکو متصل کرتا ہے کہ ۵۳۴ ہوتی ہیں اور دوسرے صدور فرمان ممانعت سے جو ۴۳۵ قبل مسیحی میں ارتحششتا شاہ ایران نے منع کیا دو ہفتے و ساٹھ ہفتے ہوتے ہیں اور تیسرا فرمان اجازت جو دارایوس بن احشویروش سوم نے جو ۵۲۱ قبل مسیحی میں کیا اوس سے چار سو بیس سال ساٹھ ہفتے کے ہوتے ہیں انکو متصل کہتا ہے یہود نے اونکو متفرق کیا کہ سات ہفتے کہیں اور دو کہیں اور ساٹھ کہیں رکھی تو اوسکی نسبت وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ کا ارشاد ہوا کہ قطع کریں مقدمہ مسیح میں اون ہفتوں کو جسکو فصل نہم دانیال میں وصل کا حکم فرمایا ہے اور مسیح کو نہ مانیں اور فساد ڈالیں زمین میں کہ تورات عبریہ کی سنو میں خلل ڈالیں تاکہ چھ ہزار سال پیدایش آدم سے نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ثابت نہو جس سے مسیح کا ہونا پہلے ثابت ہوتا ہے اس مشکل مسئلہ کو کیسے حل کیا کہ نصارے ابتک سات و دو و ساٹھ ہفتہ و ستر ہفتے کی تاویل میں ضخیم کتابیں لکھتے ہیں اور حل نہیں ہوا کیونکہ ستر ہفتے کی تعداد فصل نہم دانیال میں باشیاشین بر دمی کی فوت سے جو ۶۳۰ مسیحی میں ہوئی ہے حضور ختم المرسلین کی نسبت لکھی ہیں جنپہ نبوت ختم ہوئی اور بنی اسرائیل کے لئے کفارہ ہوئے کہ اونکی مسجد و ممالک میں جو رومیہ نے تسلط کیا تھا وہ نکالے تھا ویں اور لکھا یہودی اسلام سے مشرف ہوں دیکھو افغان یوسف زئی کو جو منسہ بن یوسف سے ہیں اور قوم الائی کو جو لادی کی نسل سے ہے اور شیروانی کو جو نسل اشیر بن یعقوب سے ہیں اور گدعولی کو جو نسل گدعون نبی فیرامینے سے ہیں اور

بہت سے ممالک مقدس میں اور مدینہ منورہ میں ایمان لائے ہیں جیسے بنی افریم بن
یوسف سے قوم عبداللہ بن سلام و علے ہذا اور مسیح علیہ السلام اونکے لیئے سنگ سزاوار
ہوئے کہ یہود آپ کی بد دعا سے تباہ ہوگئے اور رومیہ انپر غالب ہوگئے کہ یہود کو انہوں
نے تباہ کردیا اور کفارہ بیشبہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوا اس مقام سے بعد اس آیت
کے كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ
ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُونَ کا ارشاد ہے کہ کیسے تم کفر کرو اے اسرائیل کی اولاد اللہ کے رسول
ختم المرسلین علیہ السلام کے ساتھ کہ تم مردہ تھے رومیہ سے پس زندہ کیا تمکو وجود ختم
المرسلین سے جنکے سبب سے اکثر مقدسہ کتب میں بالخصوص فصل ۷ و ۲ دانیال میں بنی
اسرائیل کی مسجد مقدس و یہودی شاد ہوں کہ شاخ یا زدہم رومیہ ممالک مقدس سے
نکالے جاویں پھر تمکو موت طبعی سے مارے پھر قیامت میں زندہ کرے پھر اوسکی طرف
رجوع ہو پس یہہ پہلا احیا بعد رومیہ کے تباہ کرنے کے بڑی پیشینگوئی یہود کے حق میں ہے
۴۸ نشانات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آدم کی پیشنگوئی و ابراہیم و موسیٰ کی پیشینگوئی کے مطابق اس سورت میں
بہت کچھ ہیں جو تفسیر غایۃ البرہان میں توراۃ کے مطابق ہمنے لکھے ہیں اونکی تفصیل اس رسالہ
میں موجب درازی رسالہ ہے

اس سورت میں پیشنگوئی ترح احد و غزوۂ خندق ہے جیسے ارشاد ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ
بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ
الصَّابِرِينَ الَّذِينَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ
و البتہ ہم تمکو آزماتے ہیں کچھ خوف و بھوک سے غزوۂ خندق میں کہ پیغمبر کے شکم پر بھوک
سے پتھر بندھے ہوں اور احد میں نقصان مال و جانوں سے اور خندق میں ثمرات سے کہ غزوہ

خندق میں اثمار مدینہ بنی غطفان کو دینے کیئے جاویں گو دینے نہ جاویں لیکن آزمایش ضرور ہوا اور بشارت اون صابرین غزوہ احد کو کہ جب پہونچی اونکو بڑی مصیبت کہیں ہم تحقیق خدا کے لیئے ہیں اور بتحقیق اوسکی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔

۵۔ اس سورت میں پیشینگوئی ہے بنی نضیر و بنی قریظہ کی نسبت کہ پہلے جلاوطن کئے گئے جو غزوہ احد میں شریک کفار مکہ ہوئے اور دوسرے مقتول ہوئے جبکہ ابوسفیان کی شریک ہوئے جبکہ غزوہ خندق ہوا جیسے آیت اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اسپر دال ہے یہ لوگ یہود ہیں جنہوں نے خریدا دنیا کو آخرت کی مقابلہ میں پس نہ تخفیف کیا جاوے اون سے عذاب اور نہ وہ نصرت دئے جاویں عبد اللہ بن ابی سے جو اوسنے مقابلہ کے لیئے اہل اسلام پر اونکو وعدہ کیا تھا

۶۔ اور اس صورت میں مباہلہ کی صورت پر یہود کو تمنے موت کی نسبت خبر ہے کہ وہ نکرینگے کیونکہ اونکو علم تھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نبی موعود ہیں تو باوجودیکہ بنی اسرائیل کے لیئے اور مسجد مقدس کے لیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کفارہ مقرر ہوئے تھے لیکن حسب فصل ۲۹ یسعیا کے حوالی مدینہ کی یہود بنی نضیر و بنی قریظہ وغیرہ کی تباہی بھی لکھی تھی اور لکھا تھا کہ سلع کی پہاڑی سے جو مدینہ منورہ میں بت پرست بھاگینگے اور اسرائیلی اونکے مددگار ہونگے اور تباہ ہونگے پس دونوں وعدے بنی اسرائیل کے لیئے پورے ہوئے۔

۷ اس سورت میں پیشینگوئی تحویل کعبہ بیمقدسی کی نسبت کہ یہود اعتراض کرینگے کہ اہل اسلام نے نہ کعبہ شرقی بیت لحم کیطرف رخ کیا جہاں اسحاق کو ذبح کرنے لیگئے تھے نہ کعبہ غربی بیت مقدس سلیمانی کیطرف رخ کیا بلکہ کعبہ جاہلوں کی طرف کیا کہ بیمقدسی [illegible] اسلامی ہے حالانکہ کعبہ بیمقدسی اول گھر ہے جو زمین پر عبادت کرنے کو

اوسکیطرف رخ کرنے کو تقرر اول سے ہوا ہے کہ وہ آدم کا بنایا ہوا اور نوح کا تعظیم کیا ہوا اور ابراہیم
کے حج کی جگہہ حسب فصل ۱۲ و ۱۳ کتاب تکوین موسے کی ہے جو مصر سے آتے ہوئے جنوب
کو ہے عمدہ ابراہیم نے کیا بخلاف کعبہ شرقی نوری کعبہ سلیمانی کی کہ وہ مصر سے مشرق کو ہیں اکثر اہل اسلام دو کعبوں سے
واقف ہیں کعبہ شرقی سے واقف کمتر ہیں اور معنے آیہ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا
وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ سے آشنا نہیں اور دیکھو آیت وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ کی پیشینگوئی وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ
وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ کی پیشینگوئی کیسی ظہور میں آئی ہے باوجودیکہ نا
گلتیون کی فصل ۴ میں عرب کا اسلامی کعبہ کی نسبت لکھا ہے کہ اوسمیں مکان مقدس ہے
مقابل مکان مقدس ہمارے وسلم کے جہاں اولاد ہاجر بستی ہے کہ اوسمیں بڑے بڑے وعدے
انجام پاوینگے اور اس سورت میں قانون پر قانون ہے جو یرمیا کی کتاب یسعیا میں موجود ہے

۸ اخیر سورت میں دعا نصرت کی کافرونپر ہے جو کیسے مقبول ہوئی

سورہ آل عمران میں نصارے پر فتوحات کی پیشینگوئی ہے کہ گیارہویں شاخ ہرقلی پر
فتوحات اسلامیہ مفصل فصل ۲ و ۷ و ۸ دانیال میں ہے اور نصارے نجران جو ہرقل سے
جائزہ پاتے تھے اور بڑے ترک سے مدینہ میں آئے تو ارشاد ہے قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ
وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ فرما اون نصارے کے لیئے جنہوں نے کفر کیا جلد
تم مغلوب ہوگے دنیا میں اور حشر کیئے جاو جہنم کی طرف اور وہ بد جگہہ ہے چنانچہ حسب فرمودہ
ویسے ہی واقع ہوا اور اس فتح پر سن فتح بدر سے فرماتا ہے بطور تمثیل کے۔

۲۔ دوسرا معجزہ فتح بدر کا اسمیں مذکور ہے جسمیں چند معجزات واقع ہوئے ایک ملائکہ کا لڑائی
کے لیئے آنا جو کلمہ طلب کرتے اور فرمایا جاتا کہ مقتولین کو اوسوقت کچھ مہلت نہ دی جاوُگے کہ

مفید ہووہ جو وقوع میں آئے وہ اس سورت میں بیان کیا گیا ہے کہ ملائکہ نے کفار کو قتل کیا دوسرے اہل اسلام تین سو اٹھارہ اشخاص تھے اور کفار ساڑھے نوسو تو اول تو کفار نے اہل اسلام کو تھوڑا سا دیکھا۔ اور پھر ملائکہ کی شرکت سے اہل اسلام کو اپنے سے دُگنا پایا (۳) یہہ کہ کفار اچھے موقعہ پر کھڑے تھے اور اہل اسلام پست زمین میں کہ وہاں ریتا تھا اور خدا تعالےٰ نے مینہ برسادیا کہ بنا اہل اسلام کیطرف کا فیالجملہ جم گیا جسپر آمدورفت اہل اسلام کی بخوبی ہوا ور کفار کیطرف کیچڑ ہوگئی (۴) وہی اشخاص مارے گئے جنکی نسبت اونکی مقتل بیان حضور نے فرمائے تھے اور ستر پکڑے آئے اور باقی بھاگتے نظر آئے (۵) پیشین گوئی فصل ۲۱ یسعیا کامل ہوئی کہ اکثر سرداران بنی قیدار بعد ایکسال ہجرت کے مارے جائینگے وہ بدستور واقع ہوا پس نشان حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو بار بار سورتوں مکیہ میں یوں فرمایا گیا ہے کہ ہم اوسکے بشیر ہیں اہل اسلام کو اور خوف دلانے والے ہیں کفار مکہ کو پس نہیں کہہ سکتے کہ اتفاقیات سے ہیں (۶) اہل اسلام جو تھکے ہوئے تھے تو باوجود اِسکے کہ مقام خوف وخیال جنگ میں نیند نہیں آتی خدا تعالےٰ نے اہل اسلام پر نیند غالب کردی کہ خوب سوئے اپنے آرام سے جو جنب ہوگئے تھے اور پانی نہ تھا اونکو پانی ملگیا اور وہ خوب نہائے۔

(۳) اس سورت میں یہود کی شکست کا ذکر ہے جو پہلے سے بیان کیگئی ہے جیسے ارشاد ہے لَن یَضُرُّوکُمْ اِلَّا اَذًی وَاِن یُقَاتِلُوکُمْ یُوَلُّوکُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَایُنصَرُونَ اور اسمیں پیشینگوئی ہے کہ ابن ابی سے اونکو نصرت نہ ملیگی جو اونکو مدد کا وعدہ کرتا تھا۔

(۴) اس سورت میں بعد غزوہ احد کی پیشینگوئی ہے کہ سست تم ست بنو کہ تم بلند ہونے والے ہو جیسے اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کا ارشاد ہے چنانچہ غزوہ بنی نضیر میں غالب رہے اور پیشینگوئی ہے غزوہ خندق کی جیسے ارشاد ہے لَتُبْلَوُنَّ فِیْ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا اَذًی کَثِیْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ اور البتہ تم آزمائے جاؤ اپنے مالوں میں کہ ثمار مدینہ کا حصہ بنی غطفان کو دینا کیا جاوے گو ندیا جاوے اور اپنی جانوں میں کہ عبدود اپنا مقابل طلب کرے اور علی مرتضے شجاعت کریں اور اسکو قتل کریں اور البتہ سنو یہودیوں نے بنی قریظہ سے بہت سی اذیت پائی واگر صبر کرو اور تقوے کرو یہہ بڑے کاموں سے ہے کہ اہل مکہ بھاگیں اور بدستور فرمودہ وقوع میں آیا۔

سورۂ نسا میں قانون پر قانون مطابق پیشینگوئی کتاب یسعیاہ کے ہیں اور اسمیں پیشینگوئی ہے کہ یہود کو ملک نہوگا جیسے آیت اَمْ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّنَ الْمُلْکِ فَاِذًا لَّا یُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِیْرًا اسپر دال ہے اور نیز وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا کے مطابق کافرین بنی اسرائیل واہل مکہ کو کیسے دردناک عذاب ہوئی اور نیز آیت وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ سے خبر مسیح کے بار دگر آنے کی ہے اور جبکہ مسیح بار دگر تشریف لاوینگے تو ایک لاکھ چوالیس ہزار حسب فصل ۷ کتاب مکاشفات یوحنا کے بظاہر و باطن ایمان لاوینگے باقی مقتول ہونگے اوسوقت سب بنی اسرائیل ایماندار زمین پر ہونگے۔

سورۂ مائدہ میں خبر ہے شکار کی کہ اوس سے محرم آزمائے جاوینگے جیسے ارشاد ہے

لیبلونکم اللہ بشیءٍ من الصید اور وہ خبر بدستور واقع ہوئی اور نیز خبر ہے عداوت
اقوام نصاریٰ کی باہم تا روز قیامت کہ قیامت بڑے واقعہ کو کہتے ہیں اور وہ چند
ہیں ایک ہر شخص کے لیئو اسکی موت ہو جیسے من مات فقد قامت قیامتہ
اسجگہہ سے وارد ہے دوسرے وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم جسکے واسطے وارد ہی کہ زمین
پر رہنے والے قیامت دیکھ لینگے۔ تیسرے پانسو سال بعد شروع زمانہ اسلام سے
موعود ہے جسمیں نصاریٰ متفق ہو کر بیت مقدس پر چڑھے جنکو وہ کروسیٹ کہتے ہیں
وہ اس مقام پر صورت سے مراد ہے چوتھی ہزار سال اہل اسلام کا زمانہ قیامت مقدس
کرکے فصل ۲۰ مکاشفات یوحنا میں لکھا ہے۔ پانچویں ہزار سال بعد کا زمانہ اہل اسلام
سے جسمیں یاجوج والے روس و ماجوج کو شیطان نے بہکایا اور ممالک اہل اسلام
کے اطراف پر مسلط ہونے لگے چھٹے قیامت کبرے تو ارشاد ہے فاغرینا بینھم العداوۃ
والبغضاء الی یوم القیمۃ کہ پس لگادی ہے ہمنے اونکے درمیان عداوت و بغض
پانسو سال تک جیسے الم غلبت الروم میں ہم لکھینگے

سورہ انعام میں کہ اول رکوع میں ہے کہ کوئی اونکے رب کی آیات سے تو ملا ور
مگر کفار مکہ اوس سے اعراض کریں یعنی جیسے شق قمر و قحط سالی وغیرہ پس اُنہوں نے تکذیب
کی بڑے نشان پیغمبر کی پیدایش پانسو ستر جیسے میں فصل نہم دانیال میں لکھی ہے پس ارشاد
ہے وما تاتیھم من ایۃ من ایت ربھم الا کانوا عنھا معرضین فقد کذبوا بالحق لما
جاءھم فسوف یاتیھم انبؤا ما کانوا بہ یستھزءون پس اسمیں بدر کی فتح کی خبر نکلی
اور اسپر دوسری اقوام کی تباہی کے مقابل انبیا کی سند بتائی گئی ہے اور جبکہ کفار نے
کہا کہ کیوں نہ نازل کیا اوسپر ملک یعنی ہلاکت کا تو فرمایا اگر نازل کریں ہم ملک موجب

ہلاکت بدر میں البتہ پورا کیا جاویگا کام پھر مقتول اونکے نہ مہلت دیئے جاوینگے جیسے ارشا
ہے وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ پھر رکوع
سوم میں کہا کفار نے کہ کیوں نہیں اُتری اس مدعی نبوت پر آیت عظیم ہلاکت اُسکے
رب سے تو اللہ نے فرمایا کہ فرمانبی کہ اللہ قادر ہے آیت کے اتارنے میں و لیکن اکثر آدمی
نجانیں یعنی اہل مکہ نجانیں کہ اوسکا وقت ہنوز نہیں آیا وہ بعد ایکسال ہجرت کر آویگی
جیسے فصل ۱۲ یسعیاہ میں ہے پھر رکوع ۴ چار میں فرمایا وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَ
بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ کہ جن لوگوں نے ہمارے آیات کی تکذیب کی لگی اونکو عذاب
موعود اونکے فسق کے سبب سے کہ انکار آیات کریں اور چونکہ اہل مکہ نے اعتراض کیا کہ اگر
خدا کا رسول ہوتا یہہ مدعی نبوت تو اوسکے پاس خزانہ ہوتا اور دریافت کیا کہ کب ہلاکت
اہل مکہ کی ہوگی یا ہوتا ملک موعود روح اعظم جیسے ۳۳ سفر مثنے میں خداوندکر کے حضور
صلے اللہ علیہ وسلم کو لکھا ہے کہ مکہ میں ظہور فرماوینگے تو ارشاد ہوا قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ
عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَى
إِلَيَّ فرما کہ میں نہیں کہوں کہ میرے پاس خزانہ ہیں اور نہ جانوں غیب کہ وقت فتح بتاؤں
اور نہ کہوں میں کہ میں بعینہ ملک معظم ہوں بلکہ بروز اوسکا ہوں میں نہ پیروی کروں مگر
اوسکی جو وحی کی گئی کہ بیشک تمکو عذاب ہوگا مگر جبکہ تاریخ عذاب کی خبر نہیں تو کیا قدر
نبوت ہے تو فرماتا ہے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ فرمایا برابر
ہوں اندھا کافر اور بینا نبی آیا پس نہ تفکر کریں۔

۲ - اس سورت میں عمرو بن عاص کی نسبت بھی پیشینگوئی ہے جبکہ مہاجرین
کے پکڑ لانے کے لیئے حبش کو جاتے جیسے رکوع ۸ میں ارشاد ہے قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ

وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ
قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ فرماکون تمکو نجات دی
بر و بحر کی ظلمت سے تم پکارو اوسکو گڑ گڑا کر البتہ اگر ہمکو نجات دے اس سے تو ہو جاویں
شاکرین سے فرما اللہ تمکو نجات دی اوس سے اور ہر کرب سے پھر تم شرک کرو پس عمرو
بن عاص کا جہاز ڈوبنے لگا تو خدا کیطرف متوجہ ہوئے اور جہاز ڈوبنے سے بچا مگر
جبکہ حبش پہونچے پھر مشرک ہو گئے۔

۳ اس سورت کے رکوع ۸ میں ارشاد ہے فتح بدر و فتح مکہ و فتح احزاب کی نسبت
قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ
شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فرما اللہ قادر ہے اسپر کہ بھیجے تمہارے اوپر تمہارے
فتح مکہ میں کہ مسلمان چڑھ کر تمہارے اوپر آویں یا تمہارے نیچے سے بدر میں کہ اونچے
پر کفار تھے اور نیچے میں اہل اسلام تھے اور کافر خود چڑھ کر اہل اسلام پر آئے تھے یا الجھا
ڈالے تمکو گروہ ہونکا اور چکھے بعض تمہارے کا خوف بعض کہ بنی غطفان او بنی قریظہ
و اہل مکہ میں باہم اگر التباس ایک دوسرے کے قول کا ہوا (پس ایکطرف وہ کھچے
اور دوسری طرف ابوسفیان اور ابوسفیان بھاگتے نظر آئے) اور ارشاد ہوا کہ کیسے
ہم بیان فرماتے ہیں آیات ہلاکت شاید وہ سمجھیں اور تکذیب کی اوسکے ساتھ تیری قوم
نے حالانکہ وہ حق ہے (اور کہا کب ہو) فرما نہیں ہوں میں تمہارا وکیل ہر خبر کیلئے
ٹھہراؤ ہے تم جلد جانو اور رکوع ۱۱ میں اس سورت کی عام فتوحات کی پیشینگوئی ہے
لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا سے اور نیز اس سورت میں پیشینگوئی بحال مسیلمہ ہے
جسنے کہا کہ وحی کی گئی ہے میری طرف اور نہیں وحی کی گئی اوسکی طرف اور وہ کہے

کہ جلد نازل کریں مثل اسکی جو نازل کی ہے خدا نے یہہ پیشینگوئی بحال عبداللہ بن سرح ہی ہوسکتی ہے جو مرتد ہو کر پھر تائب ہوا تھا اور درصورت پیشینگوئی بحال مسیلمہ جھوٹا ہوا اور مارا گیا جیسے فصل اسفر مشرح کا ارشاد ہی اور ارشاد ہے کہ وہ سخت قسم کہتے ہیں کہ اگر آوے اُنکے پاس آیت ہلاکت تو ایمان لاویں فرما کہ مین نیست آیات اللہ کے پاس ہیں اور کیا شے جتلاوے تمکو کہ جب آوے وہ آیت وہ ایمان نہ لاویں تو وہ شے تبلاتا ہے کہ ہم الٹ دیں اونکے دل اور اونکی بینائی میں جیسے نہ ایمان لائے تھے اُسکے ساتھ پہلے بار اور چھوڑیں اونکو اونکی سرکشی میں کہ وہ بھٹکیں

۴ اس سورت میں خبر ہے اوس مکر کی جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے لیئے قتل پر مستعد ہوئی اور مکر اونکا اونپر ہی لوٹا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مشت حصات اونکیطرف پھینکی کہ سب کی آنکھوں میں گئی اور وہ آنکھیں ملتے رہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم صحیح وسلامت تشریف لیگئے جیسے کذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اسپر دال ہے۔

۵ پھر اس سورت میں بیان آیۃ ہے جو اُنکے پاس مثل تباہی مقتسمین یا قحط سالی یا شق قمر وغیرہ کے آئے کہنے لگے کہ ہم نہ ایمان لاویں جبتک کہ ہم دیئے جاویں مثل اوسکی کہ دیئے گئے خدا کے رسول یعنی تباہی وشکست (اور کہیں کفار کہ بنی عبداللہ کو یتیم ہی کیوں ہوئے) تو اوسکا جواب فرماتا ہے اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ اللہ تعالیٰ داناتر ہے جہاں کرے اپنی رسالت اور جلد پہونچے اونکو ذلت جنہوں نے ظلم کیا ہے یعنی بوقت ہجرت اور عذاب شدید بدر میں

۶ پھر اس سورت میں اہل مکہ کی تباہی کی خبر ہے کہ اگر چاہے تمکو لیجاوے اور تمہارے

بعد جسکو چاہے خلیفہ کرے یعنی اہل اسلام کو جیسے تمکو پیدا کیا دوسری قوم سے بتحقیق تم جو
وعید کیئے گئے ہو البتہ آنے والا ہے بدر میں اور نہیں ہو تم عاجز کرنے والے بروز
ہجرت یا احد میں۔

۷۔ پھر اسمیں پیشین گوئی ہے کہ جلد کہیں وہ جنہوں نے شرک کیا ہے اگر چاہتا اللہ ہم نہ
شرک کرتے اور ہمارے باپ اور نہ حرام کرتے ہم کچھ تو انہوں نے کہا بغیر عقیدہ کے
۸ ۔ پھر اس سورت میں ہے کہ جلد ہم عذاب دیں اون لوگوں کو جو کتراویں ہماری
آیات سے بد عذاب کترانے کے سبب جیسے ارشاد ہے سَنَجْزِي الَّذِينَ يَصْدِفُونَ
عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ
۹ ۔ پھر اس سورت میں ہے کہ نہ انتظار کریں مگر آویں اونپر ملائکہ بدر اونکی ہلاکت کیلئے
یا آوے تیرا رب یعنی بروز قیامت یا آوے تیرے رب کی بعض آیات قبل از قیامت
مثل طلوع شمس مغرب سے یا دجال یا دابۃ الارض اور اوس روز کہ آویں تیرے رب
کی بعض آیات نہ نفع دے کسی نفس کو اسکا ایمان کہ نہ ایمان لایا پہلے مگر یہہ کہ حاصل
کی ہو اپنے ایمان میں خیر کوسعی و تحقیقات میں ہو جیسے عیسے علیہ السلام پر ایک لاکھ
چوالیس ہزار اسرائیلی ایمان کی تلاشی میں رہ کر ایمان لاویں فرما انتظار کرو ہم
بھی دیکھنے والے ہیں کہ اکثر سرداران قید اور بدر میں مارے جاوینگے۔

سورۃ اعراف میں پیشنگوئی ہے اوس غل کیطرف جو طلحہ و زبیر و صدیقہ
و معاویہ سے مرتضے کی طرف ہوئی اُسکو اللہ تعالے بروز قیامت دور کریگا لیکن
دنیا میں غل کی خبر وقوع میں آئی جیسے آیت وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ
میں اشارہ ہے۔

اور اس سورت میں فتح بدر و فتح احزاب و فتح مکہ کی خبر ہے فتح مکہ کی نسبت فرماتا ہے اَفَاَمِنَ اَھْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّ هُمْ نَآىٕمُوْنَ آیا پس مامون ہوئے اہل قرے کہ آوے اونکو ہمارا عذاب کہ وہ سوتے ہوں یعنی غافل ہوں فتح مکہ کیوقت اور فتح بدر کی نسبت ارشاد ہے اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ یَلْعَبُوْنَ آیا وہ مامون ہوئے اہل قرے کہ آوے اونکو ہمارا عذاب دن دہاڑے کہ وہ لعب کرتے ہوں کہ بدر میں ناچ ورنگ میں ابو جہل مبتلا تہا اور نسبت غزوۂ خندق کے ارشاد ہے اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ آیا پس مامون ہوئے خدا کے مکر سے مگر قوم زیانکار کہ ایک صحابی نومسلم نے ابو سفیان و بنی غطفان و بنی قریظہ سے مکر کیا اور باہم دگر بد دل ہوگئے اور ابو سفیان بھاگے۔

سورہ انفال میں چونکہ بہت ہی کچھہ پیشینگوئیاں ہیں اور بہت کچھہ اعجاز اسمیں ہیں تو مناسب ہوا کہ چند رکوع کا ترجمہ کیا جاوے مخفی نرہے کہ فصل ۲۱ یسعیا میں ہے کہ نبوت عرب میں بنی قیدار یعنی ابن اسمٰعیل میں جو والی مکہ تھے جیسے مکہ میں جہاں اولاد ہاجر عرب میں بستی ہے جہاں خدا کے بڑے بڑے وعدہ پورے ہوتے ہیں۔ فصل ۱۳ نامہ گلیتوں مندرجہ انجیل سے ظاہر ہے اور ہجرت تیما یعنی طیبہ بن اسماعیل مدینہ میں جو آب و نان سے پیش مہاجرین کے آئینگے اور بعد ایک سال کے اکثر سرداران بنی قیدار مارے جاوینگے جنکی ننگی تلواروں سے ہجرت نبی ہوگی اور ابوسفیان کا قافلہ بہت سے مال سے ممالک شام سے مکہ کو جاتا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی آئی کہ ایک دو قافلونکا تمہارے لیے ہے یعنی ایک قافلہ ابوسفیان کا اور دوسرا جو ابی جہل کا اوسکی مدد کو آنے والا ہے اور اہل اسلام کو حضور صلی اللہ

علیہ وسلم نے خبر دی تو گو بعض مسلمان جنگ سے کارہ بھی ہوئے اور بعض نے قافلہ ابوسفیان
کا فزونی مال و قلتِ رجال سے قصد کیا لیکن اللہ تعالیٰ کو بڑے سرداران بنی قید آ
کا مار اجانا فصل ۱۲ سیپا میں منظور تھا تو ابوسفیان کو خبر لگی تو راہ معمولی سے منحرف
ہو کر دریا کے پاس کے راہ سے نکلیگا اور مکہ کو قاصد بھیجا کہ ابوجہل ساڑھے نوسو آدمیوں
سے بدر پر اچھے موقع سے اُترا اور اہل اسلام تین سو اٹھارہ صحابہ سے حسب تعداد
لشکر ابراہیم و گدعون بنی ریتیلی زمین کہ پیر دہستے تھے ٹھیرے اور مقابلہ ہوا اور
قبل اسکے کہ کافروں کو قتل کریں یا پکڑیں ملائک کے ہاتھوں سے کافروں کو اہل اسلام
مرے پاتے تھے یا پکڑنے کے قابل پاتے تھے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا
کہ جو قتیل کو مارے اس قتیل کا اسباب اوسکو ملے پس نوجوان آگے بڑھے اور بزرگ
اونکی مدد پر رہے جب فتح ہوئی تو نوجوانوں نے کہا کہ مقتولین کفار کا مال ہمکو ملنا چاہیے
اوسمیں بزرگ محروم غنیمت سے ہوئے جاتے تھے تو حق کا ارشاد ہوا يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْأَنفَالِ
دریافت کریں تجھسے غنیمت سے قُلِ الْأَنفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ فرما نفل غنیمتیں جو تمہیں
موہبت ہوئی ہیں اللہ و رسول کے لیے ہیں نہ جوانوں کو جنکے وجوہات آگے آتے
ہیں فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ پس ڈرو خدا سے اور باہم اصلاح حال کرو
وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ اور اطاعت کرو اللہ و اوسکے رسول کی
اگر تم مومن ہو إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ
آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
يُنفِقُونَ۔ جز این نیست کامل مومن وہی لوگ علی مثال ہیں جب ذکر کیا جاوے اللہ
بھر آویں اونکے دل اور جب مثل عمہ کے پڑھی جاویں اونپر اللہ کی آیات تو زیادہ کریں

اونکو ایمان تفضیلی اور مثل ابوبکر وہ اپنے رب پر توکل کریں مثل عثمان کہ برپا رکھیں نماز
اور اوس شے سے جو اونکو نصیب کیا ہے صرف کریں خدا کی راہ میں اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ یہی وہ مومن
ہیں یقیناً اُنکے لیئے دین و دنیا میں درجات ہیں اونکے رب کے پاس سے اور مغفرت
اور رزق بزرگ ہر دو دنیا میں۔ دیکھو یہہ پیشینگوئی خلفاء اربعہ کی نسبت کیسے ظہور میں
آئیں اور یہہ خصوصیت نفل اللہ و اُسکے رسول کے لیئے ایسی ہے كَمَآ اَخْرَجَكَ
رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ جیسے نکالا تجھکو خاص تیرے
رب نے تیرے مکان مدینہ سے وعدہ حق کے ساتھ اور تحقیق مومنین کی ایک گروہ البتہ مکروہ
رکھتے تھے نکلنے کو بدر میں کفار کے مقابلہ میں تو اگرچہ وہ نکلے مگر حکم پیغمبر پر رضامندی
جرم ہے جو آگے بیان ہوتا ہے يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ
اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ مجادلہ کرتے تجھسے سچے وعدہ میں بعد اُسکے کہ ظاہر ہوا وحی
کہ ایک دو گروہوں میں سے تمہارے لیئے ہے گویا ہانکے جاویں موت کیطرف اور
دیکھتے کہ نبی اپنے ارادہ سے پھر جائیں اور وہ جو بیان کر دیا تھا اوسکی تفصیل فرماتا ہی
وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ
يَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ لِيُحِقَّ الْحَقَّ
وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ اور یاد کرو جبکہ وعدہ کیا تمکو خدا نے ایک دو طائفہ
ابوسفیان کا یا قافلہ ابوجہل کا ایک تمہارے لیئے ہے اور تمنے دوست رکھا کہ غیر صاحب
شوکت تمہارے لیئے ہو اور ارادہ کیا اللہ نے کہ ثابت کرے حق بات کو جو اوسکے کلمات
قرآنی ویسے یا نہیں ثابت ہوئے ہیں اور قطع کرے کافروں کی بیخ تاکہ ثابت کرے حق

کو جو اوسکے کلمات قرآنی و یسعیاہ نبی سے ثابت ہوئے ہیں اور قطع کرے کافروں کی
بیخ تا کہ ثابت کرے حق موعود کو اور دور کرے کفار کے دعوے باطل کو اگرچہ مجرم
لوگ مکروہ رکھیں دیکھو یہہ پیشینگوئی کیسی راست آئی پھر اور پیشینگوئی کو یاد کرو
جس سے ظاہر ہو کہ خصوصیت نقل اللہ و رسول کے لئے ہے اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ
فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ یاد کرو جبکہ تمنے
فریاد کی اپنے رب سے اپنی کمزوری کی تو جواب تمکو دیا خدا نے بزبان پیغمبر کہ میں
مدد کرنے والا ہوں تمہاری ہزار ملائکہ سے اسحالت میں کہ ہم ردیف ہوں اور
ملائکہ پے درپے کہ بالآخر دس ہزار حسب فصل ۳۳ سفر مثنے کے ہو جاویں
وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ اور کیا اس جواب کو مگر بشارت اور تا
مطمئن ہوں تمہارے دل وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ
اور نہیں ہے نصرت بالخصوص بدر کی مگر خدا کے پاس سے بتحقیق اللہ غالب باحکمت
ہے پھر دیکھو جنگ میں دشمن کے خیال سے نیند نہیں آتی اور تمکو اللہ فرماتا ہے کہ
پینکی بھیجی کہ تمکو جو تھکن تھی وہ جاتی رہے اور مستعد ہو جاؤ یہہ بھی خرق عادت
ہوئی جیسے ارشاد ہے اِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ یاد کرو جبکہ ڈھانپا تمکو
پینکی نے اللہ کیطرف سے امن کے لیئے اور قاعدہ ہے کہ تھکن کیحالت میں اگر خواب
میں حاجت غسل ہو جاوے تو تھکن جاتی رہتی ہے اور پانی نتھا اور اہل اسلام
کیطرف ریتا ایسا تھا کہ پانو دھسے جاتے تھے تو اللہ تعالے نے بلا ظاہری امید
کے مینہ برسایا جیسے ارشاد ہے وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ
وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ

اور برسایا تمہارے اوپر اوپر سے پانی تاکہ طاہر کرے تمکو جنابت سے اور اوسکے ساتھ اور
لیجاوے تمسے شیطانی وسوسہ جو جنابت سے تمکو پیدا ہوا تھا تاکہ تمہارے دلوںپر
یقین باندہے اور ثابت کرے پانی کے ساتھ ریتے میں قدم اور کیچڑ کردے کفار کیطرف
یہہ سب امور خرق عادت ہیں اللہ کیطرف سے ہوئے جسمیں مسلمانوں کا دخل نہ تھا
پس اسصورت میں بہی فعل اللہ واللہ کے رسول ہی کے لیئے ہے اسکے بعد ارشاد ہی
اِذْ یُوْحِیْ رَبُّکَ اِلَی الْمَلٰئِکَۃِ اَنِّیْ مَعَکُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ
الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْھُمْ کُلَّ بَنَانٍ یاد
کرو جبکہ وحی کی تیرے رب نے فرشتوں کیطرف کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تو تم ثابت
رکھو ان لوگوں کو جو ایمان لائیں جلد میں رعب ڈالوں اون لوگوں کے دلونمیں
جنہوں نے کفر کیا تو تم مارو اونکی گردنوں کے اوپر اور مارو اون سے ہر پوروں پر
تاکہ اونکی تلوار یا تیر اونکے ہاتہوں سے نہ چلے اور پکڑے جائیں۔ یہہ بھی خرق عادت
ہوئی ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ شَآقُّوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَمَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ
اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ یہہ اسلیئے کہ انہوں نے مخالفت کی اللہ واوسکے رسول کی
اور جو خلاف کرے اللہ واوسکے رسول سے تو شدید عذاب دینے والا ہے جیسی
فصل ۸ اسفر شنے موسے میں وعدہ کیا گیا ہے ذٰلِکُمْ فَذُوْقُوْہُ اسکو پس تم چکھو
اے کفار کہ مارے جاؤ و پکڑے آؤ وَاَنَّ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابَ النَّارِ اور تحقیق کافروں
فرار کرنے والوں کو عذاب آتش ہے یہہ امور سب خرق عادت سے متعلق ہیں
اور صورت ثبوت اہل اسلام کی نسبت فرماتا ہے جو فرشتوں سے اونکو ثابت رکھا
یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْھُمُ الْاَدْبَارَ

وَمَن يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اے ایمان والو جب تم ملو انسی جنہوں نے کفر کیا ہے جنگ بدر میں تو نہ پھیرو اون سے پشتیں اور جو پھیرے انسے اُس روز اپنی پیٹھ مگر داؤ کرتا ہوا قتال کا یا آنے والا ہوا اپنی جماعت کیطرف تو اُسنے کمایا خدا کا غضب اور جگہہ اوسکی جہنم ہے۔ مقاتل نے کہا ہے کہ مسلمانوں کو فرشتوں نے یہہ بشارت دی اور مردوں کے لباس میں مجاہدین کے آگے آگے چلے فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ پس تمنے کافروں کو نہ قتل کیا بلکہ اللہ نے قتل کیا یہہ بھی نقل کی خصوصیت اللہ کے رسول کی ہے اور خرق عادت ہے وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ اور نہ پھینکا تونے ایک مشت سنگریزہ جو سب آنکھوں میں پہونچا تو یہہ پیغمبر کا ایک اعجاز دکھلانا تھا وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا اور تا کہ احسان کرے مومنین پر اوس اعجاز سے بڑا احسان کہ باقی کافر بھاگتے نظر آئے اور اسباب چھوڑ گئے جو نفل اللہ و اللہ کے رسول کے لئے ہوا کہ جیسا چاہیں کہ اسکو مومنین میں تصرف کریں إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ بدرستی اللہ سننے والا ہے دعا بخبر جاننے ہے تمہارے حال کو ذَٰلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ یہہ احسان تمہارے اوپر ہے اور تحقیق اللہ ضعیف کرنے والا ہوا کافروں کے کید کو اب متوجہ ہوتا ہے اون ستر قیدیوں کیطرف إِن تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ اگر تم فتح چاہتے تھے پس آگئی فتح اے کفار مقیدین جو بہت سی قرآن مجید میں سورت مکیہ میں نذیر اوسکی بابت قریب کرکے بیان ہے پس عباس و ابی العاص و عقیل ایمان لائے اور جو مشرک رہے سوائے اُنکے جو مقتول مثل نضر وغیرہ کے ہوئے اونکو خطاب

ہے وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اور اگر باز رہو جنگ سے تو وہ بہتر ہے وَاِنْ تَعُوْدُوْا
نَعُدْ اگر تم جنگ احد یا غزوہ خندق میں لوٹو گے ہم بھی حدیبیہ و فتح مکہ میں لوٹینگے و
لَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور نہ بےپروا
کرے گی تم سے تمہاری جماعت اگرچہ زیادہ ہو کہ دس ہزار کی جمعیت سی ابوسفیان
غزوہ خندق میں چڑھ کر آوے وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تحقیق اللہ مومنوں کے ساتھ
ہے اور اون مسلمانوں کیطرف جو قیدیوں سے اسلام لائے ارشاد ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ اے وہ جو ایمان لائے
ہو اطاعت کرو اللہ و اوسکے رسول کی اور نہ پھرو اللہ و اوسکے رسول سے اس حالت
میں کہ اعراض کرنے والے ہو وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ
اور نہو مثل اون یہود کے جنہوں نے کہا کہ ہمنے سنا اور اونہوں نے درحقیقت نہ سنا
کہ عمل نہ کیا اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ بتحقیق بدتر
زمین پر چلنے والوں سے خدا کے نزدیک ایسے بہرے گونگے ہیں جو نہ سمجھیں یہہ
آیت گویا تمہید بھی ہے جو یہود کا ذکر آئندہ آویگا کہ اہل مکہ کے ساتھ احد میں بنی
نضیر و خندق میں بنی قریظہ شریک ہوئے تباہ ہونگے وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا
لَّاَسْمَعَهُمْ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ اگر جانتا اللہ اونمیں بہتری تو
البتہ سمع قبول سے اونکو سناتا و گر اونکو بطور ظاہری سنادی باز رہیں اور وہ اعراض
کرنے والے ہوں ایمان سے چنانچہ حضرت عباس وغیرہ ایمان لاکر پکے مسلمان
ہوگئے او نپر مہاجرین و خاصکر حاطب بن بلتعہ معترض ہوئے جیسے آیت سے آئندہ ظاہر
ہوگا کہ انکا کیا اعتبار ہے تو اونکی نسبت ارشاد فرماتا ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ

إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ
تُحْشَرُونَ اے ایمان والو معترضین عباس وغیرہ پر قبول کرو اللہ و اللہ کے رسول
کو جب بلاوے تمکو اوس شے کیطرف کہ وہ زندہ رکھے تمکو اور جانو کہ اللہ پھیر دیوے
اُسکے دل میں و شان یہ ہو کہ اللہ کیطرف تم حشر کیئے جاؤ تو جب کوئی کہے میں مسلمان ہوں
تو ظاہر پر عمل کرو وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ
شَدِيدُ الْعِقَابِ اور بچو اوس فتنہ سے کہ نہ پہونچے اونکو جنھوں نے کفر کیا ہے خاصکر
کہ زمانہ آخر عثمان سے تا سلطنت بنی امیہ ہوتا ہے اور جانو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا
ہے دنیا میں وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ
النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ
اور یاد کرو جب تم قلیل تھے ضعیف زمین میں خوف کرتے کہ اُچک لیں تمکو آدمی
اور جگہہ دی تمکو اور تمہارے مدد کی اپنی فتح کے ساتھ اور رزق دیا تمکو طیبات سے
امید کہ تم شکر خدا بجا لاؤ نہ آنکہ غیبت کرو اب یہاں پر غور کا مقام ہے کہ جب اس پیشینگوئی
کے اُس فتنہ میں سے اولاد عباس سلامت رہی اور اونمیں کیسے کیسے زور آور
بادشاہ ہوئے اب حاطب بن بلتعہ بدری کی نسبت پیشینگوئی ارشاد ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ اے
ایمان دارو نہ خیانت کرو اللہ و اللہ کے رسول کی اور نہ خیانت کرو اپنی امانتیں اور تم
جانتے ہو کہ مکہ کا ارادہ مخفی طور کا ہوگا کہ تم بخاطر مال وغیرہ خط سے اہل مکہ کو اطلاع
دوگے وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ
اور جانو کہ جز این نیست تمہارے مال و اولاد آزمائش ہیں اور بتحقیق خدا کے پاس بزرگ

اجرہے اب ابو الفضل عباس کیطرف متوجہ ہوتاہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ
یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ
اے مثل عباس ایمان والو اگر تم تقوے کروگے اللہ سے کریگا اللہ تمہارے لیئے مخرج کہ کفارہ
کرے تمسے تمہاری سیئات اور بخشے تمکو اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے اس مقام سے عبد اللہ
بن عباس کی ماکو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایسی چلتی ہو جیسے بادشاہونکی
ما اور مہدی عباسی کا مقدمۃ الجیش اونکے باپ منصور کو ارشاد کیا جو سیاہ نیزوں
سے خراسان سے اُٹھے اور عباس نے کہا کہ بفضلہ تعالےٰ بیس میری غلام ہیں جو ہرایک
اچھا مالدار ہے اب متوجہ نضر بن حارث کیطرف ہوتا ہے جو شریک فساد ہنگام ہجرت تھا
اور ایک بار پکڑا آیا تھا اور اس شرط پر چھوڑا گیا تھا کہ اہل اسلام پر نہ چڑھے وَاِذْ یَمْكُرُ
بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَؕ وَ یَمْكُرُوْنَ وَ یَمْكُرُ اللّٰهُؕ وَ اللّٰهُ
خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ اور یاد کر جبکہ کید کیا تیرے ساتھ اون لوگوں اہل مکہ نے جنہوں نے کفر کیا تا کہ
ثابت رکھیں قید میں تجھکو یا تجھکو قتل کریں اور یا جلاوطن کریں تجھکو اور مکر کیا انہوں نے
اور جزائے مکر دی اللہ نے اور اللہ بہتر مکر کرنے والوں کے لیئے سزا دینے والا ہے او
اوس خبیث کا وہ حال تھا جو ارشاد ہے وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا
لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اور جب پڑھی جائیں اوپر
ہماری آیات قرآنی کہتے کہ ہمنے سنیں اگر ہم چاہیں کہیں اسکی مثل نہیں ہے یہہ قرآن
مگر پہلوں کے قصہ جیسے رستم و اسفندیار کہ وہ سوداگری کو فارس میں جاتا اور بطور
شاہنامہ کی گپّوں کے اونکے قصہ سنتا اور کہتا جو نقل فرماتا ہے وَ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ
اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَةً اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ

اَلِیْمٍ اور یاد کر جبکہ مثل نصر نے کہا کرتے یہہ قرآن حق تیرے پاس سے پس برسا ہماری اوپر پتھر یا دے ہمکو عذاب دردناک اور پیغمبر سے مکہ میں ہوتے ہوئے عذاب طلب کرنا حالانکہ فصل ۱۲ یسعیا میں بعد ایک سال ہجرت کی اہل مکہ پر عذاب مقرر تھی اگر پہلے لاتے تو پہلی کتاب جھوٹی ہو جاتی بنابراں ارشاد ہے وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمْ وَاَنْتَ فِیْہِمْ وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَہُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ اور نہیں تھا اللہ کہ عذاب دیتا اونکو اور تو اونمیں تھا ورنہ خلاف کتاب سابق لازم آتا اور نہتھا اللہ اونکو عذاب دینے والا اور وہ استغفار کرتے اور ایمان لاتے۔ اور سوائی نصر کے مثل عتبہ بن ربیط و طعمہ بن عدی کا یہہ عذر کہ ہم اولیائی مسجد حرام ہیں غیر مسموع ہے جیسے ارشاد ہے وَمَا لَھُمْ اَلَّا یُعَذِّبَھُمُ اللّٰہُ وَھُمْ یَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا کَانُوْا اَوْلِیَآءَہٗ اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ اب کیا ہے اونکے لیئے کہ اونکو عذاب نہ دے اللہ اور اونہوں نے روکا اہل اسلام کو مسجد حرام سے اور نہیں وہ اوسکے اولیا۔ نہیں ہیں اوسکے اولیا مگر متقی اہل اسلام وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ولیکن اکثر اونمیں کفار کے نہیں جانتے اور اونکا یہہ عذر کہ ہم نماز پڑہیں مسجد حرام ہیں یہہ بھی غیر مسموع ہے جیسے ارشاد ہے وَمَا کَانَ صَلَاتُھُمْ عِنْدَ الْبَیْتِ اِلَّا مُکَآءً وَّتَصْدِیَۃً اور نہیں اونکی نماز بیت اللہ کے پاس مگر سیٹی و تالی بجانا تو اس صورت میں ارشاد ہے فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ پس چکھو عذاب قتل بسبب اوسکے جو تم کفر کرتے تھے اب پیشنگوئی فرماتا اہل مکہ مثل ابو سفیان وغیرہ کی نسبت غالبا نصر نے اپنا قتل سمجھکر دہمکی دی ہو تو ارشاد ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَسَیُنْفِقُوْنَھَا ثُمَّ تَکُوْنُ عَلَیْھِمْ حَسْرَۃً ثُمَّ یُغْلَبُوْنَ تحقیق جن اہل مکہ نے کفر کیا صرف کریں اپنے مال

احد میں تاکہ روکیں اہل اسلام کو راہ خدا سے پس جلد صرف کرینگے احد میں پھر ہوگی اُن پر
حسرت غزوہ خندق میں پھر مغلوب فتح مکہ میں ہونگے دیکھو یہہ کیسی پیشینگوئی ہے کہ پھر
اہل مکہ اہل اسلام پر نہ چڑھ سکے بلکہ اہل اسلام ہی حدیبیہ و فتح مکہ میں چڑھ کر گئے وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ اور اون اہل مکہ نے جو کفر کیا یعنی ستر تنوں نے جنکو غازیوں
نے فتح مکہ میں قتل کیا جہنم کیطرف جمع کیئے جاوینگے اور صرف مال ابوسفیان جو احد
کی وجہہ سے کیا فرماتا ہے لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ
عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ تاکہ تمیز کرے اللہ
بصورت بنی خبیث کا فرکو طیب اہل اسلام سے اور کرے بعض خبیث کفار مکہ پر بعض
بنی نضیر کو مددگار پس جمع کرے اون سب کو توکرے اونکو جہنم میں یہہ لوگ زیانکار
ہیں اب اون کفار کیطرف متوجہہ ہوتا ہے جیسے بدر کے قیدیوں سے روپیہ فدیہ لیا
گیا ہے قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ
سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ فرما اون کافرین فدیہ دینے والوں سے اگر تم باز رہو کفر سے بخشا جاوے
اونکے لیئے جو گذرا وگر لوٹیں اور اعادہ کریں کفر و جنگ میں تو پہلوں کا طریقہ گذرا کہ دو مرتبہ
کفار مکہ چڑھینگے ایک احد میں دوسری غزوہ خندق میں پھر اون میں طاقت چڑھنے
کی نرہیگی اور اہل اسلام حدیبیہ و فتح مکہ میں چڑھ جاوینگے پس اے مسلمانو مقابلہ کیجیو
اون سے جیسے ارشاد ہے وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ
اور مقابلہ کیجیوا ے اہل اسلام اونسے یہانتک کہ نہو شرک کا فتنہ مکہ میں اور ہو وے ہیر
کل دین خدا کے لیئے فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ اگر اہل مکہ جنگ سے وقت
فتح مکہ میں باز رہیں تو تحقیق اللہ اوس کام کے ساتھ جو عمل کریں بینا ہے وَاِنْ تَوَلَّوْا

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۔ وگر باز رہیں صلح سے تو
جانو کہ اللہ تمہارا مولے ہے اچھا ہے اللہ مولے اور اچھا ہے اللہ مددگار ۔ اس مقام پر
دیکھو کسقدر پیشین گوئیاں قرآن میں مطابق توراۃ کے موجود ہیں اور جب اہل اسلام
کی فتح ہوا اور مال غنیمت ملے تو اوسکا کیا کرنا چاہیئے ارشاد ہے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا
غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ
وَابْنِ السَّبِيْلِ اور جانو وہ کچھ جو تم غنیمت کرو اپنے زور سے تو اللہ کے لیئے یعنی
اللہ کے رسول کے لیئے اوسکا خمس ہے اور واسطے صاحب قرابت رسول کے
اور یتیموں غریب اور مسکین و مسافر کے لیئے ہے جیسے فقہ میں مفصل ہے اِنْ كُنْتُمْ
اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۔ اگر تم ایمان لانے والے اللہ کے ساتھ اور ساتھ اوسکے جو ہمنے نازل کیا اپنے
بندے پر بروز فرقان حق و باطل بدر میں جس دن کہ ملیں دو جماعتیں اور اللہ ہر
شے پر قادر ہے کہ تمکو بہت سی غنیمت دیگا ۔ اسپر سند فرماتا ہے اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ
الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۚ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ
لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۔ اوسکے حکم کو غور
کرو جبکہ تم پاس کے کنارہ پر تھے مدینہ سے اور کفار ابوجہل وغیرہ کنارہ بعید پر تھے
اور سوار ابوسفیان تین میل سمندر کے نیچے بستے تھے اگر وعدہ کئے جاتے تم بابت
کفار کے لشکر کے دور والوں کی بابت تو اختلاف کرتے وعدہ میں لیکن تاکہ حکم کرے
اللہ کام کا کہ ہونے والا تھا اس سے نہ تبلایا اور نبی نے ہر ایک کے مقام تبلادیئے
کہ فلان فلان جگہہ مرا پڑا ہے اور وہی ستر تن مارے گئے باقی بچکے سے آسے بایا گئے

جیسے ارشاد ہے لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ وان اللہ سمیع
علیم تا کہ ہلاک کرے اللہ اوس کافر کو جو ہلاک ہوا بیان پیغمبر کے مطابق اور زندہ
رکھے اوسکو جو زندہ رہا بیان پیغمبر سے وتحقیق اللہ سننے والا ہے دعائے پیغمبر کو دانا ہے
بحال اہل اسلام یہہ کیا اعجاز ہے اور مطابق مقتولوں کے ستر تن سے اور گرفتاروں کے
اللہ نے پیغمبر کو خواب میں نمایاں پہلے دکھلادئے حالانکہ وہ ساڑھے نوسو تھے جیسے
ارشاد ہے اذ یریکھم اللہ فی منامک قلیلا یاد کر جبکہ تجھکو خواب میں کفار
کم دکھائی دیئے گئے یعنی وہ جو مارے گئے یا وہ بھی جو پکڑے آئے ولو اراکھم کثیرا
لفشلتم ولتنازعتم فی الامر ولکن اللہ سلم انہ علیم بذات الصدور
اور اگر دکھلاتا اللہ تجھکو کفار کو بہت اور تو اظہار کرتا اہل اسلام نامردی کرتے
اور البتہ تنازع کرتے امر جہاد میں ولیکن اللہ نے سلامت رکھا تحقیق وہ دانا ہے
دلوں والوں سے کہ خوف سے کفار کے مکہ سے بھاگے ہوئے آئے تھے اور دلونپر خوف
چھایا ہوا تھا یہہ بھی اعجاز ہوا اور دوسرا اعجاز فرماتا ہے واذ یریکموھم اذ التقیتم
فی اعینکم قلیلا ویقللکم فی اعینھم لیقضی اللہ امرا کان مفعولا اور یاد
کرو جبکہ اللہ نے تمکو دکھلایا کفار کو کم جبکہ تم اون سے ملے تمہاری آنکھوں میں اور
قلیل دکھلایا تمکو اونکی آنکھوں میں تا کہ حکم اللہ کرے کام کا کہ ہونے والا تھا تا کہ
مسلمان ادہر بڑہیں کفار کو کم دیکھکر اور کفار مسلمانوں کیطرف چلیں کم دیکھکر تا کہ مقابلہ ہو
اور مسلمانوں کو فتح دے والی اللہ ترجع الامور اور خدا کیطرف کام رجوع کریں اب
اہل مکہ کی پیشینگوئی سے واکثر معاملات بدر سے جسکی فراغت ہوئی بنی قینقاع یہودیوں
سے قصہ پیش آیا کہ انہوں نے کہا کہ اہل اسلام اہل مکہ ناواقفین جنگ پر سر آوردہ

ہوکر مغرور ہوگئی میں لیکن جب کہ ہمسے مٹ بھیڑ ہوگی تو ہم تبلا دینگے اور ایک عورت مسلمان کا ستر جو زرگر کی دوکان پر زیور بنوانیکو بیٹھی تھی کھلوادیا لیکن ایک مسلمان نے اس یہودی کی گردن ماردی اور جنگ کا سامان شروع ہوا تو اونکی تمہید فرماتا ہی یٰایّھا الّذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃ اطیعوا اللّٰہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا ان اللّٰہ مع الصّٰبرین اے ایمان والو جب تم گروہ کفار سے ملو تابعداری کرو اللہ و اوسکے رسول کی اور تنازع نہ کرو کہ نامردی کرو اور جاتی رہے تمہاری ہوا اور صبر کرو کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ولا تکونوا کالّذین خرجوا من دیارھم بطرا ورئاء النّاس ویصدّون عن سبیل اللّٰہ واللّٰہ بما یعملون محیط اور مت ہو اون کفار کی مثال کہ وہ نکلے اپنے دیار سے اتراتے ہوئے اور آدمیوں کے دکھاوے کے لیئے اور روکتے آدمیوں کو راہ خدا سے اور اللہ اوسکے ساتھ ہے جو عمل کرتے محیط ہے واذ زیّن لھم الشّیطٰن اعمالھم وقال لا غالب لکم الیوم من النّاس وانّی جارٌ لکم فلمّا ترآءت الفئتٰن نکص علیٰ عقبیہ وقال انّی بریٓءٌ منکم انّی اریٰ ما لا ترون انّی اخاف اللّٰہ واللّٰہ شدید العقاب اور یاد کرو جبکہ مزین کیا اونکے لیئے شیطان نے اونکے اعمال اور کہا بصورت سراقہ کہ نہیں ہے آج کے روز آدمیوں اہل اسلام سے تمہارے لیئے اور میں تمہارے لیئے روکنے والا ہوں بنی بکر کنانہ سے پس جبکہ دیکھا میں دو جماعتیں لوٹا اپنی ایڑیوں پر اور کہا تحقیق میں تم سے بری ہوں تحقیق میں دیکھوں وہ جو تم نہ دیکھو تحقیق میں خوف کروں اللہ سے اور اللہ سخت عذاب والا ہے اور جب سراقہ سے کہا گیا انہیں سبب شکست ہوئی اسنے کہا کہ مجکو خبر نہیں ہے جھوٹ اور بیہ تاکید عمر و تمامت میں اسو سطح کہانی ہے جو ارشاد ہے اذ یقول المنافقون والّذین فی قلوبھم مرض غرّ ھٰؤلآء دینھم یاد کرو کہ کہیں منافقین اور وہ اسرائیلی بنی قینقاع جنکے دل میں مرض عظیم انکار ہے سچ ہے فریب دیا ہے اہل اسلام کو انکے دین نے

کہ اہل مکہ پر فتح پا کر مغرور ہو گئے ہیں ومن یتوکل علی اللہ فان اللہ عزیز حکیم اور جو توکل کرے خدا پر تو اللہ غالب
حکمت ہے فتح اہل اسلام کو دیگا ولو تری الذین کفروا الملئکۃ یضربون وجوہہم وادبارہم وذوقوا
عذاب الحریق اور کاش ملاقات کریں ملائکہ اون لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا ہے کہ ماریں اونکے مونہوں کو اور
اونکی پیٹھوں کو اور کہا جاوے چکھو عذاب سوزندہ ذلک بما قدمت ایدیکم وان اللہ لیس بظلام للعبید
اور یہ کیوں کہا جاوے تو فرماتا ہے بسبب اسکے جو پیش کیا ہے انکے ہاتھوں نے و تحقیق اللہ نہیں ہے ظلم کرنیوالا
بندوں پر کداب آل فرعون والذین من قبلہم کفروا بایات اللہ فاخذہم اللہ بذنوبہم ان اللہ قوی شدید
العقاب حال بنی قینقاع کا مثل حال خاندان فرعون کے ہے اور اون کافروں کی جنہوں نے پہلے کفر کیا آیات خدا پر
پس پکڑا انکو اللہ نے اونکے گناہوں کے سبب تحقیق اللہ ہے قوی سخت عذاب والا ہے جیسے بنی قینقاع آپکو دعوی فرعونیت
کرتے ہیں ذلک بان اللہ لم یک مغیرا نعمۃ انعمہا علی قوم حتی یغیروا ما بانفسہم وان اللہ سمیع علیم
اور وہ عذاب شدید اسلیے ہے کہ اللہ نہیں تغیر کرتا ہے کسی نعمت کو انعام کیا ہے اسنے جبتک تغیر کریں بندے اوسکو جو انکے نفسوں
کے ساتھ ہے و تحقیق اللہ سننے والا ہے کداب آل فرعون والذین من قبلہم کذبوا بایات ربہم فاہلکنہم بذنوبہم واغرقنا آل
فرعون وکل کانوا ظلمین انکا حال مثل حال خاندان فرعون کے ہے اور اون لوگوں کے جو اونکے پہلے تھے تکذیب کی انہوں نے
آیات کو سو پس ہلاک کیا ہمنے اونکو گناہوں کے سبب اور غرق کیا ہمنے فرعون کے خاندان کو اور ہر ایک تھے ظالم
دیکھیو کہ بنی قینقاع اس پیشینگوئی کے مطابق کیسے برباد ہوئے اب دوسرے یہود کی نسبت پیشینگوئی فرماتا ہے
ان شر الدواب عند اللہ الذین کفروا فہم لا یؤمنون تحقیق بدترین زمین پر چلنے والے خدا کے نزدیک وہ یہودی
ہیں جنہوں نے کفر کیا یعنی یہودی بنی نضیر جنکے ہاں تورات رائج تھی کہ نسل ہارون سے تھے اور بنی قریظہ
غالباً شمعونی تھے جو بنی لاوی کے ساتھ تھے الذین عاہدت منہم ثم ینقضون عہدہم فی کل مرۃ وہم لا یتقون
یہ وہ یہودی ہیں جنسے تو نے عہد کیا پھر توڑتے ہیں اپنا عہد ہر بار اور وہ پرہیز عہد شکنی سے نکریں فاما تثقفنہم فی الحرب فشرد بہم من خلفہم
لعلہم یذکرون پس اگر پاوے تو اونکو لڑائی میں یعنی احد میں بنی نضیر کو پس ڈرا اونکے ساتھ اونکو جو انکے پیچھے ہیں بنی قریظہ میں شاید وہ

نصیحت پاویں وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِیَانَۃً فَانْبِذْ اِلَیْهِمْ عَلٰی سَوَآءٍ اگر تو خوف کرے
قوم بنی قریظہ سے خیانت کا پس کر اونکی طرف عہد کی برابری کہ اپنی طرف سے مت
توڑ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ تحقیق اللہ دوست نہیں رکھتا خائنوں کو کہ جبکہ
ابوسفیان کے لشکر کو دیکھکر غزوہ خندق میں بنی نضیر کے بہکاؤ سے بنی قریظہ عہد شکنی
و خیانت کریں کہ غزوۂ خندق میں کفار کیطرف ہو جاویں تو اوسکی پیشینگوئی فرماتا ہے
جبکہ غزوۂ خندق میں دس ہزار سپاہ سے اہل مکہ چڑھ کر آئے وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا سَبَقُوْا اِنَّهُمْ لَا یُعْجِزُوْنَ اور مت گمان کرا ون ابوسفیان کے لشکر کو جنہوں
نے کفر کیا ہے کہ سبقت لیجاینگے تحقیق وہ عاجز کرنے والے اہل اسلام کی نہیں اور وہ
سبقت نہ لیجاینگے بلکہ اہل اسلام اونپر سبقت لیجاینگے جیسے پیشینگوئی فرماتا ہے فتح
مکہ کی وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ
وَعَدُوَّكُمْ اور تیار کرو انکے لیئے وہ قوت اور ماده گھوڑے جنکی تم طاقت رکھو خوف
دلاؤ اوسکے ساتھ خدا کے دشمن و اپنے دشمنوں کو جو اہل مکہ ہیں اور بنی ثقیف وغیرہ
کی پیشینگوئی فرماتا ہے وَاٰخَرِیْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اللّٰهُ یَعْلَمُهُمْ اور تیار
کرو دوسرے کفار بنی ثقیف اہل مکہ کے پاس والوں کو کہ تم اونکو نہیں جانتے اللہ انکو
جانے وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُوَفَّ اِلَیْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ اور جو
کچھ تم صرف کرو راہ خدا جاویں پورا کیا جاوے تمہاری طرف اور تم نکیے کیے جاؤگے
اور کلام تھا یہود کی عہد شکنی میں بنی قریظہ کی تو فرماتا ہے وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا
وَتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وگر بنی قریظہ صلح کے لیئے بازو جھکائیں تو تو
اوسکے لیئے صلح رکھ اور بھروسہ کر خدا پر کہ وہ سننے والا اور جاننا ہے وَاِنْ یُّرِیْدُوْا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ

فَإِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ اگر وہ ارادہ کریں تجھے کہ فریب کریں تو تمہیں کافی ہے اللہ هُوَ الَّذِي
أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ اللہ وہ ہے جسنے مدد کی تیری اپنی فتح و مومنین کے ساتھ
پس خدا تعالےٰ نے ایسا ہی کیا فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا
مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ پس الفت ڈالی انکے دلوں میں اگر تو صرف
کرتا تمام اوسکو جو زمین میں ہے نہ الفت ڈالتا اونکے دلوں میں ولیکن الفت ڈالی
اللہ نے اونکے دلوں میں بدرستی وہ غالب باحکمت ہے آیندہ جہاد اہل مکہ پر حکم فرماتا
ہے۔ یہہ سورت سوائے ایک دو رکوع کے ساری پیشینگوئی میں ہے۔

سورہ توبہ میں اون پیشینگویوں کا ذکر ہے جو اکثر سورہ انفال میں فرمائی گئی
ہیں کہ فتح غزوہ قینقاع و غزوہ بنی نضیر و غزوہ احزاب و حدیبیہ و غزوہ مکہ و غزوہ حنین
تک ہوئیں۔ اس سورت میں چار بڑی پیشینگوئی ہیں ایک اول سے فتح مکہ کی جبکہ
ابوسفیان صلح کی تجدید کو آئے اور صلح سے برات کیگئی اور خبر دیگئی کہ بروز حج اکبر
خبر دیجائیگی کہ اللہ و اللہ کے رسول بری ہیں مشرکین سے اور یہہ خبر اول سے تا الفاسقین
ہے مفسرین ان آیات کے مطلب کو نہیں سمجھے وہ نزول سورہ بعد فتح مکہ کے سمجھے
اور اونکی تفسیر دیر بہت سے اعتراض واقع ہوتے ہیں اون میں سے ایک یہہ ہے
کہ بعد فتح مکہ کے مکہ کی پیشینگوئی کے کیا معنے بلکہ جبکہ بنو بکر سے اہل مکہ کا عہد ٹوٹا جو
مسلمانوں کے عہد میں تھے اور بنو بکر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد کا وعدہ کیا تو ابوسفیان معاہدہ جدید کے لیئے آیا تو ارشاد
ہوا بَرَاءَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ برات ہے اللہ و
اسکے رسول سے اون مشرکین مکہ کیطرف جن سے تمنے عہد کیا کہ پہلے اونہوں نے بنو بکر کو

جو اہل اسلام کے عہد میں تھے توڑا فَسِيحُوا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ پس سیر کرو زمین
میں چار ماہ حرام کے کہ اوسمیں اہل اسلام اپنی طرف سے جنگ نہیں کرتے اور وہ جو
ابوسفیان کفار کی کثرت سے ڈراتا ہے ارشاد ہے وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَ
وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ اور جانو اے کفار کہ تم اللہ کے عاجز کرنے والے نہیں تحقیق
اللہ ذلیل کرنے والا کافروں کا ہے وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ
الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ اور اعلام ہے اللہ واوسکے رسول
کیطرف سے مکہ کے آدمیوں کو بروز حج اکبر کہ اللہ واوسکا رسول بری ہے مشرکین سے
فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ پس اگر تم
توبہ کرو پس وہ بہتر ہے تمہارے لیئے اگر باز رہو پس جانو کہ تم عاجز کرنے والے اللہ
کے نہیں وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ اور بشارت دے جنہوں نے کفر کیا
ہے عذاب دردناک کی اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ
شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ مگر مثل بنی ضمرہ مشرکین کے جنسے تمنے عہد کیا ہے پھر انہوں نے کچھ
تمہارا عہد نہیں توڑا اور نہ غلبہ کیا انہوں نے تمہارے اوپر پس پورا کرو اونکی طرف
ونکا عہد اونکی مدت تک بتحقیق اللہ دوست رکھے تقوے کرنے والوں کو فَاِذَا انْسَلَخَ
الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ
وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ پس جب نکلیں چار ماہ حرام پس قتل کرو مشرکین مکہ کو
جہاں تم پاؤ اور اونکو پکڑو اور محصور کرو اور اونکے لیئے ہر گھات میں بیٹھو فَاِنْ
تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

پس اگر وہ توبہ کریں اور برپا رکھیں نماز اور دیں زکوۃ پس چھوڑ اونکی راہ اللہ غفور رحیم
ہے اور جبکہ عمر فاروق نے ابوسفیان کی گردن مارنے کو کہا جبکہ عباس نے امن دی
تھی تو ارشاد ہے وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ
ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ وگر کوئی مشرکین تجھسے پناہ
چاہے پس پناہ دے اوسکو تاکہ وہ حکم خدا سے پھر پہونچا اوسکو اونکے مامن میں
یہ اسلیے کہ وہ قوم ہے کہ نہیں جانتے مطابق اس پیشینگوئی کے اور پیشینگوئی سورہ
انفال کی مکہ وحنین فتح ہوا اور فتح احزاب وفتح بنی قریظہ بھی مطابق پیشینگوئی
کے حاصل ہوئی تو ممانعت حضور مشرکین مکہ میں وجہاد فارس وروم پر کہ کثرت
کفار وفوج اہل فارس واہل روم سے مقام خوف نہیں کثرت کفار اور فوج کا اگر اونکی
نسبت خیال ہو تو اپنی نسبت اہل اسلام یوم حنین میں خیال کریں کہ کیا ہوا اور حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے فرشتوں کی مدد ہوئی نہ کثرت سے جیسے فرماتا ہے
لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ
عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ اور فتح دی تمکو اللہ نے
بہت سے مواقع میں قلت سے اور حنین کے روز جبکہ تمکو تمہاری کثرت خوش آئی
کہ بہت اوقات ہم قلیل تھے اور فتح ہماری ہوئی ہے اور آج ہم دس ہزار ہیں اور کفار
پانچہزار پس نہ بے پرواہ کیا کثرت نے کسی شے سے اور تنگ ہوگئی زمین اور تم پھیرے
پیٹ پھیرتے سوائے اسکے کہ عباس واونکے بھتیجے ابوسفیان بن حارث حضرت
نبی کے ساتھ تھے اور ابوبکر وعمر وعلی جملہ سات تن کے باقی رہ گئے تھے ثُمَّ اَنْزَلَ
اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ

كَفَرُوا وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ پھر نازل کی اللہ نے اپنے رسول پر اپنی تسکین کہ آپ و لدل کو
آگے بڑہاتے تھے کہ فرماتے ہیں کہ میں نبی دروغگو نہیں جنکی صفت میں بعد ختم انکی رسالت
کے دوسرے مدعی مارے جاویں فصل ۱۸ استثنے میں لکھی ہے اور میں عبد المطلب کا بیٹا
ہوں جنکا ذکر خاص فصل ۴۲ یسعیاہ میں نسل قیدار ابن اسمٰعیل میں لکھا ہے دیکھو اس مقام پر
غایۃ البرہان فی تاویل القرآن کو) اور اوتارا لشکر کہ تم اوسکو نہ دیکھتے تھے اور عذاب دیا اللہ نے
اونکو جنہوں نے کفر کیا اور یہہ جزا ہے کافروں کی ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ پھر توبہ قبول کریگا اوسکے بعد جسپر چاہے اور اللہ غفور رحیم ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا اے ایمان والو مشرک نجس
ہیں تو نہ پاس ہوں مسجد حرمت والی مکہ کے بعد اس سال کے مگر اس صورت میں کہ وہ بیماری
کی صورت ہو تو ارشاد ہے وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ إِن شَاءَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ
حَكِيمٌ اگر تم خوف کرو افلاس کا تو جلد اللہ غنی کرے اپنے فضل سے اگر چاہے تحقیق اللہ دانا حکمت
والا ہے کہ دوسرے ہی اپنی احتیاج سے اسلام لائے اور مکہ میں آئے یہہ دوسری پیشنگوئی ہوئی
اس تمہید کے بعد اب تیسری پیشنگوئی بڑی زبر پیشنگوئی فرماتا ہے قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ
أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ اور مقاتلہ اون اہل فارس سے جو نہ
ایمان لائے اللہ و روز آخر پر اور نہ حرام کریں وہ جو حرام کیا اللہ و اوسکے رسول نے
اور نہ دین رکھیں دین حق یا اون لوگوں کا جو دیئے گئے ہیں کتاب کہ اصل دین تو یہود و نصاریٰ
کا جو کتاب کے مطابق ہو سچا ہے یہانتک کہ دیویں جزیہ اسحالت میں کہ وہ ذلیل ہوں دیکھو
کیسے حسب ارشاد وقوع میں یہہ پیشنگوئی آئی۔

اب ایک اور بڑی پیشنگوئی کی تمہید فرماتا ہے جسکی اکثر انبیا خبر دیگئے ہیں وہ ہرقل
شاہ یاز دہم رومیہ پر جہاد کرنا ہے تاکہ قوم یہود کے لیئے کفارہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو
یعنی اونپر جو مسیح کو ابن اللہ کہتے ہیں لیکن یہود اوس معنے سے عزیر کو کہتے ہیں جو نَحْنُ اَبْنَآءُ اللّٰہِ
وَاَحِبَّآئُہٗ میں یہود و نصاری سے منقول ہوا اور نصاری مسیح کو خاص خدا کا بیٹا کہتے ہیں وَقَالَتِ
الْیَهُوْدُ عُزَیْرُ نِ ابْنُ اللّٰہِ وَقَالَتِ النَّصٰرَی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ اور کہا یہود نے کہ عزیر خدا کا بیٹا ہے اور کہا
نصاری نے مسیح ابن اللہ ہے تو گو قول ہی نصاری کے مشابہ قول یہود ہے لیکن معنی میں ایک
نہیں جیسے ارشاد ہو ذٰلِکَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ یُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ یہہ قول
نصاری کا مونہہ میں مشابہ ہے قول اون یہود کے جنہوں نے کفر کیا پہلے لیکن معنی میں ایک
نہیں قَاتَلَهُمُ اللّٰہُ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ رومیہ کو قتل کرے خدا کیسے افترا کرتے ہیں پھر اسکی چند آیتوں
بعد فرماتا ہے هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ
وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ اللہ وہ ہے جسنے بھیجا اپنے رسول ختم المرسلین علیہ السلام کو ہدایت و دین حق کے
ساتھ تا غالب کرے ہزار سال تک ایک مرتبہ و دوسری مرتبہ زمانہ مسیح میں کل ادیان پر
اگرچہ مکروہ رکھیں مشرک مسیح پرست۔ اور پھر اس سورت میں اوس پیشنگوئی کے مطابق وقوع
کو یاد دلاتا ہے جو اول کفار نے قتل کے مکر کا قصد کیا تھا اور حسب آیت وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ
النَّاسِ کے معصوم قتل سے اللہ نے رکھا اور ہجرت ہوئی اور غار میں ابوبکر کے ساتھ اللہ نے مدد کی
اور اللہ غالب باحکمت ہو کمر دم پر فتح دی تو حکم ہے اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِکُمْ
وَاَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ نکلو ہلکے یا بہارے اور جہاد کرو رومیہ سے
اپنے مالوں اور جانوں سے راہ خدا میں یہہ بہتر ہے تمہارے لیئے اگر تم جانو۔ اور اس سورت میں
فتح بدر کی پیشنگوئی کے موافق فتح بدر کا بیان ہے اور نیز فتح مکہ کا جسمیں کفر کا کلمہ ذلیل ہوا

اور کلا اسلام غالب ہوا۔ اور پھر اس سورت میں حلف کھانے کی منافقوں کی نسبت پیشنگوئی
ہے کہ جلد جھوٹی حلف کرینگے اور دوسرے امور منافقوں کی پیشینگوئی ہے۔

سورہ یونس میں فتح بدر کی آیت کی نسبت جبکہ مکہ میں کفا رحسب آیت اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ
وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے خوف دلایا گیا تو انہوں نے جلدی کی تو جواب اوسکا آیا وَلَوْ یُعَجِّلُ اللّٰہُ لِلنَّاسِ
الشَّرَّ اسْتِعْجَالَھُمْ بِالْخَیْرِ لَقُضِیَ اِلَیْھِمْ اَجَلُھُمْ کہ اگر جلدی کرے اللہ مکہ کے آدمیوں کو شر کی بجائے جلدی کرنے
اُنکے خیر کی البتہ پوری کیجاوے اُنکی اجل پس کچھ فائدہ نہو کہ اوسوقت مقتولین کو ایمان لانا مفید
نہوا اور جبکہ مکہ میں حسب آیت وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْہِ اٰیَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ کی آیت عظیم فتح کی
بابت اصرار کیا تو جواب آیا جیسے ارشاد ہے فَقُلْ اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰہِ فَانْتَظِرُوْا اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ
الْمُنْتَظِرِیْنَ سے ظاہر ہے کہ فرما جز این نیست غیب اللہ کے لیئے ہے پس انتظار کرو اسکے وقت کا بدرستی
میں تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں سے ہوں کیونکہ فتح بدر بعد ایکسال ہجرت کے مقر فصل ۲
یسعیا میں ہوئی ہے پس کلام پیا پیر اُسی آیت عظیم بدر میں ہے جو منون ہے

۲ اس سورت میں دعوی ہے کہ اگر قرآن کو تسلیم نہیں کرتے اور فصل ۸ اسفر ثنے میں وعدہ نزول
پلرہ پارہ کلام خدا موعود نبی بنا عرضی پہ ہے تو ادنے امر یہ ہیکہ ایک آیت یعنی منزل لاؤ اور بلاؤ
اوسکو جسپر طاقت رکھتے ہو سوائے خدا کے جسنے قرآن بھیجا ہے اگر تم سچے ہو اور کوئی نہ لاسکا پس لابد قرآن
کو منزل ماننا ہوا کہ عنت اوسکا یہی ہے اور جو دعوے منزل کا کرے بعد ختم المرسلین کو وہ مارا جاوے
اور پیشینگوئی اوسکی برعکس ہو جیسے فرماتا ہے وَمَا کَانَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ یُّفْتَرٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَ
لٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَتَفْصِیْلَ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْہِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَمْ یَقُوْلُوْنَ
افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّثْلِہٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ ترجمہ
نہیں ہے یہ قرآن افترا کیا ہوا غیر خدا سے ولیکن تصدیق ہے اوس فصل ۸ اسثنے کی جو اوسکے روبرو ہے

اور تفصیل ہے کتاب توراۃ کی رب العالمین سے جسمیں شک نہیں پس یا اقرار کریں تو ایمان لاویں
یا کہیں کہ اوسکو افترا ہے مدعی نبوت نے فرما تم اوسکی مثل منزل ایک آیت لاؤ اور طلب کرو
جسکو تم طاقت رکھو سوائے خدا کے اگر تم سچے ہو اس کہنے پر لیکن چونکہ فصل ۱۸ سفر مثنے مذکور سے ظاہر
ہے کہ جو اوس نبی کی نبوت کے بعد دعوی نبوت کرے اوسکی پیشینگوئی برعکس اور دعوی رسالت
سے دوسرا مارا جاوے تو اہل کتاب سے دعوی نہوسکا اور جسنے دعوی کیا وہ مارا گیا۔

۳۔ اس سورت میں پھر ارشاد ہے وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ
ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ اور یا ہم تجھکو کہلا دیں بعض اوسکا جو ہم وعدہ کرتے ہیں فتح بدر
و فتح مکہ کو یا وفات ہم دیں تجھکو مثل فتوحات فارس و روم وغیرہ کو خلفا اربعہ وغیرہ کے ہیں ہماری
طرف اونکا مرجع ہے پھر اللہ گواہ ہے اوسپر جو وہ کریں پھر حسب آیت وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا
الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کفار مکہ نے کہا کب ہو یہ وعدہ اگر تم سچے ہو جواب فرماتا ہے قُلْ لَّا
اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ
سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ فرما میں نہ مالک ہوں اپنے نفس کے لیئے ضرر کا نہ نفع کا مگر وہ جو چاہے
اللہ نے ہر گروہ کے لیئے میعاد مقرر ہے (اور فتح بدر کی میعاد بعد ایک سال ہجرت کی فصل ۱۲ یسعیا
میں ہے جو قبل مکہ میں نبی کو ہوتے ہوئی) پس جب آوے اونکی اجل پس دیر نہ کریں وہ ساعت بھر نہ جلدی
کریں پھر تفصیل ہے اوسکی جو اہل مکہ کو ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہوا قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ
اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ بِهِ الْمُجْرِمُوْنَ فرما تم مجھکو خبر دو اگر آوے تمکو اوسکا عذاب
رات میں یعنی مکہ کا جو غفلت میں ہو یا دن میں کہ اہل مکہ بدر میں چڑھ کر مسلمانوں پر آویں اور شکست
اونکی ہو کسی شی کے ساتھ جلدی کرتے ہیں مجرم اور پھر اس رکوع ششم میں اور زیادہ فتح بدر کا بیان ہے

۴۔ پھر رکوع ہفتم میں ہے کہ تحقیق جن لوگوں پر تیرے رب کا کلمہ ثابت ہولیا ہے وہ بدر میں مارے جاوینگے

وہ ایمان نہ لاوینگے اگرچہ ہر ایک آیت اونکو آوے یہانتک عذاب الیم بدر و مکہ آوے اور پھر فرماتا ہے کہ آیات و رسول قوم سے کہ ایمان نہ لاویں بے پرواہ نہ کریں جو ارشاد ہے اِنَّ الَّذِیْنَ حَقَّتْ عَلَیْہِمْ کَلِمَتُ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَلَوْ جَآءَتْہُمْ کُلُّ اٰیَۃٍ حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ پھر ارشاد ہے پس کفار کہ نہ انتظار کریں مگر انکے سو ایام کا جو پہلے گذری یعنی تباہ ہوئی پس انتظار کرو میں بھی انتظار کرنے والا ہوں پھر نجات دیں سردار رسل و اہل اسلام کو پس دیکھئے کہ کسی ان آیات میں انکا اعجاز ہی نہیں بلکہ اثبات اعجاز ہے۔

سورہ ہود میں اول ہی یہی فرمایا گیا ہے اِنَّنِیْ لَکُمْ مِّنْہُ نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ کہ میں تمکو اوس کتاب سے ڈرانیوالا ہوں اہل کفر کو اور بشارت دینے والا اوسکو جو ایمان لاوے اور اگر طلب مغفرت کرو اپنی رب سے پھر توبہ کرو شرک سے خدا کیطرف برخوردار کرے تمکو بڑے نیک برخورداری ایک میعاد مقرر تک اور دے ہر فضل والے مثل ابوبکر کو اوسکا فضل کہ خلیفہ ہو وگر باز رہو ایمان لانے سے تو تحقیق میں خوف کروں تمہارے اوپر بڑے دن کے عذاب سے کہ وہ روز بدر ہے پھر ارشاد ہے وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْہُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓی اُمَّۃٍ مَّعْدُوْدَۃٍ لَّیَقُوْلُنَّ مَا یَحْبِسُہٗ اور اگر ہم دیر کریں اونسے عذاب تو وقت معدود تک کہ بعد ایک سال ہجرت کے ہے البتہ کہیں کون اوسکو روکے اَلَا یَوْمَ یَاْتِیْہِمْ لَیْسَ مَصْرُوْفًا عَنْہُمْ وَحَاقَ بِہِمْ مَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَہْزِءُوْنَ آگاہ ہو جسدن اونکو آوے نہ پھرایا اون سے اور گھیرے انکو جسکے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے پھر آیندہ دنگ کی وجہ بتلاتا ہے۔

۲ پھر اسمیں بیان ہو کہ شاید تو چھوڑنیوالا ہے بعض اوسکو جو وحی کیگئی ہے تیری طرف اور تنگ ہو اوسکو ساتھ تیرا سینہ اس سے کہ کہیں کہ کیوں نہ نازل کیا گیا اوپر خزانہ کہ شاہنشاہ کرے کہ فصل ہشتم دانیال میں لکھا ہے جس سے ہر قل برباد ہو یا ہوا اوسکے ساتھ فرشتہ اہل مکہ کی ہلاکت کیلئے جیسے بدر میں تو ارشاد ہے کہ مکہ میں ہوتے ہوئی خبریں نسبت تو ڈرانے والا ہے کفار کو اور اللہ ہر شی پر

مختار ہے کہ ہر شے اپنے وقت تک ہونے والی ہے اب یا اقرار اسکی نزول کا کریں یا کہیں کہ افترا
کیا اسکے مدعی نبوت نے تو چونکہ وقت اوس نبی ہزار پیغمبر والے کا آ گیا جسپر کلام خدا اترے اور افترا بات
ہے کہ دس آیات ہی ہوں تو فرمایا ہے فرما تو تم لاؤ دس آیتیں افترا کی ہوئی اور بلاؤ حاضرین زمانہ
سے اوسکو جسکے ساتھ تم طاقت رکھتے ہو خدا کے سوا جسنے قرآن نازل کیا ہے اگر تم سچے ہو پس
اگر نہ جواب دیں تمہارے لیئے تو جانو اللہ نے ہی نازل کیا ہے اپنے علم کے ساتھ اور نشان سے
اوس پیغمبر کے حسب فصل ۸ اسفر شنے کے توحید کی تعلیم ہے تو تعلیم توحید فرمائی جاتی ہے کہ نہیں ہے
کوئی الٰہ اوسکے غیر پس کیا تم اسلام لائے۔

سورہ یوسف میں آیات ہیں سائلین کو لیئے کہ امی لقب سے جو پڑھا لکھا نہیں وہ قصہ دریافت
کیا جاتا ہے جو پڑھا و سنا نہیں۔ پس یہہ کیسا اعجاز ہے۔

سورہ رعد میں پیشینگوئی ہے مکہ کے سرداروں کے مارے جانے کی جیسے رکوع اول میں ہے وَیَقُولُ
الَّذِینَ لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَیْہِ اٰیَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ کہ کہیں کیوں نہیں نازل
کیجاتی آیت عظیم یعنی جس سے ہلاکت سرداران بنی قیدار کی ہو تو جواب یہی ہے کہ ہوتے ہوئے مکہ
میں تو ڈرانے والا ہے کہ قبل از ہجرت لانا اوس آیت کا خلاف فصل ۱۲ یسعیاہ کے ہے کہ ہر شے انداز
کے ساتھ ہے اپنے وقت پر پوری ہونے والی ہے اور یہود کی نسبت جو مکہ میں آنکے رسالت کے
منکر ہوئے ارشاد ہے وَالَّذِینَ یَنْقُضُوْنَ عَھْدَ اللّٰہِ مِنْ بَعْدِ مِیْثَاقِہٖ وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ
یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ اللَّعْنَۃُ وَلَھُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ
یَقْدِرُ وَفَرِحُوْا بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا مَتَاعٌ وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْہِ
اٰیَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ قُلْ اِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ اَنَابَ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ
بِذِکْرِ اللّٰہِ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اور وہ یہودی وارد مکہ جو توڑیں عہد خدا توریت کو جو

مقام پراون سے عہد نبی امی کی بابت لیا گیا ہے مخصوص فصل ۸ اور ۲۴ و ۳۲ و ۳۳ سفر مثنے میں
بعد اوسکے محکمی کی اور قطع کریں اوسکو جسکے وصل کا حکم کیا گیا ہے کہ مسیح کی نسبت ایک واقعہ ۴۹۲ سنہ
قبل مسیحی سے سات و دو و ساٹھ ہفتوں کے بعد ولادت مسیح لکھی ہے اونکے وصل کا حکم ہے
وہ علیحدہ علیحدہ کرکے ولادت مسیح کو نہ مانیں اور فساد ڈالیں زمین میں کہ ہزار ہفتم کی وجود آدم
سے سنون میں تغیر کریں تاکہ رسالت ختم المرسلین تسلیم نہو اونکے لئے لعنت ہے دنیا میں اور اونکے
لیئے برا گھر ہے آخرت میں اور چونکہ بعد ہجرت کے فتوحات عامہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر لکھے ہیں نہ
مکہ میں کہ اہل اسلام پر بہت تنگی تھی تو اس سے وہ اعتراض کریں تو ارشاد ہے کہ نہیں ہے حیات
دنیا آخرت کی مقابلہ میں مگر قلیل پونجی اور کہیں کافر کیوں نہیں نازل ہوتی اوپر آیت فتح اوسکی
سے فرما کہ اللہ جسکو چاہے گمراہ کرے کہ وہ یہودی وقت معہود ایک سال ہجرت کی بعد کو نجات
کہ فصل ۱۲ یسعیا میں لکھی ہے قبل اور ہدایت کرے اللہ جو اوسکی طرف رجوع کرے وہ جو اتقی
ہیں ایمان لائے مطمئن ہیں اونکے دل خدا کی یاد سے جو فصل ۱۲ یسعیا میں ہے آگاہ ہو ذکر خدا
سے مطمئن ہوں اونکے دل اور رکوع ۵ میں ہے کہ ہمیشہ پہونچی اہل مکہ کو ٹوٹنے والی آفت مثل
فتح بدر و فتح خندق وغیرہ کے اہل اسلام سے یہانتک کہ تو اوتری اُنکے گھروں کے پاس یعنی
حدیبیہ میں پر یہ امور مستلزم ہجرت کو ہیں یہانتک کہ آوے خدا کا وعدہ فتح مکہ کا جیسے ارشاد ہے
وَلَا یَزَالُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تُصِیْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِیْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰی یَاْتِیَ
وَعْدُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اور آیندہ حیات دنیا میں عذاب کی خبر ہے جو بدر میں
ہوا اور پھر فرمایا گیا کہ کسی رسول کو اختیار آیت لانیکا بغیر حکم خدا نہیں ہر میعاد کے لیئے تحریر ہے
اوسکی خلاف نہو یعنی فصل ۱۲ یسعیا کی خلاف نہو محو کرے اللہ جو چاہے یعنی اہل مکہ کی کفر کو اور
ثابت کرے جو چاہے کہ اہل اسلام کو فتح دے اور اوسکے پاس ام الکتاب ہے کہ خلاف اُسکے نہو۔

جیسے ارشاد ہے وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا
بِاِذْنِ اللّٰهِ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ
اُمُّ الْكِتٰبِ ۔ اگر دکھلاویں ہم تجھکو بعض
اوسکا جو وعدہ ہم کرتے ہیں مثل فتح بدر و خندق وحدیبیہ و فتح مکہ یا وفات ہم تجھکو دیں پس
جز این نیست تجھپر بلاغ ہے اور ہمارے اوپر حساب ہے کہ خلفا کو فتح دیں جیسے ارشاد ہے وَاِمَّا
نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ پھر ارشاد ہے کہ
کفار کا مکر کارگر نہوگا اور فرماتا ہے کہ جلد جانیں کافر کسکے لیئے ہے انجام کار شہر مکہ ۔

سورہ ابراہیم میں پیشینگوئی کفار مکہ کو عذاب شدید کی ہے بدرمیں اور عذاب کی درنگ
کی پیشینگوئی ہے اور خوف دلانا عذاب بدر سے ہے کفار کو جیسے ارشاد ہے وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ
مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ اور نیز کفار عذاب کی جلدی کرنے اور نیز اُنکے مکر کا بیان ہے جوبابت قتل
واخراج وقید کرنے کے انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا مگر ارشاد ہے کہ کچھہ کارگر نہوگا وَلَا تَحْسَبَنَّ
اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ کہ مت گمان کر اللہ
کو غافل اوس سے کہ ظالم کام کرتے ہیں جز این نیست ہم اونکے لیئے دیر کرتے ہیں اوس دن کیلیئے
کہ چکا چوند ہوویں اوسمیں بینائیں یہ جواب اُنکی جلدی کا ہوا فتح بدر کی بابت کہ وہ موقوف
ہجرت پر ہے تو ہجرت کی نسبت فرماتا ہے وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَاِنْ كَانَ
مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ اور اہل مکہ مکر کریں اپنا مکر کہ قتل پیغمبر پر مستعد ہوں اور اللہ کے
پاس ہو اُنکے مکر کا جواب کہ یک مشت خاک سے وہ سب آنکھیں ملتے رہجائیں جو نبی کے
ہاتھ سے پھینکا جاوے اگرچہ ہے اونکا مکر کہ زائل ہوا اوس سے پہاڑ کہ پانچ پانچ آدمی ہر قبیلہ
کے قتل نبی پر جمع ہوں تاکہ بنی مطلب عوض اون سے نہ لے سکیں ۔

سورۂ حجر کے اول میں فتح مکہ کی خبر ہے جس وقت میں کفار مکہ کی نسبت ارشاد ہے رُبَمَا
یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ بسا اوقات دوست رکھیں گے اہل مکہ جنہوں نے کفر
کیا ہے کاش ہوتے ہم مسلمان قبل از فتح مکہ اور وہ جو جلدی کرتے ہیں کفار کو پھر کیوں
فتح نہیں ہوتی تو ارشاد ہے وَمَا اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَ
مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ اور ہمنے نہ ہلاک کیا کوئی قریہ مگر اوسکی تحریر مقرر ہے نہ سبقت کرے کوئی گروہ اپنی اجل
مقرر سے اور نہ دیر کرے اور فتح مکہ اہل اسلام کے لیئے ہونے والا تھا مگر حالت ضعف اسلام و قوت
کفار میں کب کفار کے خیال میں آتا تھا تو کہنے لگی جیسے ارشاد ہے وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَيْهِ
الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ اور کہا کفار نے اے وہ جس پر نازل ہوا ہے ذکر بتحقیق تو مجنون ہے کہ کجا چنیں
ضعیف مسلمان اور کجا قوت فتح کفار تھا ونکا کہنا ہوا کہ اس صحبت میں فتح مکہ کا وعدہ جنون سی
ہے اور پہلے اس سی فتح بدر کو کفار نے سنا تھا جسمیں ملائکہ کے سبب اونکی مقتولیت ہوئی تو کہنے
لگے جیسے ارشاد ہے لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ کیوں نہ لاوی ہمپر ملائکہ کو اگر تو
صادقین سی ہے جواب فرماتا ہے مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْۤا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ہم نہ نازل کریں
ملائکہ موجب ہلاکت کفار مگر وعدہ رہت کی ساتھ کہ بعد ایک سال ہجرت کی موعود فصل ۲ یسعیا میں ہی او
نہوں وہ مہلت دی گئے اور کفار مکہ کا مقولہ ہوا کہ پیغمبر ہی مارا جاویگا تو ارشاد ہوا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا
الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ و بدرستی ہمنے ہی نازل کیا ہے پیغمبر ختم المرسلین پر اپنا ذکر او بتحقیق ہم ہی
اوس پیغمبر کے البتہ حافظ ہیں کہ مارا نجاویگا جیسے فصل ۱۸ سفر مثنیٰ موسے میں اسکا وعدہ ہی۔
۲ پھر اس سورت میں کفار مکہ کو عذاب بدر و فتح مکہ سے خوف دلایا گیا ہے جیسے ارشاد ہے قُلْ
اِنِّیْۤ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ اور فرما بتحقیق میں عذاب سی ڈرانے والا ظاہر ہوں او سپر سند فرماتا ہی
اون پانچ اشخاص کی ہلاکت پر تعیم کرنے والی سورتوں کے تمسخر سے تھے (۱) ولید مغیرہ (۲) عاص و

(۳) حارث قیس (۴) اسود یغوث (۵) اسود مطلب کہ کوئی کہتا کہ میں نحل لیتا ہوں اور کوئی
کہتا ہے میں عنکبوت اور کوئی بقرہ و کوئی اور سورت وعلی ہذا اور دوسری شرارتیں کرتے ایک
روز سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام مسجد حرام میں بیٹھے تھے کہ جبرئیل آئے اور پانچوں شخص
تبھی آکے طواف کر رہے تھے جبرئیل نے کہا اے خدا کے رسول مجھکو فرمایا گیا ہے کہ انکے شر سے
آپکو کفایت کروں پس ولید کی ساق کیطرف نگاہ کی کہ وہ تیر تراش کی دوکان پر گذرا کہ تیر
کی پیکان اوسکے دامن میں لگی کہ کبر سے راہ میں نہ ٹھیرا کہ اوسکو جامہ سے نکالے اور پیکان نے
اوسکی ساق کو زخمی کیا کہ رگ شریان اوسکی کٹ گئی اور وہ پکارتا تھا کہ محمد کے خدا نے مجھکو مارا
اور جہنم رسید ہوا اور عاص وائل کے پانو کو دیکھا اور کانٹا اوسکے پانو میں لگا اور ورم کر گیا اور اوس
سے وہ جہنم رسید ہوا اور حارث کی ناک کیطرف دیکھا اور خون و پیپ اوس سے جاری ہوا اور جہنم
رسید ہوا اور اسود بن یغوث کی مونہہ کیطرف دیکھا کہ خاک خاکستر میں ملتا تھا اور جہنم رسید ہوا
تو فتوحات اسلامیہ سے کفار پر عذاب کی خبر پرسند فرماتا ہے کما انزلنا علی المقتسمین الذین
جعلوا القرآن عضین جیسے ہمنے نازل کیا عذاب اون پانچ بانٹنے والوں پر جنہوں نے قرآن کو
ٹکڑے ٹکڑے بانٹا۔

سورہ نحل کے اول میں منظر یقین عذاب بدر و فتح مکہ کے ارشاد ہوا اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ
آہی گیا امر خدا بابت فتح پس نہ جلدی کریں کفار۔

۲۔ اور اس سورت میں پیشینگوئی ہے مہاجرین کی نسبت کہ ہم اونکو دنیا میں اچھا ٹھکانا دینگے
اور ماجرا آخرت بڑہ کر ہے کاش کفار جانتے بالخصوص اجر ابوبکر صدیق جو صبر کریں اور اپنے رب پر
بھروسہ کریں جیسے ارشاد ہے والذین ہاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا لنبوئنہم فی الدنیا ولاجر
الآخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون الذین صبروا وعلی ربہم یتوکلون کہ صدیق کا توکل سب سے زیادہ تھا

وہ جو ہجرت کریں خدا میں بعد اپنی مظلومیت کے البتہ جگہہ دیں ہم اونکو دنیا میں کہ خلیفہ ہوں اور اجر آخرت بڑا ہے کاش کفار جانیں وہ ہجرت والے وہ ہیں جو صبر کریں اور اپنے رب پر توکل کریں۔

۳ ہجرت سے قبل جو کفار نے قتل وغیرہ کا مکر کیا اور ہجرت کے بعد جو سراقہ کو گرفتاری کے لیئے بھیجا اوسکا گھوڑا تا زانو خسف ہونے لگا یا عذاب اہل مکہ پر بدر میں اسطرح پر آیا کہ وہ شعور نرکھتے ہیں یا خندق کے غزوہ میں بے نیل مرام جو کفار لوٹے کہ پیغمبر کو قتل نکرسکے اور عاجز کرنے والی نہوئے اور غزوہ فتح مکہ میں اہل مکہ کو خوف پر اللہ نے پکڑا وہ ارشاد ہے أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ آیا بس امون ہوئے جو بدیوں کا مکر کریں کہ خسف کرے اللہ اونکو مثل سراقہ کو زمین میں یا لاوے اللہ اونکو عذاب مسخ۔ بدر اسطرحسے کہ شعور نرکھیں یا پکڑے اونکو اللہ اونکی بازگشت میں ابوسفیان کو پس نہیں ہے وہ عاجز کرنے والے اہل اسلام کو احد میں یا پکڑے اللہ اونکو خوف پر وخواب میں بتحقیق تمہارا رب البتہ مہربان ہے اہل اسلام کے لیئے رحم کرنے والا ہے

۴ پھر اس سورت میں ہے اور اگر پکڑے اللہ تعالیٰ آدمیوں اہل مکہ کو اونکے ظلم کے سبب نہ چھوڑے زمین پر کوئی چلنے والا ولیکن درنگ کرے اونکو ایک میعاد مقرر تک پس جب آوے اونکی میعاد نہ دیر کریں ایک ساعت نہ جلدی کرے جیسے فرماتا ہے وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ اور جو مواخذہ کرے اللہ تعالیٰ آدمیوں کو اونکے ظلم کے ساتھ نہ چھوڑے زمین مکہ پر چلنے والا ولیکن دیر کرے اونکو میعاد مقرر تک پس جب

اونکی اجل کا وقت نہ دیر کریں لمحہ اور نہ جلدی کریں۔

۵ پھر مکہ کے واسطے اس سورت میں مثل فرمائی جبکہ قحط سالی کی پیشنگوئی فرمائی گئی تو قحط سالی پڑی کہ سخت لاچار کفار ہوئے جیسے ارشاد ہے ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ فَأَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُونَ تو فرماتا ہے اور بیان کرے اللہ مثل قریہ مکہ کے کہ تھا امن والا آتا اوسکا رزق بخوش حالی ہر مکان سے پس کفر کیا اونہوں نے اللہ کی بڑی نعمت رسول کی سا تو چکھایا اللہ نے لباس بہوک وخوف کا بسبب اوسکے جو کرتے تھے اور البتہ آیا اونکے پاس رسول اونمیں سے تو تکذیب اوسکی کی تو پکڑا اللہ نے اونکو عذاب سے اسحالت میں کہ وہ ظالم تھے اور جب دعا سے حضور پیغمبر کے قحط سالی گئی تو ارشاد ہے فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ پس کھاؤ اوس چیز کو جو تمکو نصیب کیا ہے اللہ نے حلال طیب اور شکر کرو خدا کی نعمت کا اگر ہو اوسکو عبادت کرنے والے۔

سورہ بنی اسرائیل میں دو مرتبہ یہود کی بربادی کا بیان ہے جنکو اکثر مفسرین یوں لکھتے ہیں ایک بخت نصر سے دوسرے رومیہ سے جو ہوئی اور پہلی مرتبہ کی بربادی کے بعد ذوالقرنین کورش کیقباد سے وہ واونکی مسجد مقدس خلاص ہوئی جیسے مفصل مجموعہ تورات میں ہے دوسری مرتبہ کی بربادی کے بعد اہل اسلام سے خلاص ہونے کی پیشینگوئی ہے جو اکثر کتب مقدسہ میں موجود ہے اور یہہ بھی پیشنگوئی ہے کہ اگر اسرائیلی پھر شرارت کرینگے تو ہم بھی عذاب سے اونپر لوٹینگے جیسے بنی قینقاع و بنی نضیر و بنی قریظہ وغیرہ کی نسبت ہوا جیسے ارشاد ہے عَسٰى رَبُّكُمْ أَنْ يَرْحَمَكُمْ وَإِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا پھر بشارت ہے مومنین بالخصوص

اہل کتاب کو اجر کبیر کی جو ممالک مقدس میں بلا خوف بسے اور کافروں کو عذاب کی کہ
تہ تیغ ہوئے اور عود شرارت سے اہل اسلام کا اونپر عود کرنا فصل ۱۸ اسفر مثنے میں ہے کہ جو نبی اسمٰعیل
کو تسلیم نکریگا اوسکو اوس نبی سے ہلاکت ہوگی۔ اور جبکہ نضر بن حارث نے دعا مانگی کہ اگر اسلام
حق ہو تو ہمارے اوپر پتھر پڑیں تو اوسکا جواب آیا وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ الآیہ کہ ہم محو
کریں آیت رات کفر کو اور کریں آیت اسلام کو بینا کریں تاکہ تم خواہش فضل اپنے پروردگا سے
اسلام کی کرو۔ اور تاکہ جانو برسوں کے عدد و حساب کرکے کہ ہزار ہفتم وجود آدم میں زمانہ نبوت
پیغمبر امی لقب کا آگیا۔

پھر اس سورت میں ایک اور معجزہ کیطرف اشارہ ہے کہ جب ابوجہل نے اپنی مذمت قیامت
کے روز میں قرآن سے دریافت کی تو اوسنے کہا کہ قیامت تو جب آوے گی دیکھا جاویگا پر
مدعی نبوت کو قرآن پڑہتے ہوئے جب میں دیکھوں تو خبر لوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن
پڑھا اور وہ آیا حسب آیت وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا کے ابوجہل کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ دیکھے اور اوسکے کان پر پردہ
پڑگیا اور اوسکے کان پر ٹھوس ہوگیا جیسے وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ
وَقْرًا سے ظاہر ہے۔

اور اس سورت میں بابت اعادہ کے قیامت میں کفار کی نسبت پیشینگوئی فرمائی کہ جلد کہیں
کفار کون ہمکو لوٹاوے چنانچہ اونہوں نے کہا کون لوٹاوے ہمکو تو اوسکا جواب آیا کہ جسنے اول بار
پیدا کیا ہے تو فرمایا گیا کہ جلد مٹکاویں اپنا سر چنانچہ ایسے ہی کیا کہ سر مٹکانے لگے اور رکوع چھ میں اس
سورت کی پیشینگوئی ہے عمرو بن عاص کی نسبت جبکہ مہاجرین حبشہ کو لوٹانے کے لئے جہاز پر
سوار ہوئے اور جہاز ڈوبنے لگا اور بتوں کو پکارا اور ساحل نجات پر نہ لگا اور خدائے واحد کو پکارا

تو ساحل نجات پر لگا اور جبکہ جہاز سے اُترے تو مشرک رہے اور شاہ حبش سے مایوس ہوئی کہ مہاجرین کو پکڑ دے اور پھر جہاز پر واپس آئے تو جہاز ڈوبنے لگا اور اونکا ساتھی ڈوب گیا اور پھر خدا کو پکارا اور نجات ہوئی اور پھر چند سے مشرک رہے۔ اور تیرا اس رکوع چھ میں پیشنگوئی ہلاکت قرائے اور مکہ پر احاطہ ہوجانا لکھا ہے۔

اور اس سورت میں رکوع آٹھ میں ہے کہ اگرچہ قریب ہو کہ نبی کو لغزش دیں مکہ میں رہنے سی کہ نکالیں پھر کافر نہ ٹھہریں تیری خلاف میں مگر کم کہ سرداران مکہ بدر میں مارے جاویں یہہ طریقہ پہلے انبیا کا بھی ہے پھر اس رکوع میں ہے لیکن اسوقت میں قبل از ہجرت کیا مناسب ہے تو ارشاد ہے کہ نماز برپا رکھ اور ہجرت مدینہ کی خبر ہے بطور پیشینگوئی فرماتا ہے کہ اوسوقت کہہ اے میرے رب مجھکو داخل کر جائے صدق مدینہ میں جو تمام کرے فصل ۱۲ یسعیا میں ہجرت گاہ بنی قیدار ہے اور نکال مجھکو اخراج صدق اور کر میرے لیئے اپنے پاس سے غلبہ ظاہر اور فرما آیا حق اور گھٹا باطل تحقیق باطل ہے گھٹنے والا یہہ کیسی پیشنگوئی ہو اور فرماتا ہو وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ کہ ہم نازل کریں قرآن سے وہ جو شفا ہو اور رحمت مومنین کے لیئے کہ فتوحات اسلامی کا ذکر ہیں اور نہ زیادہ کرے ظالموں کو جو نبی پر ظلم کریں مگر زیانکاری کہ ہجرت کے بعد اونکی شکست ہو۔

اور اس سورت میں روح موعود کی کا ذکر ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جسمیں پیشنگوئی حبقوق نبی کی ظاہر ہے کہ خداوند یعنی رسول خداوند مدینہ میں تشریف لاویگا اور وہ اپنے اوپر پردہ ڈالیگا اور اوسکو اختیار شمس و شق قمر پر ہوگا۔ کہ قمر شق کیا اور شمس کو رد کیا

اور اس سورت میں دعوی ہے کہ اگر انس و جن جمع ہوجاویں پر قرآن کی مثل یعنی کلام الٰہی منزل کے دعوے سی پر کوئی نہ لاسکے گا اگرچہ ہم اوسکو یعنی اوسکے واقفین کو اُٹھالیں پر چاہیئے کہ بعد ختم رسالت و نبوت کر دوسرا کوئی بدعوی نزول لاسکے یہہ نہوسکی بلکہ وہ چاہیئے کہ ارانجا دی اور پیشنگوئی اوسکی الٰہی

ہوجاوے لیکن یہہ نہیں ہوسکتا کہ مثل اوسکے۔ اور جبکہ قرآن کی مثل یعنی منزل کوئی نہ لا سکا نوبت
سے اشخاص کفار مکہ جمع ہوئے اور یہودیوں سے حسب فصل ۳ حبقوق کے اہل کہ نے سنا تھا کہ خداوند
یعنی رسول خداوند موصوف سے زمین لرزجاویگی اور قومیں پراگندہ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجاوینگے اور
پرانی پہاڑیاں دہس جائینگی مطلب پہاڑوں کے دہس جانے اور پہاڑونکے ریزہ ریزہ ہونے سے بادشاہ
و نواب و راجاؤں کفار کے زوال سے تھا جو بعد ہجرت کے اہل اسلام سے وقوع میں آیا جیسے آیت وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ
اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا سے خود اس سورت میں پیشینگوئی کیگئی ہے اور زمین کی
لرزنیسے مطلب بروز ہجرت زمین کا لرزنا بھی واقع ہوا اور فصل ۱ یسعیا میں مکہ میں نہرونکا جاری ہونا لکھا
ہے جو بعد ہجرت کے وقوع میں آیا اور اہل مکہ کو سوارونکا مارا جانا فصل ۲۱ یسعیا میں لکھا ہے تو کیسے
کفار کی درخواست کے مطابق یہہ ہوجاتا علے ہذا باغ و باغچہ ممالک عرب میں لگنے فصل ۲ یوئیل
میں بعد ہجرت کے لکھے ہوئے ہیں تو کفار کا کہنا کہ ہمارے لیئے باغ کھجور و انگور کا لگا دے یہہ بھی خلاف
نشان پیغمبر کے تھا اور فصل ۶۰ یسعیا میں مزین ہونا خانہ کعبہ کا زر و جواہر سے مذکور ہے پر
نہ قبل از ہجرت یا ملائکہ کا آنا بدر میں موعود تھا نہ قبل از ہجرت یا آنکہ کروبیہ کی آمد فصل ۲۳
تکوین میں بصورت مومنین متبعین صحابہ تھا جیسے فصل ۳۳ سفر تثنے سے ظاہر ہے جیسے فصل
۳۳ میں مذکور مطلب خدا کے آنے سے خلیفہ خدا کا آنا بصورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم لکھا
ہے نہ جیسے کفار کا خیال تھا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف یہی جواب اسکا ہونا مناسب
تھا کہ میرا رب پاک ہے کہ اوسکی طرف تم تہمت کرو کہ یہہ نشان ختم المرسلین سے فرمائی ہوں اور
مجھمیں نہوں نہیں ہوں میں مگر بشر رسول عظیم الشان جسکے اعلے نشان سے پارہ پارہ نزول
آیات قرآن اللہ کیطرف سے ہے کہ اوسکی آیت کی برابر بدعوے نزول جو لاوے وہ حسب فصل
۱۸ استثنے موسے کے مارا جاوے اور ایسے ہی ہوا اور جبکہ اُنہوں نے آسمانی اشیا کا پہٹ جانا

طلب کیا تو قمر کو حسب پیشنگوئی فصل ۳ حبقوق کی شق قمر کرکے دکھلا دیا پر یہہ مطلب نہ ملا
اہل اسلام کو بغیر دیکھے کتب سابقہ کے تبلائے ہیں نہ اہل کتاب اس سے واقف ہیں اسوجہہ سے
یاجوج والی روس وماجوج اہل یورپ کی پادری وملحد اعتراض قرآن پر کرتے ہیں کہ قرآن
میں قرآن کو ہی معجزہ بتلایا جاتا ہے اور دوسرے معجزات کے لانے سے انکار ہے حالانکہ کہیں
انکار اعجاز کے لانے سے نہیں اونکی طلب غیر موقع ہے۔

سورہ کہف میں ایسے اہل اسلام کی حقانیت کی پیشینگوئی قصہ یاجوج والی روس
وماجوج اہل یورپ سے ظاہر ہے جیسے شمس نصف نہار ظاہر ہوتا ہے گو شپرہ چشم نصارے و
ملحدین یورپ پر پوشیدہ رہی۔ اونکی تفصیل آئندہ ذیل میں ہم لکھتے ہیں اور اسمیں اور
بہت سی پیشینگوئی ہیں مثلاً لفظ عوج میں دجال کی خبر ہے جو کچھ ہوگا اس مقام حدیث میں ہے
کہ جو اوائل سورہ کہف پڑہے وہ فتنہ دجال سے امن میں رہے اور نیز اسمیں اخبار ما تقدم کا ذکر ہے مثل
قصہ اصحاب کہف کا نہ توراۃ میں ہے نہ انجیل میں ہے اور یہہ اسمیں پیشینگوئی ہے فتح بدر و مکہ
کی جیسے وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ
سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا اور نہ ایمان لائے اکثر مدینہ کے آدمی جبکہ آئی اونکے پاس
ہدایت نہ استغفار کیا انہوں نے اپنے رب سے مگر کہ آوے اونکو پہلے انبیا کا طریقہ کہ بعد ہجرت کے
وہ تباہ ہوئیا آوے اونکے اوپر عذاب بدر و عذاب فتح مکہ اور نہ بھیجیں پہلے ہم رسولوں کو مگر بشارت
دینے والی فتوحات اسلام سے اور ڈرانے والے کافروں کو اور محاربہ کریں کافر باطل باتوں کی ساتھ
تاکہ گرادیں حق بات کو اور پکڑیں میری آیات مخوفہ اور اوسی شے سے کہ ڈرائے جاویں ٹھٹھا کرکے
اب قصہ ذوالقرنین و یاجوج و ماجوج کا سننا چاہیئے کہ مکہ والے اہل مدینہ کے یہود پاس حال دریافت
کرنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گئے تو چونکہ فصل ۱۲ اسفر شنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل

موسے لکھا ہے اور موسے نے پہلے وپچھلے خبریں دی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم وجہ روح
اعظم ہیں تو فصل ۳ حبقوق میں لکھا ہے کہ وہ خداوند اپنا اوپر پہ وہ ڈالیگی تو یہود کے علما نے
اہل مکہ سے کہا کہ اون سے تین باتیں دریافت کرو ایک قصہ اصحاب کہف کہ نہ توراۃ میں
ہے نہ انجیل میں ہے اور یہہ پہلی خبر ہے اور دوسری یاجوج وماجوج سے دریافت کرو جسپر ذوالقرنین
نے سد باندہی اور نبی موعود کی امت پر اون دونو قوموں سے آفت آنے والی ہے اور
تیسری روح سے دریافت کرو کہ وہ خود ہی ہیں پس اگر تینوں کا جواب ندیں تو وہ نبی موعود
نقل ہوسے ہوئی اور اگر دو کا جواب دیں اور ایک کا ندیں تو وہی روح موعود نبی اکرم ہیں
پس بفضلہ تعالی دو کا جواب مفصل آیا اور تیسری کا در پردہ دیا پس واضح ہو کہ ہر چند ذوالقرنین
یعنی دو طرف کے بادشاہ چند مطابق تاریخ کے ہیں ایک صعب حمیری دوسرے انگریز مشرق
و مغرب کے بادشاہ ہیں تیسرے کیقباد سائرس کبیر میڈو فارس کا بادشاہ تھا جیسے فصل ۹
دانیال واہ سیعیا سے ظاہر ہے اور یہی مراد قرآنجید میں ہیں اور یاجوج بن یافث بن نوح حسان
فصل نہم تکوین واول فصل تاریخ اول ایام مندرجہ توراۃ کے ہیں اور وہ اولاً ستیا یعنی مازندران
و مملکت گیلان میں بسا اور مطابق فصل ۴ تاریخ ایام اول مندرجہ مجموعہ توراۃ کی یاجوج بن سمعیا
بن بعزایل بن روبن بن یعقوب کا نام ہے جو ۷۰۰ سنہ قبل مسیح میں اوسکی اولاد کو تلگت تلنا صر اول
نے پکڑکر مملکت ماجوج میں مثل ضلع وہارا دہا بور متصل گنجہ کے بسایا جہاں ماجوج گیلانی
رہتے تھے تو اوسوقت قوم میں گیل وگال وگاتھ گیلان سے تا لندن وسویڈن وناروے
و مملکت جرمن وناہنڈ و فرانس میں پہیلے اور یاجوج مملکت وشیا وتوبل وتمسک وناروے و
سویڈن میں جابسا اصل توراۃ عبریہ میں انکو غوغ وماغوغ کہتے ہیں اوسکا ترجمہ جو یونانی میں
سکندر کے وزیر کے بیٹے بطلیموس دوم نے کرایا تو گوگ وماگوگ کیا اور جبکہ ترجمہ آریہ مملکت

کشیانے وید میں کرایا تو گوگ دو گوگ سے کیا جبکہ یاجوج والی روس اونکی مملکت میں گیا
تو گوگ کے شر سے اپنے مندروں کی نسبت پناہ مانگی جیسے رگوید میں ایک جگہہ واتھروَن بید
میں دو مقام پر مذکور ہے اور مملکت کشیا مملکت الان واقع داغستان شمال کوہ قاف میں ہے
جنکے مندروں کی بیخ سے سنسکرت کے حروف نکلتے ہیں اور کشیا شی شمال کا تھا تو انکا حال
مفصل فصل ۳۸ و ۳۹ حزقیل میں ہے اور فصل ۴ و ۲۰ مکاشفات یوحنا میں ہے کہ خداوند
چار خلفا کے زمانہ سے شیطان مقید اسطرح ہزار سال تک رہیگا لہ ممالک اہل اسلام کے اطراف
پر یاجوج و ماجوج مسلط ہوں کہ رفتہ رفتہ مسیح کے ساتھ مقابلہ کریں اور بعد ہزار سال کے ممالک
اہل اسلام کے اطراف پر تسلط شروع کریں کہ رفتہ رفتہ مسیح پر جبکہ بار دگر تشریف لا دیں
مقابلہ کو جاویں اور تباہ ہوں تو قرآن مجید کی اس سورت میں اونکا بیان ہے کہ تجھسے
دریافت کریں ذوالقرنین اور قصہ یاجوج والی رشیا و ماجوج سے جیسے جواب سے ظاہر ہوتا ہے
پس جواب فرمایا کہ فرما میں جلد پڑھوں تم پر اوسکا ذکر بدرستی ہمنے قوت دی اوسکو زمین مقدس پر
جبکہ ۳۲۶ سنہ قبل مسیحی میں مالک بابل کا حسب درس ۱۲ فصل ۵ یرمیاہ کے ہوا اور دیا ہمنے اسکو
ہر شے کا سامان تو پیرو ہوا سامان کے اور ذوالقرنین کو حکم تھا کہ قوم یہود کو مغرب و شمال و
مشرق سے لا کر بسا دیں تو پہلے مغرب میں تا مقام عین شمس گیا جہاں پہلے شہر مصر بستا تھا
اور وہاں عین ممنہ تھا جو بطرف مغرب تھا و مقابل بیت مقدس کے کہا جاتا کہ سورج وہاں ڈوبتا ہے
تو وہاں سے یہود کو لایا اور پھیر سودان تک گیا جہاں جولیا بن کوش بستا ہے پھر مشرق کیطرف
متوجہ ہوا اور مشرق و شمالی جانب میں شہر ترسک ہے جسکی نسل سے نشین چین ہے تو مشرق
میں ترسک میں یافث تک پہونچا سیبیریا ئے روس میں ہے جہاں پہاڑ و درخت سے سایہ نہیں
پھر شمال میں توبل آیا جو ایک شہر ابن یافث کا آباد ہے جسکی نسل سے اہل تبت ہیں اور توبل کی ندی

اور کوہ ہرال سی منتہر تارہ بن یافث بن نوح محفوظ تھا جو سوائی بنی قنطورا حرم حضرت ابراہیم
کے اکثر ترک ہیں گراور بن برگ کی گھاٹی سے یاجوج والی رشیا اور اوسکی رعیت ماجوج بھی
اوس گھاٹی سے آنکر اہل تاتار کو ستاتے تھے تو اوس گہاٹی کو روکا اور تیس میل روکے
جنوب و تیس میل شمال میں قلعہ بنائے جو اب تک موجود ہیں اور وہ بیچ زمانہ نزول سورہ کہف تک
آر پار نہوتے تھے کہ جب اوسمیں راہ پیدا کرتے تھے اوپر سے گرجاتے اور آمد رفت بند ہوجاتی اور
سورج کی روشنی آر پار نہوتی پر آخر وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حسب روایت ابو ہریرہ و
ام المومنین زینب کہ آر پار ہوگئی تھی گو قدر قلیل ہے صحیح پر اب وہاں سے راہ کھلگیا ہے اور
تیس تیس میل تک اب بھی قلعہ تین تین میل پر بنے ہوئے ہیں اور صور کی کیفیت یہہ ہیکہ وہ
عبارت عالم مثال سے ہے اور نفخ صور اس سے عبارت ہے کہ پہلے اشیا عالم مثال میں ظہور
کرتی ہے انجگہہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی نسبت فصل ۸ مکاشفات یوحنا میں بھی نفخ
صور لکھا ہے بلکہ اکثر واقعات کے واسطے نفخ یعنی طیاری عالم مثال کتاب مذکور میں لکھی ہے
تو یاجوج و ماجوج کے خروج کے لیئے ہزار سال اسلام کے بعد بھی نفخ صور ہونا لازم آیا تو
قرآن مجید میں بعد ہزار سال والی قیامت کے لیئے نفخ صور فرمایا گیا جسمیں یاجوج و ماجوج کی جمعیت
کمال درجہ حسب فصل ۲۰ مکاشفات کے ہوئی اور جہنم زمینی میں ہیں جو عبارت خلاف جنت آدم
ہے جسمیں نیل و فرات و دجلہ و جیحون حسب حدیث مسلم و توراۃ کے جاری ہیں اون دونوں قولوں
کی وسعت ہوگئی کہ بجائے سات اقلیم کے چالیس اقلیموں میں پھیلی ہوئی ہیں کہ شمالی ساٹھ
اقلیموں کے مقام پر جو چھیاسٹھ درجہ میں تھیں چھیاسی درجہ تک نوے درجہ میں پہونچی
علے ہذا تین ربعوں میں دس دس اقلیموں میں پھیلے ہوئے ہیں گو اون تین ربعوں میں آبادی کم
ہے جنگی آنکھیں پردہ میں ہیں یاد داشت خدا سے اور اپنی درازگوشی سے حق الامر کے منع کو

طاقت نہیں رکھتے کو شکل فرش دیا ہوا ہے پھر اونکی تین قسمیں ہیں ایک نصارا جنکی نسبت
وارد ہے کہ بتحقیق گمان کریں وہ یاجوج و ماجوج اللہ کے بندوں مسیح و مریم کو پکڑیں اولیا اور
اوسکو اچھا سمجھیں بتحقیق ہمنے تیار کیا ہے جہنم زمینی اونکے کافروں کے لیئے مہمانی کہ کیسے کیسے
دنیا میں اونکے کارخانے ہیں دوسرے وہ جو ملحد ہیں اونکی نسبت فرماتا ہے فرمایا کیا نہ خبردار کروں
تمکو زیانکار اعمال سے تو وہ ہیں جنکی سعیں حیات دنیا میں گم ہوئیں یعنی زمانہ مسیح میں اور وہ
یقین کریں کہ ہم اچھی بنا دیں صنعتیں اور فی الحقیقت کیسی کیسی اونکی صنعتیں ہیں مگر بعد
مسیح کے بار دگر لشکر روس کی تباہی کے بعد بقیہ جو ایمان لاوینگے کہ اہل فردوس ہونگے
جیسے اوسکی بنیاد لیورپول میں پڑ گئی اور گویا جوج کی اولاد بکثرت یورپ میں ہے پر اہل اسلام
کے مقابل والی روس و اوسکی رعیت ماجوج ہو گی جو سد کو کھودتے تھے جیسے فصل ۳۸ و ۳۹
حزقیل روس کا یاجوج میں نام ہے۔

سورہ مریم کے اخیر رکوع میں اہل مکہ کے سرداروں کی نسبت ہلاکت کی پیشینگوئی ہے کہ
جب دیکھیں وہ عذاب یا قیامت جو وعدہ کیئے گئے ہیں تو جانینگے کون بد ہے از راہ مرتبہ
کے اور ضعیف تر ہے لشکر میں۔

سورہ طٰہٰ کے آخر میں پیشینگوئی فتوحات اسلامیہ کی ہے جو مکہ کے کافروں نے کہا کہ آیت عظیم
فتح کیوں نہیں آتی فرمایا گیا اور کیا اون پاس بینہ صحف اولی نہیں آیا کہ بعد ایک سال ہجرت
کے فتح موعود ہے اور یہہ وعدہ ایسے وقت آتے ہیں کہ اوسوقت اہل اسلام سخت ضعیف تھے
اور فاروق اوسوقت تک ایمان نہ لائے تھے اور کفار مکہ کا ارادہ قتل کرنیکا نسبت نبی کے تھا

سورۂ انبیا میں فتوحات اسلامیہ کی پیشینگوئی ہے جیسے آیت سَاُورِیْکُمْ اٰیٰتِیْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنَ
سے ظاہر ہے اور وہ کہتے کب ہو یہہ وعدہ اگر تم سچے ہو تو ارشاد ہے کہ کاش جانیں کافر اوسوقت کو

کہ نہ لوٹا دیں اپنے مونہوں سے آگ شمشیر مجاہدین اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ وہ مدد دئیے جاویں
بیہودے بلکہ آوے اونپر عذاب ناگہان کہ نہ طاقت رکھیں اوسکو ردکی اور نہ وہ مہلت دئیے جاویں
جیسے بدر میں کفار پانچ ورنگ میں تھے تین حصہ زیادہ اہل اسلام سے ہوکر کب اونکو خیال
شکست تھا پھر اونکو سمجھایا گیا کہ دیکھو ایمان ستر اشخاص اہل کتاب و شاہ حبش سے کفر زمین
سے گھٹتا جاتا ہے پھر تم کیسے غالب ہوگے یعنی اسلام ہی غالب ہوگا مگر اس پیشینگوئی کو نہ مانے
اور فرمایا گیا کہ میں تمکو وحی سے ڈراتا ہوں اوس تمہاری شکست سے۔ پھر آخر اس سورت میں
زبور کی پیشینگوئی در س ۱۱ و ۲۲ زبور ۳۷ سے خلافت صدیق کی نسبت نقل فرمائی کہ مزبور ندکو
میں بعد اس ذکر کے کہ کفار بدکار و اہل اسلام نیکوکار میں لکھا ہے کہ متوکل صدیق وارث زمین
ہونگے رہی یہہ بات کہ وہ قریب ہے یا بعید اسکے اظہار کی نسبت حکم نہوا۔

سورہ حج میں بھی پیشینگوئی فتح اہل اسلام کے اہل مکہ کے کفار پر ہے جسکی وہ جلدی کرتے
جیسے آیت وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهُ سے ظاہر ہے۔

سورہ مومنون مکیہ ہے اوسمیں خلفاء اربعہ و حضرات امامین حسنین کے اوائل میں پیشینگوئی ہے
کہ فلاح پاویں وہ مومنین مثل صدیقؓ جو اپنی نماز میں خشوع اور وہ مثل علیؓ جو لغو سے اعراض کریں
اور وہ مثل عثمانؓ جو صدقہ دیویں اور وہ مثل عمرؓ جو اپنی فرجوں کو برے کام سے نگاہ رکھیں
مگر اپنے ازواج و اماپر اور وہ مثل امام حسنؓ جو اپنی امانتوں و عہد ونکو رعایت کریں جو امیر معاویہ
سے کریں اور وہی لوگ جو مثل امام حسینؓ کہ اپنی نماز ونپر محافظت کریں آخر وقت تک یہہ لوگ
وارث فردوس ہیں جسمیں ہمیشہ رہیں انہیں چھ حضرات کا ذکر بیان غربائے اسلام و محتاجین
کے جو ہمراہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں شمار کیے ہیں فصل ۵ متی کی انجیل میں ہے اور حضرات
خلفاء اربعہ کا ذکر پھر رکوع ۴ اس سورت میں دوسری طرح سے ہے کہ بدرستی وہ صدیقؓ مثال جو

اسلام لاکر اپنے رب کی خشیہ سے ڈریں اور وہ مثل عمرؓ اپنے رب کی آیات کی ساتھہ (مثل ابو بکرؓ) ایمان
لاویں اور وہ مثل علیؓ اپنے رب کی ساتھہ شرک نکریں (کہ کبھی آپنے زمانہ قبل نبوت میں بھی
بت کو سجدہ نہیں کیا) اور وہ مثل عثمان اوس شے سے جو دئے گئے ہیں عطا کریں اسحالت میں
کہ دل اونکے بھرے ہوں خوف خدا سے اور وہ یعنی حسنین اپنے رب کیطرف رجوع کرنے والے
ہوں یہہ لوگ سرعت کرنے والے ہیں نکوئیوں میں اور وہ اُسکے لیئے سبقت کرنے والے ہیں۔
اور رکوع ۴ میں اسکے عذاب بدر کی پیشینگوئی ہے جسمیں کفار مکہ کے سردار مارے گئے جیسے آیت
حَتّٰی اِذَا اَخَذْنَا مُتْرَفِیْہِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا ھُمْ یَجْئَرُوْنَ اسپر دال ہے۔
اور رکوع ۵ مذکور میں مطابق پیشینگوئی کے جبکہ قحط سالی سخت ہوئی تو ابوسفیان نے
عرض کیا کہ حضور دعا کیجیے کہ قحط سالی دور ہو تو پیشینگوئی فرمائی گئی کہ اگر ہم اونکو رحم کریں اور
دور کریں اوس ضرر کو جو اونکو ہے تو وہ اپنی سرکشی میں بدستور رہیں چنانچہ ایسے ہی بعد دعا
کے قحط سالی دور ہوئی اور بدستور وہ ویسے ہی رہے اور پھر ارشاد ہے کہ ہمنے پکڑا ہے اونکو
عذاب یعنی قحط سالی کے ساتھہ اور پھر نہ عاجزی کریں اپنے رب سے اور نہ زاری کریں جبتک کہ کھولیں
اوپر سخت عذاب کا دروازہ جو فتح بدر ہو کہ ناگہاں اوسمیں اندوہناک ہوں۔
اور نیز اس سورت میں پیشینگوئی ہجرت و فتح بدر کا بار دگر ذکر ہے جیسے ارشاد ہے قُلْ رَّبِّ
اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَاِنَّا عَلٰٓي اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ
سورہ نور میں بڑی عجیب پیشینگوئی بحال خلفا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت جونکہ
سفیر موسے کے فصل ۱۸ استثنے برادران اسرائیلیوں میں لکھا ہے نہ اونکی اولاد میں جیسے
فصل ۳ کتاب اعمال میں اوس فصل کی پیشینگوئی کو بحق اوس پیغمبر کہا گیا ہے جو جانے سے بار دگر
نہیں تشریف لاویں اور موسے علیہ السلام نسل لاوی بن یعقوب سے ہیں اور یوشع نسل یوسف سے

ہیں اور کالیب نسل یہود اسے ہیں تو موسے کے بیٹے و بیٹے خلیفہ ہوئے اور نسل یوسف سے یوشع خلیفہ
ہوئے اور یوشع کے بعد کالیب یہود پر خلیفہ ہوئے نہ یوشع کے بیٹے اور کالیب کے بعد شورت
سے کالیب کے بیٹے خلیفہ ہوئے اونکے بعد خلافت میں ضعف آگیا تو اسی صورت سے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کو خلیفہ حسب ارشاد وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ کو جو متفق سنی و شیعہ کی حدیث
کی ہے ابو بکر نسل تیم سے خلیفہ ہوئے اونکے بعد حسب ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمر فاروق
خلیفہ ہوئے اونکے بعد عثمان اونکے بعد مرتضے کہ خلافت میں ضعف آگیا وہی خطاب کر کے خدا
تعالیٰ فرماتا ہے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّہُمْ فِی الْاَرْضِ
کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمْ دِیْنَہُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَہُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمْ
مِّنْ بَعْدِ خَوْفِہِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ
ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ اللہ نے وعدہ کیا اون لوگونکو تم میں سے جو ایمان لائے اور کام کیے نیک
یعنی ابو بکر و عمر و عثمان و علی کو تا کہ خلیفہ کرے تمکو زمین میں جیسے خلیفہ کیا اللہ نے اون لوگونکو
جو پہلے یعنی امت موسے میں اور چاہیئے کہ برقرار کرے اونکے لیے اونکا دین جس ہو کہ وہ راضی
ہوا ہے اور چاہیئے کہ بدلے اونکے لیے اونکے خوف کے بعد امن عبادت کریں میری اور نہ شریک
کرینگے میرے ساتھ کسی شے کو اور جو کفر کرے بعد اسکے وہ مثل مسیلمہ کے فاسق ہیں اور سورہ قصص
میں ہے موسے کی قوم کی نسبت کہ ہمنے ارادہ کیا کہ احسان کریں اون ضعیف بنی اسرائیل
پر جو زمین مصر میں ہیں اور کریں اونکو امام اور کریں اونکو زمین کا وارث اور قدرت دیں
اونکو زمین میں وہی یہاں ہوا۔

اور نیز اس سورت میں پیشنگوئی ہے مسیلمہ کذاب وغیرہ کے خروج کی اور فتح صدیق کی
اسجگہہ سے اون فاسقوں کے زمانہ میں اہل حق کو ارشاد ہے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ و

أَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اے اہل اسلام تم برپا رکھو نماز دو زکوۃ اور تابعداری کرو رسول کی نہ اون خبیثوں کی طرح سے جو نماز و زکوۃ کو اوٹھا دیں اور اطاعت رسول نکریں اس مقام سے صدیقؓ نے کہا کہ اگر کوئی بکری کے بچہ کی بھی زکوۃ کا نہ دیگا تو میں جہاد کرونگا اور حقتعالی نے فرمایا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَأْوَاهُمُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور نگمان کرا اون مسیلمہ وغیرہ کو جنہوں نے کفر کیا کہ نماز و زکوۃ اوٹھا دیا اور رسول کی اطاعت نکی کہ وہ عاجز کرنے والے ہیں لشکر اسلام کو زمین میں اس مقام سے کمال توکل سے ابوبکرؓ نے عمرؓ و علیؓ کو کہا کہ اگر تم بھی بیٹھ رہو گے تو میں جہاد اپنے کرونگا اور فتح پاونگا۔

سورہ فرقان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اون نشانات سے انکار ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور خلفاء اربعہ واہ مین کی نسبت پیشینگوئی ہے تفصیل پہلے قصہ کی یہ ہے کہ فصل ۳۳ سفر ثنیہ مین تفسیر تعلیم نے التورات میں فرمایا ہے کہ خدا سینا یعنی مکہ میں آیا کہ سینا حسب فصل ۴ نامہ گلتیون پولوس کے مکہ کا نام ہے تو یہود سے اہل مکہ نے سنکر کہا کہ کیا ہے اس رسول کو کہ کھانا کھاتا اور بازاروں میں چلتا اور نہ سمجھے کہ خداوند کے آنے سے رسول خداوند کا آمدن ہے جیسے زیر آیت يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ کے بیضاوی میں لکھا ہے پس اس صورت میں جواب اوسکا یہی ہے کہ ہر رسول کھانا کھاتے آئے ہیں دوسرا اونکا اقتراح یہہ تھا کہ کروبیہ کا ہمراہ درخت حیات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونا فصل ۲ و ۳ تکوین میں لکھا ہے جنکی شمشیر سے حفاظت درخت حیات کی ہو حالانکہ اون کروبیہ کی تفسیر فصل ۳۳ سفر مثنیہ میں متقی و مقدس کرکے ہو چکا اون لوگوں نے یہود سے سنکر کہا کہ اس پیغمبر کے ساتھ فرشتہ کیوں نہیں ہو کہ اسکے ساتھ ڈرانے والا اور چونکہ فصل ۶۰ یسعیاہ میں ہونا کعبہ کا لکھا ہے جو بعد ہجرت کے ہوا یہہ وہ سمجھے کہ گیا یا ڈالا جاوے اسکے لئے خزانہ اور چونکہ زمانہ شوکت میں بعد ہجرت کے ممالک غیر

باغوں کا لگنا فصل ۳ ویل میں ہی تو کفار مکہ کہنے لگے یا ہوا وسکے لیئے باغ کہ کھاوی اوس سے اور نیہ نہ سمجھی کہ باغونکا ہونا مالک عرب میں بعد ہجرت کی تھا اور نیز درخت حیات کو جنت عدان میں رکھا گیا تھا تو وسط جنت میں ہونا اوس نبی کا لکھا ہے اور نہ سمجھی کہ وسط جنت آدم وہ مکہ ہے۔

اور تفصیل دوسرے قصہ کی جسمیں عمر فاروق کو ایمان کی نسبت دعا ہے وہ یہہ ہی کہ رحمن کے بندی وہ مثل سات علماء نصاری ہیں جو زمین میں نرم چلیں یعنی بیا رو بلعم وجبر وجبیر و عائش ویعیش و عداس اور جب مخاطب ہوں اونسی جاہل آتا وہ کہیں سلام اور وہ مثل عمار وغیرہ کی جو کاٹیں راتیں اپنی رب کیلئے سجدہ و قیام میں یہہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذیل میں جب فصل ۵ متی کے شمار میں ہیں جیسے سورہ فتح کی پیشینگوئی کے ذیل میں ہم لکھینگے اور وہ لوگ مثل ابوبکر جو کہیں ای ہماری رب روک ہمسے عذاب جہنم کہ عذاب اوسکا لازم ہے کفار کے لیئے کہ جہنم بہ جگہ و بد مقام ہے اور وہ لوگ مثل عثمان کے جو صرف کریں راہ خدا میں اور نہ اسراف کریں اور تنگی کریں بہ شرع صرف میں اور ہو اونکے درمیان میں اونکا بندوبست اور وہ لوگ مثل عمر ہیں جو نہ پکاریں اللہ کے ساتھ دوسری آلہ کو اور قتل کریں اوس نفس کو جسکا قتل حرام کیا ہے اللہ نے مگر بحق اور نہ زنا کریں کہ عمر فاروق ارادہ قتل پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آئے تھے اور ایمان لائے اور جو کرے مثل ابوجہل کے شرک اور قتل پیغمبر کا ارادہ کرے پڑے بڑے گناہ میں دگنا کیا جاوی اوسکو عذاب اور ہمیشہ رہی اوسمیں ذلیل مگر وہ مثل عمر جو توبہ کرے شرک و قتل سے اور ایمان لاوی و کام کرے نیک پس اوسکی سیئات کہ قتل پیغمبر کا ارادہ رکھتا تھا بدلی اللہ نکوئیوں سے کہ ایمان لاوی و کام کرے و اہل اسلام کی مدد میں رہی اور ہی اللہ بخشش والا مہربان اور وہ عمر جو توبہ کرے و کام کرے نیک تو وہ توبہ کرے اللہ کیطرف بڑی توبہ اور وہ لوگ مثل علی کی عباد الرحمن ہیں جو نہ حاضر ہوں زور میں اور جب گذریں لغو پر گذریں بزرگ

اور وہ جو مثل امام حسن کے جب یاد کریں اپنے رب کی آیات کو کہ خلافت انکی اولاد میں امام
مہدی ہو ہو گی جنکا وجود آیات قیامت ہے نہ گریں اون آیات پر گونگے و بہرے بلکہ سلطنت
معاویہ کو مومنیں اور وہ عباد الرحمن مثل حسین کے ہیں جو کہیں اے ہمارے رب کر ہمارے ازواج
سے اور ذریات سے آنکھونکی ٹھنڈک اور کر ہمکو متقیوں کا امام کہ ائمہ کے اجداد میں یہ صاف
صاف پیشینگوئی ہے قبل از تولد حضرات حسنین جیسے فصل پنجم متی میں قبل از زمانہ
اسلام ہے جسکا ذکر سورہ فتح کے ذیل میں آتا ہے۔

سورہ شعرا میں مکہ والے کفار کی پشت پناہی کی پیشینگوئی ہے کہ جلد آویں وہ فتوحات جنپر
وہ ٹھٹھا کرتے اور رد قرآن کی حقانیت پر اسمیں دلائل ہیں۔

سورہ نمل میں جو کہا ہے اون یہود کو جو مکہ میں آنکر انکار رسالت کرتے مطابق فصل ۱۸ استثنا
مٹنے کی بد عذاب کی پیشینگوئی ہے جسکی تفصیل فصل ۴۲ یسعیاہ میں ہے کہ بنی نضیر جلا وطن
ہوئے اور بنی قریظہ مقتول ہوئے اور بنی قینقاع وغیرہ تباہ ہوئے اور اس صورت میں
قصہ ہد ہد یعنی ہدو بن بدو ادومی کا ذکر ہے جسکو عامہ جانور طائر ظن کرتے ہیں۔

اس سورت میں اور بھی پیشینگوئی ہے کفار مکہ کی کہ اخراج یا قتل یا قید کرنیکا جو ارادہ
نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے تھے اور اوس سے امن کا وعدہ اللہ نے فرمایا اور بدستور
واقع ہوا اور ارشاد ہوا کہ انکے اوپر رنج مت کھا اور انکے مکر سے تنگی میں مت ہو اور فتح کی
بابت ارشاد ہوا وہ جو جلدی کرتے تھے کہ جسکی تم جلدی کرتے ہو وہ آنے لگی ہے جیسے آیت وَ
لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
قُلْ عَسٰى اَنْ يَكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ اسپر دال ہے اور گمراہوں کی نسبت
فرمایا گیا کہ تو فرما کہ خبریں نسبت میں میں نے قبل از ہجرت ڈرانیوالا ہوں۔

سورہ قصص میں آیت ولکن رحمة من ربک لتنذر قوما ما اتٰہم من نذیر کے مطابق
اسلامیہ فتوحات کی پیشینگوئی ہے یعنی تو رحمت سے اپنے رب کی تاکہ تو ڈراوے اوس قوم کو
کہ نہیں آیا اونکو خوف دلانے والا تجھ سے پہلے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں و درصورت نصیحت نہ
پکڑنے کے کیوں نہ پہنچے اونکو مصیبت بسبب اوسکے جو مقدم کیا ہے اونکے ہاتھوں نے
انکار رسالت سے وگرنہ بھیجا تا رسول تو کہتے کیوں نہ بھیجا تو نے رسول ہماری طرف الخ

سورہ عنکبوت میں پیشینگوئی عذاب دنیاوی بدر کی ہے جو حسب آیت وقالوا
لولا انزل علیہ اٰیٰت من ربہ قل انما الاٰیٰت عند اللہ وانما انا نذیر مبین۔
سے ظاہر ہے جسکی وہ جلدی کرتے تھے جیسے آیت ویستعجلونک بالعذاب سے ظاہر
ہے ارشاد ہوا اگر نہوتی میعاد مقررہ تو البتہ آتا اونکو عذاب بدر کمو وہ ایک سال ہجرت
کے بعد فصل ۲۱ پیسیا میں ہے اور البتہ آویگا اونکو عذاب فتح مکہ ناگہان اور وہ شعور نرکھیں
اور جلدی چاہیں تجھسے عذاب کی اور تحقیق جہنم بدر اونکی موت کے البتہ احاطہ کرنے والا ہے
کافروں کے ساتھ اور جسدن کہ ڈھانپے اونکو عذاب اونکے اوپر سے فتح مکہ میں اور اونکے
پیروں کے نیچے سے بدر میں کہ اہل اسلام زمین پست میں تھے اور وہ اعلے پر کہا جاوے چکھو عذاب

سورہ روم میں بقول کنسیہ روم نصارے کے وہ اعجاز ہے جسکا انکار کوئی نہیں کرسکتا
کہ ایسے وقت میں یہہ پیشینگوئی ہوئی تھی کہ کسیکو گمان فتح ہرقل سست مزاج کا نتھا
پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے ایسی پیشینگوئی اوسوقت فرمائی کہ سراسر پوری ہوا اور
بضع کہتے ہیں نو نو سے کمکو اور عدد الم کے جمل صغیر سے آٹھ ہوتے ہیں تو آٹھ سال
اس پیشینگوئی سے فتح ہرقل ہوئی تا آنکہ صدیق نے شرط امیہ سے آخر کار دس اونٹوں
کی اور فتح بدر کے زمانہ میں امیہ کے مارے جانے کے بعد اوسکے بیٹے سے دس اونٹ لیکر

خبرات کردئی یہ درصورت پڑہنے غَلَبَت مجہول وَسَيَغْلِبُوْنَ معروف کے ہے اور درصورت
بصیغہ معروف غَلَبَتْ ومجہول سَيُغْلَبُوْنَ کے خبر فتح فاروق ہے روم پر۔
اور نیز اس سورت میں فتح بدر کا ذکر ہے جیسے آیت يَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللهِ
سے ظاہر ہے لیکن ہوتے ہوئے مکہ میں پیغمبر فتح لاتے تو البتہ کہیں کافر اہل کتاب کہ نہیں
ہو مگر باطل کرنے والے کتب مقدسہ سابقہ کہ اوسمیں بعد ایکسال ہجرت کے فتح لکھی ہی
جیسے ارشاد ہے وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ و اگر تو
اونکو قبل از ہجرت لاوے وہ بڑی آیت البتہ کہیں کفار اہل کتاب کہ نہیں ہو تم مگر باطل
کرنے والے کتب سابقہ کی کہ اوسمیں فتح بعد ایکسال ہجرت کی لکہی ہے۔
سورہ لقمان میں پیشینگوئی ہے عذاب الیم یعنی در غرق النسا رکی ولید کے لیے اور نیز
پیشینگوئی ہے عذاب غلیظ روز بدر کے کفار مکہ کو جیسے آیت نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ
اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ سے ظاہر ہے۔
سورہ الٓمّٓ سجدہ میں ہزار سال اہل اسلام کا ذکر ہے اور اسمیں فتح اسلام کا بیان ہی
کہ ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں یعنی بدر میں تو کفار مکہ نے کہا کب فتح ہوگی تو
جواب ہوا کہ فرمانا کہ فتح کے روز مقتولین کو ایمان نفع نہ دیگا کہ وہ مہلت نہ دیے جاوینگے
سورہ احزاب میں فتوحات اسلامیہ کا بیان ہے اور وہ خدا کے لشکر سے تفرقہ فوج
ابو سفیان میں بدعا حضور صلے اللہ علیہ وسلم پڑا اور ابو سفیان بھاگتے نظر آئے اور فتوحات
اسلامیہ کا بیان ہے جو بسبب پیشینگوئی بنی قریظہ تباہ ہوئے اور اسمیں بیان ہے اوس
امانت و رخت حیات کا جو آدم نے اوٹھایا کہ شمشیر گروہ یعنی مقدس صحابہ سے اوسکی
حفاظت ہوئی یعنی حضور صلی اللہ علیہ کی مفسے مشرک و منافقین کاٹے گئے اور اہل حق

پر خدا رحیم ہوا۔

سورہ سبا میں کفار مکہ پر فتح کی پیشینگوئی ہے کہ بدر میں کثرت پانی سے کیچڑ کی وجہ سے دھسنے لگی اور اہل مکہ پر آسمان ٹوٹ پڑا فتح مکہ کے روز جیسے آیت اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِہِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَیْہِمْ کِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ سے اشارہ ہے دیکھو موسے کی کتابوں کو کہ بربادی ہوویں جبکہ رومیہ سے ہوئی پیشینگوئی ہے کہ آسمان تانبے کا اور زمین لوہے کی ہو جاویگی یہہ سخت کا رسی محاورہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بشیر اہل حق کا اور نذیر ناحق والونکا ہونا فرمایا گیا تو جبکہ فتح بدر سے ڈرایا گیا تو کفار مکہ نے کہا کب ہو یہہ وعدہ اگر تم سچے ہو حکم ہوا کہ فرما تمہارے لیئے ایک میعاد ہے اُسدن نہ دیر کرو اوس سے ساعت بھر نہ تقدیم کرو جو فصل ۱۲ یسعیا میں لکھی ہے تو کفار نے کہا کہ نہ قرآن کو ہم مانیں نہ پہلی کتاب کو اور فرمایا گیا کہ آئی گیا حق اور نہ ظہور کرے باطل گو اونپر پردہ ہے۔

سورہ فاطر میں وعدہ حق فتح بدر و فتح مکہ موعود کی پیشینگوئی ہے جو سخت عذاب تھی اور بیان ہے کفار کے مکر کا جو نبی علیہ السلام کی نسبت کرتے قتل یا اخراج یا قید کا اوسکی نسبت پیشینگوئی ہے کہ کچھہ نہ چلیے اونکا اور اونکو اس دریافت کرنے پر کہ یہہ کب ہوگا ارشاد ہوا کہ تجھکو ہمنے نہیں بھیجا ہے مگر بشارت دینے والا اہل اسلام کو اور ڈرانے والا کفار کو یعنی قبل از ہجرت۔

سورہ یٰس میں بھی فتح بدر کا ذکر ہے جیسے اونکا قول تھا کہ کب ہو یہہ وعدہ اگر تم سچے ہو تو ارشاد ہوا مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَۃً وَّاحِدَۃً تَاْخُذُہُمْ وَہُمْ یَخِصِّمُوْنَ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَۃً وَّلَآ اِلٰٓی اَہْلِہِمْ یَرْجِعُوْنَ کہ نہ انتظار کریں کفار مکہ مگر ایک ہلاکت کا کہ اونکو پکڑے اور خصومت کریں اہل حق سے کہ لڑنے کو آویں اہل حق پر پس نہ طاقت رکھیں اکثر اونکی وصیت کی اور نہ اپنے اہل کیطرف رجوع کریں اور اس صورت میں کتاب اعمال مندرجہ مجموعہ انجیل کی تصدیق ہے

سورہ صٰفّٰت میں بھی فتح بدر کی پیشنگوئی ہو جیسے ارشاد ہے وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ
فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ فَإِذَا نَزَلَ
بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنذَرِينَ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ۔

سورہ صٓ میں بدر کی پیشنگوئی ہو جیسے آیت مَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا مِن
فَوَاقٍ وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ اصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ اوسپر دال ہے

سورہ زمر میں پیشنگوئی فتح بدر ہے جو ارشاد ہے الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ
سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ اور دوسری جگہ ہے فتح مکہ کی وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ
مِن رَّبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ وارد ہے۔

سورہ مومن میں بھی پیشنگوئی کفار کی شکست کی ہے جیسے آیت وَكَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَةُ
رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ سے ظاہر ہے اور نیز فصل آیت فَاصْبِرْ إِنَّ
وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ سے فتح بدر
و مکہ و احزاب و دوسرے فتوحات کی پیشنگوئی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھے ہیں

سورہ فصلت میں بھی بشارت فتح اسلام و شکست کفار کا ذکر ہے اور ارشاد ہے کہ اگر ہوتا وہ کلمہ
یعنی فصل او سعیا کا جو گذرا البتہ حکم کیا جاتا ان کی شکست کا اور پھر آیۃ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي
الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ سے دوسرے فتوحات اہل مکہ کا ذکر ہے۔

سورہ شوریٰ میں عجب ترتیب وار فتوحات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر تا آمد مسیح بار دگر
تک پیشنگوئی ہے چنانچہ فتح مکہ معظمہ کی نسبت لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ سے اور دوسرے فتوحات کی
طرف وَمَنْ حَوْلَهَا سے اور فتح بدر کی نسبت وَتُنذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ سے پیشنگوئی ہے اور نیز
آیت وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ سے عذاب بدر کی خبر ہے وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ

وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ میں جمیعت بدر کی
بعد اہل اسلام کی نسبت پیشنگوئی ہے وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا
عَنْ كَثِيْرٍ سے غزوہ احد کیطرف اشارہ ہوتا ہے اور کفار کو خطاب کرکے آیت وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي
الْاَرْضِ سے غزوہ خندق کیطرف وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ سے فتح مکہ کیطرف
اشارہ کرتا ہے اور اگر کسیکو غزوہ احزاب میں بعد ہو تو فرماتا ہے وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامُ
كَالْاَعْلَامِ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ اور فتح مکہ کی نسبت اگر
کسی کو تردد ہو تو فرماتا ہے اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ اور یہود و
نصاری کی شکست کی نسبت فرماتا ہے وَيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْ اٰيٰتِنَا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ
اور کفار مکہ کو یہہ خیال تھا کہ ہم مالدار ہیں اور اہل اسلام محتاج مدعی نبوت پاس جمع ہو گئے ہیں
یہہ نبی مرجائینگے کام تر بتر ہو جاوے تو ارشاد ہے وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وہ جو تم دیئے گئے ہو اے کفار تو وہ حیات دنیا ہے وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اور وہ جو رسول خدا کے پاس ہے وہ بہتر و پائدار ہے اون صدیق مثال
کو جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کریں وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ
وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ اون عمر مثال کو جو کبائر گناہ و فواحش سے اجتناب کریں اور جب
غصہ ہوں وہ بخشیں وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اور اون عثمان مثال کو جنہوں نے اپنے رب کی قبولیت کی اور برپا
رکھیں نماز و خلافت کا کام اونکا مشورت پر اونکے درمیان ہوا اور اوس شے سے کہ ہمکو نصیب
کیا صرف کریں وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ اور عثمان مثال جب اونکو یہہ پہنچے

بغاوت طلحہؓ و زبیرؓ و صدیقہؓ سے تو وہ اپنا غلبہ جتلاویں وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اور جزا برائی بغاوت کی عوض ہے اوسکی مثل برائی ہے پس وہ علی کہ بخشے طلحہ و زبیر کو اور اصلاح کریں حال صدیقہ کو حسب حدیث پس اجر اسکا خدا پر ہے اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ بتحقیق وہ دوست نرکھیں ظالموں شامیوں کو وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ اور واسطے اُس علی کو جو غلبہ جتلاوے بعد مظلوم ہونے لینے کے اُسپر گرفت کی راہ نہیں اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ جز این نیست گرفت کی راہ ہے اون شامیوںپر جو ظلم کریں علی مثال آدمیوںپر اور بغاوت کریں زمین میں بغیر حق کے اُنکے لیئے عذاب ہے دردناک وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ اور واسطے امام حسن مثال کی جو صبر کرے ملک سے اور بخشے معاویہ کو بتحقیق یہ بڑی کاموں میں سے ہے اس بخشش سے امیر معاویہ بخشے گئے ۔ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ اور اُس یزید مثال کو جو گمراہ کرے اللہ پس نہیں ہے اونکے لیئے کوئی دوست اوسکے بعد کہ حسینؑ اُسکے پیارے کو شہید کرے وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ اور تو دیکھی بنی امیہ مروانیوں کی اولاد کو جبکہ دیکھیں وہ عذاب عباسیہ سے کہیں کہ آیا ہے کوئی راہ رد عذاب کی وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ اور تو دیکھے اونکو کہ عذاب پر پیش کیئے جاویں عاجزی کرنے والے ذلت سے دیکھیں کنکھیوں سے کہ تا آخر زمانہ مسیح کے بار دگر آنے تک پیشنگوئی ہے کہ عباسیہ کی سادات اسماعیلیہ سے کمزوری اور عباسیہ و سادات کی ترکوں سے شکست و ترکوں کی بنی اصفر سے و بنی اصفر کی مہدی سے اور یاجوج و ماجوج کی مسیح سے شکست ہونی ہے ۔ دیکھو مفصل تفسیر غایۃ البرہان فی تاویل القرآن کو

اور حم عسق میں سب کے سب سنہ ہیں۔

سورہ زخرف میں پیشنگوئی ہے فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ پس یا لیجاویں تجکو توہم اونسے عوض لینے والے ہیں دکھلاویں تجہکو بعض اوسکا جو وعدہ کیا ہمنے یعنی سورت شوریٰ میں پس ہم قدرت رکھنے والے ہیں

سورہ دخان میں بھی پیشنگوئی فتح بدر بروز شبعد رہے اور نیز اوسمیں پیشنگوئی ہے قحط سالی کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے دور ہونے والی ہوئی تو پھر کافرونکا بدستور کفر پر لوٹنا ہوا

سورہ جاثیہ میں نضر بن حارث کے مارے جانے کی پیشنگوئی ہے جیسے فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ اسپر دال ہے علی ہذا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اسپر دال اور اوسکا یہ قول کہ ہمارے آباکو دکھلاو اور یہہ دجال کی صفت ہے کہ مسمریزم سے دکھلاویگا یہہ صفت نبی کی نہیں پس نہ لانا ہی اونکے آباؤ نکا دلیل صحت نبوت ہے۔

سورہ احقاف میں طالب بن ابی طالب کی سرکشی کا ذکر ہے اور اوسکی تباہی کی پیشینگوئی ہے جو بدر سے بہاگ کر دریا میں ڈوبا جیسے آیت اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ اسپر دال ہے۔

سورہ محمد اگرچہ مدنی ہے مگر بدر کی فتح سے قبل کی ہے اور اہل اسلام کی فتح کی پیشنگوئی ہے

سورہ فتح یہہ بشارت اہل اسلام کو فتح سے وخوف کفار مکہ کو شکست سے فرمائی گئی ہے جیسے آیت اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا سے ظاہر ہے اور اسمیں چار خلفاء امین کی نسبت پیشنگوئی ہے جیسے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ اسپر دال ہے پس وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ میں صدیق کیطرف

لسان اشارہ سے اشارہ ہے اور اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ سے فاروق کیطرف اور رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ
سے عثمان کیطرف اشارہ اور تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا سے مرتضیٰ کی طرف اشارہ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا
مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا سے امام حسن کی طرف اشارہ سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ
سے امام حسین کیطرف اشارہ اور مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰىةِ سے فصل ۳۳ سفر ثنیٰ کیطرف اشارہ
جو فرماتا ہے (۲) خداوند سینا سے آیا (یعنی رسولِ خداوند مکہ میں آویگا کہ سینا نام مکہ کے پہاڑ کا ہے
جیسے فصل ۴ نامہ گلتیوں پولوس سے ظاہر ہے کہ وہاں پر عمدہ عمدہ عہد خدا کے پورے ہوتے رہیں
کہ عرب میں اولاد ہاجرہ ہیں وہاں مکان مقدس متقابل مقام مقدس بیت مقدس کے ہے) اور شعیر
بن اسحاق ہیں جنکے پوتے بصرہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو بار تشریف لیگئے اور فاران سے آیا
مدینہ ہے تو فرماتا ہے) اور شعیر سے اونپر طلوع ہوا فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا (یہ تفسیر
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی ہوئی اب وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ کی تفسیر فرماتا ہے) دس ہزار قدوسیوں کو ساتھ
آیا اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ کی تفسیر فرماتا ہے اور اوسکے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت اونکے لیے تھی (کہ
عمر فاروق کی زبان پر شریعت تھی جو داہنی وزیر تھی کیونکہ اوس عالم میں اول وزیر بایاں ہوتا ہے
رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کی تفسیر فرماتا ہے ہاں وہ اوس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا
کی تفسیر میں ہے اوسکے سارے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا
تفسیر فرماتا ہے اور وے تیرے قدموں کے نیچے بیٹھے ہیں سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ کی
فرماتا ہے اور تیری باتوں کو مانینگے اور مَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ کی نسبت فصل ۵ متی میں ہے کہ
مسیح بھیڑ کو دیکھکر پہاڑ پر چڑھ گیا یعنی کوہ تین پر جسکی قسم سورہ تین میں ہے) اور جب وہ بیٹھا تو
اوسکے شاگرد اوسکے پاس آئے تب وہ اپنی زبان کھول کے انہیں سکھلانے لگا۔ اور کہا مبارک
ہے جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے مبارک وے جو دل کے غریب

کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے مبارک وے جو غمگین ہیں کیونکہ تسلی پاوینگے پہلے وہ
سات اشخاص سات کلیسا کے ہیں جو حسب فصل ۲ مکاشفات یوحنا کے سات نصارے جبر
وجبیر وعاش ویعیش وعداس ونعام ویسار مکہ میں ایمان لائے تھے اور دوسرے مثل عمار
وابن مسعود وغریب لوگ ایمان دار ہیں تتمہ بہ ذیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شمار میں ہیں مبارک
وے جو حلیم ہیں کیونکہ وے زمین کی وارث ہونگے (یعنی ابوبکر) مبارک وے جو راستبازی کی بھوکے
وپیاسے ہیں کیونکہ وے آسودہ ہونگے (یعنی عمر) مبارک وے جو حلیم ہیں کیونکہ انپر رحم کیا جاویگا
(یعنی عثمان) مبارک وے جو پاک دل ہیں کیونکہ وے خدا کو دیکھینگے (یعنی علی) مبارک وے
جو صلح کرنے والے ہیں کیونکہ وے فرزند خدا یعنی فرزند رسول خدا کہلاوینگے یعنی امام حسن فرزند
رسول خدا کہلاوینگے یعنی امام حسن فرزند رسول خدا صلح کیش) مبارک وے جو راستبازی کے سبب
ستائے جاتے کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے یعنی امام حسین علیہم السلام۔

سورہ حجرات میں لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ کے سبب سے ثابت نے آنا چھوڑ دیا
اور انکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر شہادت دی اور وہ بدستور فرمودہ شہید ہوئے۔

سورہ ق میں فتوحات اسلامیہ ہلاکت کفار کا ذکر ہے جیسے آیت وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ
هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ اسپر دال ہے

سورہ ذاریات میں بڑے دلائل حقانیت اسلام وپیشگوئی چہار خلفا وتباہی کفار مقتسمین
وفتح بدر کا ذکر ہے حقانیت اسلام ہیں جبتک فصل ۷ دانیال کا مطلب معلوم نہوا اوسوقت تک
حال اوائل سورت کی قسموں کا نہیں کہلتا کہ قسم دلیل دعوے ہوتی ہے اور دعوے یہہ ہے
کہ تم نے اہل اسلام جو وعدہ کیے گئے ہو بادشاہت آسمانی کا وہ سچے ہو اور قیامت آنے والی
ہے اور فصل ۷ دانیال سے مقدمہ میں گذر گیا کہ اپنے زمانہ سے چار ہوا وانکا چلنا فرماتے ہیں اونکو

عبارت چار بادشاہت سے کرتے ہیں ایک بخت نصری جسنے یہود کے پانچ لاکھ آدمی قتل کیے اور دس
ہزار کو پکڑ لایا اور باقی پراگندہ ہوگئے۔ دوسری بادشاہت ذوالقرنین کیقبادی جسنے اونکے قیدی
خلاص کیے اور پراگندہ ہووں کو جمع کیا مغرب وجنوب بیت مقدس مصر وسوڈان گیا اور شرق
وشمال میں نوبل وتسک جاکر جہاں یاجوج روس کا ملک ہوگیا ہیترارہ کی اولاد کے لیے سد باندہی
گویا یہود کے لیے ابر بارندہ ہوا تیسری بادشاہت یونانی سکندر ذوالقرن کی ہوئی کہ جہاز انکے زور
سے آیا اور چوتھی بادشاہت رومیہ کی ہوئی جسنے کار یہود کو پھاڑ ڈالا کہ لکھا یہودی قتل کیے اور
اوسمیں سنہ ۳۹۵ مسیحی میں تفرقہ پڑا ایک طرف بادشاہت شرقیہ ہوئی جسمیں تین بادشاہتیں ہوئیں
کاپا ووشیا ... سریہ سیوٹیمیا اور مغربیہ میں سنہ ۴۷۶ مسیحی سے لیکر سنہ ۶۱۰ تک الارک گاتھی سے اوڈمن
المباروی تک دس بادشاہتیں مختلف ہوئیں اور سنہ ۶۱۰ مسیحی میں ہرقل کی سلطنت ہوئی جو تینوں
بادشاہتوں شرقیہ پر غالب ہوا اسکے زمانہ کی نسبت لکھا ہے کہ صاحب روز ہائے قدیم سے جو
ہزاروں ہزار پاکوں کے ساتھ تشریف لائینگے جنکی بادشاہت خدا کی بادشاہت ہوگی برباد ہوگی
چنانچہ ایسے ہی ہوا اور پھر مسیح کی خبر ہے جو صاحب روز ہائے قدیم یعنی مہدی سے سلطنت و
حشمت پاوینگے جو نشانات قیامت سے ہے تو فرماتا ہے وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا
فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ وَّاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ قسم ہے
ہواؤں پراگندہ کرنے والی بخت نصری کی کہ وہ حسب وعدہ ہوگئے پس قسم ہے بادلوں مینہ بھرے
ہوئے سلطنت ذوالقرنینی کی پس قسم ہے جہازوں آسانی سے جاری ہونے والے سکندری کی
پس قسم ہے کار یہود کی پھاڑنے والے رومیہ کی جسمیں ملاکر دس شاہ ہوئے جنکی گیارہویں شاخ
ہرقل کا زمانہ ہے بتحقیق تم جو خدا کی بادشاہت کا وعدہ کئے گئے ہو البتہ وہ سچا ہے اور تحقیق قیامت
آنے والی ہے کہ مسیح کی آمد گا آمد اسکے نشان سے ہے اور قسم ہے آسمان صاحب جودت یعنی عالم النح

کی جتنی بادشاہت دنیا میں ہونے والی ہے بتحقیق تم اے کفار مقدمہ آسمانی بادشاہت میں جو اسلامی ہے مختلف قول میں ہو بانہ رکھا جائے اوسکی تسلیم سے جو بانہ رکھا جائے اور تباہ ہو جیسے انکل کرنے والے مقتسمین قرآن عبدیغوث وولید ابن وائل وحارث واسود بن مطلب قتل کیئے گیئے کہ وہ غفلت میں ہو کرنے والے تھے حقانیت قرآن میں اور قیامت کی نسبت دریافت کریں کب ہوگا روز دین ارشاد ہے اُسدن کہ فتنہ میں کفار ڈالے جائیں کہا جاوے چکھو اپنے فتنہ کو یہ وہ ہے جسکے ساتھ تم جلدی کرتے تھے۔

اور خلفاء اربعہ کا یوں ذکر ہے کہ فصل میں ہزار ہا ہزار یعنی ستر ہزار ولکھا لکھ یعنی ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار ستر ہزار امت اسلام میں ہونگے بالخصوص اون میں چار معززترین ہونگے تو فرماتا ہے بدرستی متقی ہزار ہا ہزار ولکھا لکھ موعود فصل ۷ دانیال کے باغوں وچشموں میں ہونگے لینے والی اُسکی جو اونکے رب نے اونکو دیا ہے تحقیق تھے پہلے نہایت سے نیکوکار مثل علی کے راتوں کو مثل ابوبکر کے کم سوتے مثل عمر کے سحر کو استغفار کرتے مثل عثمان کے اونکے مالوں میں سائل ومحروم کا حق تھا۔ اور فتح بدر کا یوں ذکر ہے جیسے آیت فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِھِمْ فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنَ پس تحقیق اون کفار مکہ کے لیئے جنہوں نے ظلم کیا وبال ہیں مثل اونکے صحاب کے جو انکار پیغمبروں سے تباہ ہوئے پس نہ جلدی کریں کہ بعد ایک سال ہجرت کے فتح موعود ہے اِس سے سورہ روم میں ارشاد ہے کہ وَلَئِنْ جِئْتَہُمْ بِاٰیَۃٍ لَّیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ اگر تو وہ عظیم آیت فتح لاوے قبل ہجرت تو کہیں وہ جنہوں نے کفر کیا ہے یہ وہ سے سنکر نہیں ہو تم مگر باطل کرنے والے کتب سابقہ کے اور نبی چاہیے کہ جو اونکے بعد ہو اونکو تسلیم کرنے والا ہو فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ یَّوْمِہِمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ پس افسوس ہے اون کافروں کے لیئے اوس دن سے کہ وعدہ کیئے گئے ہیں۔

سورہ طور میں چند معجزات کا ذکر ہے ایک پیشنگوئی فتح بدر کا جسکے لیئے دفع کرنے والا کوئی نہیں
اور فرمایا گیا ہے کہ تم انتظار میری ہلاکت کا کرو میں تمہاری ہلاکت کا انتظار کرنے والا ہوں۔ دوسرے
اہل مکہ کے مکر کا ذکر ہے جو قتل یا اخراج یا قید کرانیکا جو وہ نسبت پیغمبر کے کرنے کو تھے اور کفار کی
نسبت ہے کہ وہی مکر کیئے جاویں گے کہ ہجرت اونکے مکر کے سامنے بلا تکلف ہوگی۔ تیسرے قرآن کی
اعجاز کا ذکر ہے کہ وہ منزل ہے اور باوجود وقت پورے ہونے کے قرآن کے مقابل میں دوسرا
کچھ منزل کر کے نہ لا سکے اس خوف سے کہ مقابل کو مارا جانا لکھا ہے اور اوسکی پیشنگوئی اُلٹی ہوئی
نصل ۱۰ اسفر ثمنے میں لکھی ہے۔ چوتھے غلمانو نکا بیان ہے جو عبارت چھوٹے لڑکوں سے ہی جو
کسی کے مرگئے ہیں۔ نہ جیسے اون واہیوں کا خیال ہے جو گرفتار امرد ہوتے ہیں جکی بڑی شناخت
قرآن میں بیان کیگئی ہے بلکہ وہ غلمان اہل اسلام کے چھوٹے لڑکے ہیں جیسے آیت وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ
سورہ واقعہ سے ظاہر ہے۔

سورہ نجم میں بھی ہلاکت اہل مکہ کی پیشنگوئی ہے جیسے آیت هٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولَىٰ
أَزِفَتِ الْآزِفَةُ قریب ہوئی قریب ہونے والی ہلاکت نہیں ہے اوسکو سوائے خدا کے دور کرنے والا۔
اور اس سورت میں استفہام زبان مبارک سے کفار کے لیئے نکلا تِلْكَ الْغَرَانِيقُ الْعُلَىٰ وَإِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ
لَتُرْتَجَىٰ لیکن کافر اسکو خبر سمجھے اور سب سجدہ میں گرے کہ جب پیغمبر نے ہمارے بتوں کی تعریف کی بس
نزاع جاتی رہی اور نہ سمجھے کہ جیسے سابق میں استفہام ہے اور اون کی ذلت فرمائی گئی ہے اور بعد
کو بھی استفہام ہے اور جبرئیل آئے اور کہا کہ آپنے وحی میں ایزاد کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو
سخت رنج ہوا تو حکم آلٰہی ہوا کہ نہیں کوئی نبی و رسول کہ جب تمنا کرتا ہے کسی شے کی تو ڈالتا ہے
شیطان اوسکی آرزو برآری میں وقت مثلاً موسے کی خواہش تھی کہ سب بنی اسرائیل ہدایت پر رہیں
تو شیطان نے اونکی آرزو برآری میں خلل ڈالا کہ امت گوسالہ پرست ہوگئی مسیح نے آرزو کی کہ

سب یہود و ہدایت پاویں اون سے وہ سرکش ہو گئے و تباہ ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
خواہش کی کہ اہل مکہ سب ہدایت پر ہو جاویں شیطان نے استفہام کو خبر کرکے سمجھایا۔

سورہ قمر میں اعجاز پیشینگوئی کفار مکہ کی ہلاکت کا ہے جسکے لیے اعجاز شق قمر ہوا لیکن انفصال
اور انشقاق میں فرق ہے انشقاق کہتے ہیں کہ شے کا حصہ کچھ ملا رہے اور کچھ علیحدہ ہو جاوے
بخلاف انفصال کے کہ وہ عام ہے کہ ملی رہے یا نہ رہے اس قرآن مجید سے اسقدر ضرور ثابت ہے
جیسے دس پندرہ سال گذرے کہ جاوہ میں سو میل تک زمین میں شق ہو گیا تھا لیکن اوسمیں و
شق قمر میں فرق ہے کہ شق قمر کی خبر نص سے محقق ہی ہیں نشانات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
ہے اور وہ حسب وعدہ و پیشینگوئی ہوا بخلاف شق زمین جاوہ کے اور شق قمر میں اسطرح سے
ہوا کہ لوگوں کو دیکھنے لگا اور جب کفار نے کہا کہ ہماری نظروں میں شعبدہ کر دکھلایا ہے مسافروں
سے جو دریافت کیا بدستور معائنہ انہوں نے گواہی دی اسقدر ضرور واقع ہوا جو قرآن شریف
سے ثابت ہو اور بہت کچھ قرآن کے فہم کی مخالف روایات ہیں ہرگز اونکا اعتبار اصولی نہیں کرتے دیگر قرآن
مخالف روایات کا کیا اعتبار نہیں اور اس سورت میں پیشگوئی ہلاکت بنی قیدار کے سرداروں کی نسبت بہت تاکید ہے

سورہ رحمن میں عجب ثبوت حقانیت اسلام و اعجاز نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان ہوا ہے کہ ہر اہل
عقل کو قرآن کی حقانیت اور ثبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار ضروری ہے کہ کفار کا مقولہ
تھا کہ اللہ اسم غنی ہے اوسکو نزول قرآن میں کیا فائدہ تو کہتے کہ بار وحی اللہ کی تعلیم سے ہے
جو سات جگہ فصل آخر قیل وہ مکاشفات تو جنمیں خبر دئیے گئے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیشینگوئی کرتے تو اونکی تردید میں کہا گیا کہ یہ تمہارا قول بلکہ رحمن نے ہی تعلیم کیا ہے
قرآن کہ جسکا نام اللہ ہے جو غنی ہے اوسیکا نام رحمن ہے رحمت کو چاہنے والا اور نزول قرآن
رحمت سے ہے کس دلیل سے تو ارشاد ہے اس دلیل سے کہ پیدا کیا خدا تعالے نے انسان کا لب

مثل آدم و دانیال وغیرہ کا و تعلیم کیا ہ سکو بیان پیغمبر کہ پانسو ستر مسیحی میں حسب فصل نہم دانیال
کے وہ پیدا ہوں یعنی چار سو نوے موت باشپاشین ہیں جو سنہ مسیحی میں مرا اور وہ ساتویں ہزار
قمری وجود آدم میں اونکی ولادت جسکی یادداشت ہر بیت میں مقرر ہوئی ہے اور ساتویں ماہ
یعنی رجب و ساتویں سال کی تعلیم مقرر ہوئی ہے اور سات ستے انچاس روز و سال کے بعد جوبلی
یعنی عید کرنی مقرر ہوئی ہے لوگو تمکو شک ہے اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ سورج و چاند حساب
کے ساتھ ہیں آؤ بیٹھو حساب کرو شمسی سنوں سو ستر ہفتوں جسکی چار سو نوے سال موت
باشپاشین سے جو سنہ میں مرا اور ساتویں ہزار کے شروع میں وجود آدم سے یہہ دلیل نقلی
ہے کہ عین عقلی ہے دوسری دلیل معاینہ مثال پیغمبر سے ہے جو ارشاد ہے وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدَانِ
کہ بیلدار گھاس و درخت امن غمبر پر جھکتے ہیں پس جبکہ یہہ جھنبا دیکھو وہ خدا سے تعلیمیافتہ
ہوگا یا غلام پیارے سے پھر کفار مکہ نے ایک بہونڈا اعتراض کیا کہ یہہ عبد اللہ کے ہی بیٹے کیوں ہو
تو اونکے لیے ستائیس امور جو اونکو مسلم تھے یا مسلم پر متفرع تھے جتلائے گئے کہ دلائل کے بعد اگر
تمکو وجہ کسی شے کی معلوم نہو تو چاہیئے کہ اوسکا بھی انکار کرو حالانکہ تم اونکا انکار نہیں کرتے یہہ
وجہ ستائیس مقام پر فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ کے لانے کی ہے۔

سورۂ واقعہ کے عجائبات یہہ ہے کہ اسکا پڑھنے والا بطور مداومت فاقہ کشی نکریگا اور اسمیں
قیامت کے مقامات کی نسبت پیشین گوئی ہے کہ وہاں اولاد خرد مخلد ہونگے جو غلمان کہلاتی
ہیں اور حوروں کے پیشنگوئی ہے نہیں معلوم اہل نیچر پر کہ وہ حور و نیز کیوں اعتراض کرتے ہیں
آیا انکے باپوں کو انکی مائیں خوش آتی تھیں یا نہیں جنسے یہہ عمدہ صورتیں پیدا ہوئیں پس
حوروں میں کیا عیب ہے یہہ پیشینگوئی ہمنے اپنے پہلے وعدہ کے خلاف نیچریوں کے شبہ کے
دفع کے لیئے لکھی ہے اور اس سورت میں قسم ہے مواقع پارہ پارہ آیات نجوم مثال کی جسمیں ہیولی کا

جواب، کہ تحقیق یہ تم ہی عظیم اگر کفار جانیں تحقیق وہ قرآن بزرگ ہے کتاب محفوظ فصل ۱۰ اسفر شعیا میں کہ نہ معلوم کریں اوسکو مگر پاک لوگ۔

سورہ حدید میں فتح مکہ کا ذکر ہے جو حسب پیشینگوئی واقع ہوا تھا۔

سورۂ مجادلہ میں پیشینگوئی ہے کہ اللہ نے لکھا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہینگے اور بعد ستور فرمودہ واقع ہوا کہ اللہ کے رسول و صحابہ غالب رہے۔

سورہ حشر میں اعجاز بربادی قوم یہود ہے جنکی بربادی فصل ۲۲ یسعیا میں بسول قیداری ہی مفصل ہے۔

سورہ ممتحنہ میں فتح مکہ کی پیشینگوئی ہے اور حاطب بن ابلتعہ نے جو اہل مکہ کو خط بھیجا تھا اور کسیکو خبر نہ تھی اوسکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صاف ظاہر کیا جسکی پیشینگوئی پہلے ہی سورۂ انفال میں فرمائی گئی تھی۔

سورۂ صف میں بھی فتح مکہ کا ذکر ہے اور ایک بڑی پیشینگوئی مسیح کا ذکر ہے جو فصل ۱۴ یوحنا میں عام بنی اسرائیل کو خطاب کرکے فرمایا کہ میں وہ نبی حکومت کنندہ یعنی احمد نہیں جو مجھ سے حکومت کنندہ کے ہیں یعنی جنکا ذکر فصل ۱۸ اسفر مثنے میں ہوا ہے کہ برادران اسرائیل میں ہونگے نہ اونکی اولاد میں کہ جو اونکی فرمان کو نہ مانے گا وہ ہلاک کیا جاویگا) ہاں جو مجھکو تسلیم نکریگا اوسکو لئے پچھلے روز یعنی ہزار ہفتم میں ایک بڑا حکومت کنندہ ہے وہ سزا دیگا چنانچہ درس ۴۸ فصل ۱۲ یوحنا پر اہل رفرنس فصل ۱۸ اسفر مثنے کی بنی کو بتلاتے ہیں جو حسب فصل ۲ نامہ اعمال کو ابن تشریف بری وبار دیگر تشریف آوری مسیح میں رونق افروز ہوا اور نیز آخر اس سورت میں فارقلیط روح قدس سے تائید پانا حواریونکو بھی لکھا ہے وہ خبر خاص حواریوں کی نسبت ہے اور اوسمیں عام بنی اسرائیل کو نہیں اور فارقلیط کے بھیجنے پر مسیح کو اختیار تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی سبتی پر بقول پولوس جو فصل ۳ نامہ عبرانیوں ہے جیسے و داؤد و کروبیہ کو بھی اختیار نہ تھا۔

سورۂ جمعہ کا اعجاز یہ نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک پیغمبر کا ہے کہ سب کی تعظیم ہر ایک پیغمبر کرتا چلا آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساتویں ہزار وجود آدم میں نبی ہوئے اور تا انجیل میں سبت کو روز جمعہ

المساجد جبکہ مسیح کو صلیب دے چکے وہ جمعہ تھا اور تیسرے دن یکشنبہ کو درخواست پہرہ کی کیگئی ہے اور آیت وما قتلوہ
پہلی شب میں مسیح کیفیت مسیح قبر سے نکلا اور مصلوب بھی نہیں تو لن یتمنوہ شکستہ نہوئی اور اس سورت میں اعجاز ہے اس امر
کہ بمقابل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو آرزو موت نہوئی۔

سورہ منافقون میں عبداللہ بن ابی منافق نے جو کہا تھا کہ ہم مدینہ میں چلکر پیغمبر کو مدینہ سے نکال دینگے اللہ نے فرمایا
کہ ہرگز نہیں بلکہ عزت اللہ اور اسکے رسول و مومنوں کو ہے اور ویسے ہی ہوا اور وہ کمبخت ذلیل ہوا۔

سورہ تغابن میں روز جمعہ بدر میں کفار مکہ کو غبن کی پیشنگوئی کیگئی ہے۔

سورہ طلاق میں مالک اشجعی کی بیٹی کی نسبت جبکہ کافروں نے اسکو بہت تنگ کیا یہ آیت اتری و
مَن یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجعَل لَّہٗ مَخرَجًا وَّیَرزُقہُ مِن حَیثُ لَا یَحتَسِبُ وَمَن یَّتَوَکَّل عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسبُہٗ اور اللہ نے
نے کافروں کے نرغہ سے اسکو نکالا اور کافر دشمن کا اونٹ اور چار ہزار بکریاں لائے۔

سورہ تحریم میں پیشنگوئی خلافت صدیق و فاروق کی ہے جیسے آیت اِذ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعضِ اَزوَاجِہٖ
حَدِیثًا سے ظاہر ہے اور یہ سنی و شیعی تفسیروں میں ہے

سورہ ملک میں پیشنگوئی اوس مکر کی ہے جو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کیا کہ آپ قتل کریں تو
خدا تعالیٰ نے ہجرت کا حکم دیا جیسے آیت وَاَسِرُّوا قَولَکُم اَوِ اجہَرُوا بِہٖ سے اسکا ذکر کیا اور آیت ہُوَ الَّذِی جَعَلَ
لَکُمُ الاَرضَ ذَلُولًا فَامشُوا فِی مَنَاکِبِہَا الآیۃ سے ہجرت کا حکم ہوا اور سراقہ جو الاثنین میں حضور کے گیا آیۃ
ءَاَمِنتُم مَّن فِی السَّمَآءِ اَن یَّخسِفَ بِکُمُ الاَرضَ سے اسکے خسف ہونیکا اشارہ کیا اور ہجرت کو جو ہر ایک قوم کفار کے
پانچ پانچ آدمیوں نے گھیرا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی سنگریزے انکی طرف پھینک دیئے وہ سب آنکھیں
ملتے رہ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم صاف نکل گئے اسکی طرف اَم اَمِنتُم مَّن فِی السَّمَآءِ اَن یُّرسِلَ عَلَیکُم حَاصِبًا
سے پیشنگوئی ہے اور فتح بدر کی پیشنگوئی آیہ فَسَتَعلَمُونَ کَیفَ نَذِیرِ سے فرمائی۔

سورہ ن میں کَذٰلِکَ العَذَابُ سے اہل مکہ پر عذاب بدر کی پیشنگوئی ہے اور لفظ ن سے بدلالت ہے کہ اس سورت میں

عمدہ قصہ صاحب الموت فرید المنون کا ہے

سورہ حاقہ میں بھی بدر میں کفار کی شکست کی پیشینگوئی ہے اور قسم ہے اوسکی مع رسالت کے آثار دیکھے اور اوس آثار کے جو ہنوز واقع نہوئے تھے کفار کی تبدیلی حالت پر اور اہل اسلام میں سات چراغ و غرباء و خلافت صدیق و فاروق و ذی النورین و مرتضے و امام حسن و امام حسین کی نسبت جیسے تفسیر غایۃ البرہان میں مفصل ہے

سورہ معارج میں عذاب بدر کی پیشینگوئی ہے اور وہ جو اپنے گہروں سے بدر میں جلدی کرتے تھے اوسکی پیشینگوئی ہے اور قسم ہے مشارق و مغارب کی تبدیل سے۔

سورہ نوح میں اوس انذار پر جو سورہ معارج میں مذکور ہے قصہ نوح سے تنبیہ ہے

اور سورہ جن میں بابت وعدہ فتح بدر کے فرمایا گیا قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَہٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا کہ میں نہیں جانتا آیا قریب ہے وہ جو وعید کیے گئے ہو یا دیر ہے۔

سورہ مزمل میں صبر کرنے کا حکم ہے اور مَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا سے ایکسال ہجرت کے بعد تک مہلت کا حکم ہے کہ کفار مکہ کے اکثر سردار مارے جاوینگے جو فصل ۲ یسعیاہ میں ہے۔

سورہ مدثر میں ولید کے مال میں گھٹنے کی پیشنگوئی ہے وہ پوری ہوئی۔ اور اسمیں قسم ہے قمر و رات کی جبکہ جاتی رہے اور صبح جبکہ روشن ہو کہ بڑے بڑے نشانات سے ہیں جنمیں خفا نہیں ویسے وجود دوزخ میں کفار کے لئے خفا نہیں۔

سورہ قیامت میں ہلاکت ابی جہل کی پیشینگوئی ہے جو بدر میں مارا گیا۔

سورہ دہر میں پیشنگوئی ہے فتوحات کی صبر کے ساتھ ہے کہ بغیر ہجرت نہیں ہوسکتی۔

سورہ مرسلات میں اولا انہیں چاروں بادشاہت و اسلام کی بادشاہت خدا کی بادشاہت کا مطابق فصل ۷ دانیال کے ذکر فرمایا ہے جو سورہ ذاریات میں مذکور ہوئیں اور قسم کہا کر وعید

قیامت کا کفار کی نسبت بیان کیا جاتا ہے جس کی نسبت مسیح نشان قیامت مقرر ہوئے ہیں ذکر
بھی فصل ۷ دانیال میں کیا گیا ہے پس فرماتا ہے قسم ہے ہواؤں بخت نصری کی جو چلنے والی
شہرت سے ہوئیں اور قسم ہے ہواؤں ذو القرنینی کی جو تیزی سے چلیں اور قسم ہواؤں
سکندرینی کی جو یکبارہ پھیلیں اور قسم ہے ہواؤں رومی کی جو یہود کے لیئے تفرق کرنے والی
ہوئیں اور قسم ہے ہواؤں اسلامی کی جو ذکر کے القا کرنے والی ہوئیں کافروں کے عذر کیلیئے
تا کہ کافر قیامت میں کہیں کہ ہمارے پاس خوف دلانے والا نہیں آیا اور ڈرانے کے لیئے فتوحات
اسلامیہ سے تحقیق تم جو وعید کیئے گئے ہو شکست بدر و فتح مکہ و قیامت سے البتہ واقع ہونیوالا
ہے پس قیامت کی نسبت فَاِذَا النُّجُوْمُ سے خوف دلایا گیا اور فتح بدر و مکہ کی فتح اسلامیہ و
قیامت پر اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ سے کفار کو دنیا
میں اور قیامت میں خوف دلاکر تمثیل سے ثابت کرتا ہے۔

سورہ نبا میں بدر کی پیشنگوئی ہے جسمیں ابی جہل کے اوس افسوس کا ذکر ہے جو اوسنے
عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ مجھکو میرے چچا زادوں نے قتل نہ کیا جیسا اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا
قَرِيْبًا يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا اسپر دال ہے کہ
ہم تمکو ڈراویں عذاب قریب بدر سے جسدن کہ دیکھے مرد کافر ابو جہل وہ جو اوسکے دونوں
ہاتھوں نے گناہ کیئے اور کہے کافر ابو جہل کہ کاش میں ہوتا خاک۔

سورۂ نازعات میں یادداشت فصل ہفتم دانیال کے مطابق پیشینگوئی جسمیں چار نشانوں
اسلام کے قبل اور اسلام کی اور مسیح کے بار دگر آنے کا ذکر ہے جو قیامت کی علامت ہے۔ پس
اسوجہہ سے پانچ قسمیں کھائی گئیں کہ وہ وقوع میں آئیں پس قیامت بھی ضرور آنی ہے۔
چنانچہ فرماتا ہے وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا

فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا۔ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ۔ قسم ہے ہواؤں بخت نصری کی کھینچنے والی یہود کی ہوئیں اندر گھسکر او قسم ہے ہواؤں ذوالقرنینی کیقباد کی جو خوش کرنے والی یہود کی ہوئیں بڑی خوشی سے او قسم ہے ہواؤں سکندری کی جو اڑانے والی ہوئیں بڑے اوراق سے سلطنت فارسیہ کیقبادی کو پس قسم ہے سبقت لیجانے والی ہواؤں رومیہ کی ہلاکت یہود میں پس قسم ہے کار یہود کی مسجد و بنی اسرائیل کے تدبیر کرنے والے اہل اسلام کی جسدن صور اول پھونکا جاوے پیچھے آمے اوسکے دوسرا صور ہم ردیف الآیۃ۔

سورہ عبس میں پیشینگوئی عتیبہ بن ابی لہب کی تباہی کی ہے جسکو شیر نے پھاڑا جیسے قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ اسپر دال ہے۔

سورہ تکویر قرآن کی حقانیت کا اثبات ہے کہ فصل ہشتم میں خدا کی بادشاہت اسلامیہ کی مثل بیان کی ہو کہ وہ عصری ہیں کہ آدم سے زمانہ اسلام تک پانچ دورہ بتلائے ہیں کہ آدم سے قبل ابراہیم تک اشراقی کہلائے جنہیں تین وقت متفرق گذرے آدم سے نوح تک نوح سے ہود تک ہود سے ابراہیم۔ دوسری چاشتی ابراہیمی جسمیں ابراہیم و اسحاق و یعقوب و یوسف بڑے کرم ہوئے۔ تیسرے نصف النہاری موسےؑ و ہارونؑ چوتھے عیسوی جسمیں زکریا و یحییٰ و مریم۔ اور پانچویں عصری اہل اسلام اونیز مسیح نے مثل فرمائی کہ ایک شاہ نے باغ لگایا اور اشراق کے وقت تا شام ایک مثقال پہ مزدور مقرر کئے اور پھر چاشت کے وقت اسیطرح سے اور دوپہر کے وقت اسیطرح سے او ورظہر کو اسی طریق سے اور عصر کو اسی طرق سے اور مقرر کیئے اور جب شام ہوئی سب کو ایک ایک مثقال دیا تو پہلوں نے کہا کہ مالک تو نے عصر والوں کے ساتھ ہمکو کر دیا تو مالک نے کہا کہ کیا مجھکو اپنے کام پر اختیار نہیں اور جسکا جو میں نے مقرر کیا تھا اوسمیں کچھ کمی نہیں کی تو فرماتے ہیں کہ پچھلے پہلے ہو جاوینگے یعنی عصری تو اونکی اس سورت میں قسم کھاتا ہے تاکہ قرآن کی حقانیت پانچویں دور

پس ثابت ہوا اور مقدم ہونے کی صورت یوں ہوئی کہ اہل اسلام کے ہاں شب مقدم ہے دن
سے تو اشراق کے مقابلہ میں مغرب ہے اور چاشت کے مقابل عشا اور نماز شب عبادتوں میں
مقدم ہے تو تین دورہ اشراقیوں کی نماز کی جگہہ مغرب کی نماز اور چاشتوں کی نماز کی جگہہ
عشا کی مقرر ہوئی اور دوپہریوں کی نماز کی جگہہ فجر کی اور ظہر کی جگہہ ظہر کی پس عصری اہل اسلام
ہوئے تو فرماتا ہے فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ وَالَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ
إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ پس قسم کروں کوکب آدم کی جو چھپنے والا ہوا اور اوسکا وجود دین ہود میں
خنس غائب ہونے والے کو کہتے ہیں اور آدم کی پیشینگوئی درخت حیات کہکے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی نسبت ساتویں ہزار میں ہے اور قسم کروں کوکب ابراہیم کی جو گذرنے والا تھا
موسے رہا اور جوار گذرنے والے کو کہتے ہیں اونکی پیشینگوئی فصل ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ و
۱۸ تکوین میں مفصل ہے دیکھو تفسیر غایۃ البرہان کو اور قسم کروں ستارہ موسے و ہارون کی
جو کنس یعنی پوشیدہ ہی ہوا اور قسم کروں رات مسیح کی جو گذری کہ مثل چراغ سحری زمانہ مسیح
کو درس اور فصل اول نامہ دوم پطرس میں کہا ہے اور قسم کروں صبح اسلام کی جبکہ پو پھوٹے
جیسے درس مذکور فصل دو مکاشفات میں صبح کا ستارہ کرکے ارشاد ہے تحقیق قرآن البتہ
قول جبرئیل رسول بزرگ ہے صاحب قوت نزدیک ذے العرش مرتبہ والے مطاع کے
پاس سے پھر امین ہے۔

سورۂ انفطار و مطففین میں دنیاوی پیشینگوئی نہیں جکو لکھیں اور آخرت
کی نسبت اس رسالہ میں ہمنے اعراض کیا ہے کہ اومیں قیامت کی پیشینگوئیاں ہیں
اور ہمکو منظور وہ ہیں جو معائنہ ہو رہے ہیں اونکو ہمنے اسمیں لکھا ہے۔

سورہ انشقاق میں وہی پانچ دو سیلاں فصل ۲۰ متی کا ذکر ہے جو سورہ تکو

مذکور ہوئیں جسمیں حقانیت اسلام و فتوحات اسلامی ہونے والی کی نسبت قسمیں
ہیں چنانچہ فرماتا ہے فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ
لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ پس قسم کھاتا ہوں شفق دورۂ آدم کی اور قسم کرتا ہوں رات
دوسرے دورے یعنی ابراہیمی کی پھر قسم کرتا ہوں تیسرے دورے یعنی موسوی کی جو
جمع کرنے اور قسم کرتا ہوں چاند دورۂ مسیحی کی جبکہ وہ چھپے البتہ تم پانچویں اسلامی دورہ
والے چڑھو درجہ بدرجہ مراتب عالیہ گو کہ اسلامی دولت خدائی بادشاہت دائمی ہے

سورہ بروج میں عذاب حریق سے مراد عذاب بدر ہے کیونکہ اسلامی بادشاہت کو
خدا کی بادشاہت نصل ہو کہ دانیال میں [illegible] آیا ہے جسکی پیشگوئی [illegible] سے فرمایا
ہے کہ خدا کی بادشاہت نزدیک ہے [illegible] اور
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] اور حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ستر ہزار ایسے اشخاص ہونگے جنکے ہر ایک کے ساتھ
ستر ستر ہزار ہونگے کہ بلا حساب و کتاب جنت میں جاوینگے اور باقی تمام [illegible] کو
کو اونپر غبطہ ہوگا کاش ہم انمیں سے ایک ہوتے تو وہ بروج ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ
وسلم اونمیں اونچے بروج صاحب البروج ہوئے تو اس وجہ سے آسمان ذات البروج کی
قسم ہے اور روز موعود ہزار ہفتم بادشاہت آسمانی کے [illegible] اور شاہد [illegible]
و دوسرے انبیا و مشہود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں [illegible]
قصہ اصحاب اخدود فرمانے کے جواب قسم ہے کہ جن کفار مکہ نے فتنہ میں ڈالا مومنین
مثل یاسر پدر عمار و مومنات مثل سمیہ مادر عمار کو اور پھر توبہ نہ کی اونکے لیے عذاب
جہنم ہے اور اونکے لیے عذاب حریق روز بدر ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

حفاظت آتشبازی کی تلوار کروبیہ سے فصل ۲ و ۳ تکوین میں مقرر ہوتی ہے۔

سورہ طارق میں پیشینگوئی ہے اہل مکہ کے مکر کی کہ وہ قتل کا قصد کرینگے اور اللہ اوسکی جزا دے گا کہ مکر اونکا کارگر نہوگا اونکا فروں کو تھوڑی مہلت دے۔

سورت اعلےٰ میں سَیَذَّکَّرُ مَنْ یَّخْشٰی میں فاروق کے ایمان کیطرف اشارہ ہے اور یَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى الَّذِیْ یَصْلَى النَّارَ الْکُبْرٰی میں خبر ابوجہل کی ہے کہ ایمان نہ لاویگا۔

سورہ غاشیہ میں عذاب بدر کی پیشینگوئی ہے کفار کو بالخصوص ابوجہل کے لیے۔

سورہ فجر میں امیہ بن خلف کی مثال کی نسبت مارے جانے کے بدر میں پیشنگوئی ہے اسوا سطے تنبیہ کے لیئے قسم ہے آٹھویں روز کے فجر قوم عاد کی اور دس راتوں دہے کی جیسا کہ عشرہ کے روز فرعون غرق ہوا اور اونٹنی وادسکے بچے صالح کی اور بعد قطع اونٹنی اوسکی کے جو بچہ باقی رہا اور شب قدر کی رات کی جسمیں قرآن نازل ہوا بیشک اسمیں قسم ہے اہل عقل کے لیئے پس اوسکے بعد تفصیل فرما کر ارشاد کرتا ہے کہ بتحقیق پروردگار البتہ گھات میں ہے کہ صبح شنبہ رسال دوم میں بدر میں شرکت داران نبی قیماسار و جاوینگے۔

سورہ بلد میں خبر ہے فتح مکہ کی جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حلت ہوگی مکہ میں۔

سورہ شمس میں فلاح یابی مثل عمر کا ذکر ہے اور شر ابی مثل ابی جہل کا ذکر ہے جو بربادی میں ہوا اور یہ امر ایسا بدیہی ہے جیسے سورج و چاند و دن رات و آسمان و زمین و فتق و فجور میں فرق ظاہر ہے۔

سورہ لیل میں خوبی صدیق و بدمعاشی امیہ کا ذکر ہے جو مارا گیا اور مال نے اوسکو بے پروا کیا اوسکی ہلاکت کے وقت اور جواب ہے اونکا جو نیک و بد کے اندر فرق نکرتے رات و دن و نر و مادہ کے فرق کے طور پر اسوجہ سے رات و دن اور اوسکی جسنے نر و مادہ پیدا فرق سے کی قسم ہے

سورہ ضحےٰ میں پیشینگوئی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہے کہ خدا آپ کو نچھوڑے گا جو درنگ وحی سے کفار نے کہا تھا کہ خدا نے آپ کو چھوڑدیا کہ وحی بند ہوگئی اور خدا نے نچھوڑا کہ دن و رات جبتک جاری ہیں کبھی نہ چھوڑے گا۔ اسوجہہ سے ضحی و رات کی قسم ہے۔

سورہ الم نشرح میں ضجہے بالخصوص اوس مشکل کے جو قبل از ہجرت تھی مگر آسانی مکرر آسانی کے ساتھ۔

سورہ تین میں قسم ہے کوہ تین کی جسپر مسیح نے حسب فصل ۵ متی کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم وخلفاء اربعہ وحضرات حسنین کی پیشینگوئی کی اور کوہ زیتون کی جسپر مسیح نے حسب فصل ۲ کتاب اعمال کی بارہ حواریوں کے روبرو پطرس نے پیشینگوئی کی کہ کوئی پیغمبر نہیں گذرا جسنے اوس نبی کی جو مسیح کے جانے و بارد گر آنے میں تشریف لاوے پیشینگوئی نہ کی ہو اور قسم ہے طور سینا کی جسمیں حسب فصل ۱۸ استثنے و ۲۰ خروج کے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشنگوئی خدا تعالے نے کی اور بلد امین کی جسمیں وہ امانت درخت حیات حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور پیدایش انسان نیک تقویم میں ہوئی جو ساتویں روز ہوئے اسمیں اشارہ ساتویں ہزار وجود آدم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ہوا۔

سورہ اقرء میں ابوجہل کا پیشانی پر کھینچا جانا بدر میں لکھا ہے جو عبداللہ مسعود نے کھینچ۔

سورہ قدر میں بعض کا مقولہ ہے کہ ہزار ماہ سے مراد سلطنت بنی امیہ ہزار ماہ کی طرف اشارہ ہے۔

سورۃ بینہ میں اوس پیشینگوئی کا حضرات انبیا کے بیان ہے جو چھٹے ہزار آدم کے بعد ساتویں ہزار میں جو ولادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہونے کے سبب ساتویں روز و ساتویں ماہ و ساتویں سال کی وقت تھی انچاس روز و سال کے بعد اہل کتاب و اہل مکہ کے لوگ تعظیم بجالاتے اور نہ متفرق ہوئے اہل کتاب اسمقدمہ میں مگر بعد اسکی کہ آیا اونکے پاس بینہ یعنی ولادت رسول اکرم جسکے ایکہزار سال بعد یاجوج والی روس و ماجوج میں روز یہانتک ہوا کہ ممالک اہل اسلام کے اطراف پر تسلط کرنا شروع ہوا کہ مسیح پر بار دیگر آنے پر چڑھ کر برباد کریں۔

سورہ زلزلت میں بقول بعضے اخباروں کے پیشینگوئی ہے کہ اس زمانہ میں کیسی کثرت ہے۔

سورہ عادیات میں مطابق پیشینگوئی فصل ۳ یوئیل نبی کی قسم ہے اون گھوڑوں اہل اسلام کے مجاہدین کی جو زیادہ دوڑ سے اپنے سانسوں سے آواز دیں پس قسم ہے اون گھوڑوں مجاہدین کی جو سموں سے آگ نکالیں۔ پس قسم ہے گھوڑوں سرعت کرنیوالوں کی صبح کے وقت تو اوٹھاویں اوسکے ساتھ غبار پس در آویں اوسکے ساتھ دشمنوں کی جماعت میں بتحقیق انسان مثل مالک بن حنیف و فنحاس یہودی جو مکہ میں آن کر انکار رسالت کریں اپنے رب کے لیئے البتہ سرکش ہیں کہ اہل اسلام کے سواروں سے وہ سرکش تباہ ہوں۔

سورہ قارعہ میں وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ میں اشارہ بطور لسان اشارہ کے فنحاس یہودی کیطرف ہے جو مثل پہاڑ موٹا زبردست تھا۔

سورہ تکاثر میں ہمیں کا رد ہے جو اپنا فخر اس امر میں سمجھتے کہ ہمارے مردے سادات

زیادہ ہیں تو اون سے کہا گیا کہ شرف کنانہ و قریش و ہاشم و پیغمبر کو ہے جو سردار دین و دنیا کے ہوئے جیسے ارشاد ہوا الھٰکم التکاثر۔

سورہ عصر میں بڑی پیشینگوئی مسیح کی فصل ۲۰ متی کی نسبت اہل اسلام کی بیان کی گئی ہے جو خدا کی بادشاہت اسلامیہ کی نسبت فرمائی ہے کہ اشراق والی قوم سے تا ہود و چاشت والی ابراہیم سے تا قبل موسے و دوپاس والے موسوی و ظہر والے عیسائی سے عصر والے اہل اسلام بڑہ کر ہیں تو عصر اہل اسلام کی قسم ہے کہ انسان جو ایمان نہ لاوے البتہ زیانکار رہے چنانچہ دنیا میں ہے زیانکار دیکھے گئے مگر اہل اسلام جو ایمان لائے اور نیک کام کیئے اور وصیت کرنے والے ہیں حق بات کی اور وصیت کرنے والے صبر کی ہوئے جو اونکو کفار سے تکلیف پہونچی کہ انجام کار اونکے لیئے ہوا

سورہ ہمزہ میں پیشینگوئی ہے اخنس و ولید و امیہ جمحی کی نسبت کہ اونکو اپنے مال بڑہنے کا خیال تھا ارشاد ہوا۔ کلا کہ ہرگز نہو چنانچہ ایسے ہی ہوا۔

سورۂ فیل میں صریح اعجاز حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہے جو ارہاص عبدالمطلب سے ہوا کہ اصحاب فیل بدولت عبدالمطلب تباہ ہوئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چالیس سال قبل یہہ واقعہ ہوا۔

سورۂ قریش میں بیان ہے کہ قریش نضر جد اعلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی الفت دینی سے الفت پانا اہل مکہ کا ہوا گرمی و سردی کی سفر کا جس سبب سے عزت اہل مکہ کو تھی یہہ بزرگی بھی اونکی بوجہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم تھی۔

سورۂ ماعون میں عیاض بن ربیعہ پر ویل فرمایا گیا ہے ویسے ہی ہوا کہ صاف مرتد ہوکر تباہ ہوا۔

سورہ کوثر میں عیاض بن وائل سہمی کو ابتری کی دعا فرمائی ہے جو پانچ مہینہ میں تباہ ہوا جو سورہ کافرون میں مذکور ہوگی۔

سورہ کافرون میں خاص کفرون کی نسبت پیشنگوئی ہے کہ کافرون کی نسبت پیشینگوئی ہے کہ وہ کفر پر مرینگے چنانچہ بدترین حال سے وہ مری اون میں عاص بن وائل و ولید بن مغیرہ و اسود عنسی و عبد یغوث و اسود بن عبد المطلب و امیہ بن خلف جمحی و حارث بن مغیرہ سورہ نصر میں بڑے عجیب تھی پیشنگوئی ہے

سورہ نصر میں بڑی عجیب پیشینگوئی ہے کہ حسب وعدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دیکھ لیا کہ فوجوں کی فوجیں ایمان لائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح وحمد خدا کی۔

سورہ تبت میں پانچ اعجاز ہیں ایک تو اوسکے دو ہاتھ کہ مال و اوسکی اولاد اوسمیں سے اوسکا مال وخاص عتیبہ اور خود اور اوسکی عورت تباہ ہوئی اور گلے میں رسی پڑکر مری جو پانچواں اعجاز ہے۔

سورہ اخلاص کے شان نزول میں لکھا ہے کہ اربد کا مقولہ تھا کہ پیغمبر کا خدا یا سونے کا ہے یا لکڑی کا یا تانبے کا تو اوسکو تین بار صحابہ ایمان لانے کے لیے بھیجے گئے مگر اوسنے ایمان سے انکار کیا اور چوتھی بار جو اوسنے انکار کیا تو بجلی اوسپر بلا سامان بادل کے گری اور صحابہ لوٹے تا کہ خبر کریں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے خبر دی تھی کہ بجلی اوسپر گری۔

سورہ معوذتین میں یہہ اعجاز ہوا کہ اثر سحر حضور صلے اللہ علیہ وسلم جاتا رہا۔

تمت بالخیر

پیسہ اخبار لاہور

جس میں ہر ہفتہ ملک کے تمام ضروری معاملات پر اعلےٰ درجہ کی رائے زنی کیجاتی ہے اور انگریزی عربی ترکی وغیرہ اخبارات کے مضامین ترجمہ ہوکر درج ہوا کرتے ہیں اور جسکو باقی تمام اردو اخبارات سے زیادہ سے زیادہ اور تازہ خبریں بہم پہونچانے کا فخر حاصل ہے۔ ہر ہفتہ دنیا کے کسی مشہور شخص کی تصویر و حالات بھی چھاپے جاتے ہیں۔ بوجہ اپنی نہایت ارزاں قیمت اور ہر دلعزیز پالیسی کے ہندوستان بھر کے تمام اردو اخبارات سے زیادہ چھپنے والا ہے قیمت معہ محصولڈاک فقط اڑھائی روپے (عیعہ) پیشگی قیمت کی وصولی پر تین نادر کتابیں ہر ایک خریدار کو مفت ملتی ہیں۔

انتخاب لاجواب

دنیا کے تمام نہایت دلچسپ اخباروں مفید کتابوں اور تحریروں کا عطر مجموعہ جس میں ہزارہا ایسے قیمتی علمی اور عملی مضامین دل بہلاؤ اور تعلیم کے لئے درج ہوتے ہیں کہ جو اور کسی ذریعہ سے اردو زبان میں مل نہیں سکتے۔ ہندوستان میں کسی زبان میں اس قسم کی کوئی کتاب یا رسالہ نہیں چھپا اردو زبان میں بے نظیر نعمت ہے۔ ناظرین میں کئی قسم کے انعام تقسیم ہوتے ہیں اور نامہ نگاروں کو معاوضہ دیا جاتا ہے ہفتہ وار اشاعت ۴۲ صفحہ کا سال قیمت معہ محصولڈاک چار روپے (للعہ)

بچوں کا اخبار

انگلستان اور امریکہ میں کم از کم ایک سو اخبار بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق شایع ہوتے ہونگے مگر اردو زبان میں تمام ہندوستان میں ایسا ایک اخبار یا رسالہ بھی شایع نہیں ہوتا اس کمی کے پورا کرنے کے لئے بچوں کا اخبار بڑی آب و تاب کے ساتھ کارخانہ پیسہ اخبار سے ہفتہ وار شایع ہونا شروع ہوا ہے اور اسے ملک کے تمام اخبارات اور اہل الرائے لوگوں اور محکمہ تعلیم کے اکثر افسروں نے بچوں کے اخلاق آداب اور تعلیم و تربیت کے لئے نہایت مفید تسلیم کیا ہے کوئی بال بچہ والا گھر اس سے خالی نہ رہے قیمت سالانہ معہ محصولڈاک دو روپے چھ آنہ (عہر) (درخواستوں کا پتہ: منیجر پیسہ اخبار لا[ہور])

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱- اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس رفقا، مجلس انتظامی [illegible] رکھ سکتے ہیں

جامعہ [illegible] و نصاب پانچ کتابیں ایک ماہ [illegible] رکھ سکتے ہیں

۲- مددگاران جامعہ عثمانیہ و کلیہ جات [illegible] ایک ماہ کے لیے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں

اور اراکین دار الترجمہ دو کتابیں ایک ماہ کے لیے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ اور [illegible]

۳- طلبائے [illegible] تین کتابیں ایم اے، ایل ایل بی و تحقیقات [illegible]

طلبائے [illegible] دو کتابیں دو ہفتہ تک اپنے پاس رکھ سکتے ہیں

۴- مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو [illegible] فی کتاب

ایک پیسہ یومیہ جرمانہ [illegible] لیا جائیگا۔

۵- بغیر اطلاع کتابیں [illegible] جاری کی جائینگی [illegible]

۶- کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو [illegible] لازم ہے۔

۷- کتابوں پر کسی قسم کا نشان یا [illegible] منع ہے

۸- قلمی نسخے و حوالے کی کتابیں [illegible] جاری نہیں کی جائینگی فقط